ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ
(۶۷۳ - ۷۴۸ھ)

کتاب الکبائر

ناشر
إدارة البحوث الإسلامية والدعوة والإفتاء
بالجامعة السلفية، بنارس (الهند)

ترجمہ

عبدالوہاب حجازی

تقدیم ومراجعہ

ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری

ناشر

ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، بنارس

★★★

نام کتاب — کتاب الکبائر

مصنف — امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبیؒ

مترجم — مولانا عبدالوہاب حجازی

تقدیم ومراجعہ — ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری

ناشر — ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس

اشاعت اوّل — ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء تعداد ۱۰۰۰

خوشنویس — عبدالخالق خلیق بستوی

مطبع — فائن آفسٹ ورکس الہ آباد

قیمت

ملنے کے پتے

1. مکتبہ سلفیہ مرکزی دارالعلوم ریوڑی تالاب، وارانسی، ۲۲۱۰۱۰
2. الدار السلفیہ ص، ب ۲۰۸۵۷، عمارۃ التوینی، الکویت
3. مکتبہ جریدہ ترجمان، ۱۱۶/۴ - اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶
4. دار المعارف ۱۳ محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی ۴۰۰۰۰۳
5. حافظ شیخ عین الباری صاحب الیس میری روڈ کلکتہ
6. مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر ۱۹ کشمیر
7. اشاعۃ الجامعۃ السلفیہ ص ب ۱۲۳ - المدینۃ المنورہ Saudi Arabia

فہرست مضامین

صفحات	موضوعات
۱۱۶	(۱۶) امام کی طرف سے رعیت پر ظلم اور فریب
۱۲۴	(۱۷) غرور
۱۲۸	(۱۸) جھوٹی گواہی
۱۳۰	(۱۹) شراب نوشی
۱۴۵	(۲۰) جوا
۱۵۰	(۲۱) پاک دامن کو تہمت لگانا
۱۵۴	(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا
۱۵۹	(۲۳) چوری
۱۶۲	(۲۴) ڈاکہ زنی
۱۶۵	(۲۵) دانستہ جھوٹی قسم کھانا
۱۷۰	(۲۶) ظلم
۱۹۱	(۲۷) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا
۱۹۵	(۲۸) حرام خوری
۲۰۴	(۲۹) خودکشی
۲۰۷	(۳۰) اکثر باتوں میں جھوٹ بولنا
۲۱۴	(۳۱) برا فیصلہ
۲۱۸	(۳۲) فیصلے پر رشوت لینا
۲۲۲	(۳۳) مردوں عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیا کرنا
۲۲۶	(۳۴) اہل وعیال میں برائیوں کو اچھا جاننا اور دو آدمیوں میں بگاڑ کی کوشش کرنا

صفحات	موضوعات
۲۲۹	(۳۵) حلالہ کرانا
۲۳۳	(۳۶) پیشاب سے نہ بچنا جو عیسائیوں کا شعار ہے
۲۳۷	(۳۷) ریا و نمود
۲۴۳	(۳۸) حصول دنیا کے لئے علم سیکھنا اور علم کا چھپانا
۲۴۸	(۳۹) خیانت
۲۵۲	(۴۰) احسان جتانا
۲۵۶	(۴۱) تقدیر کا انکار
۲۶۶	(۴۲) کان لگانا ، راز ٹٹولنا
۲۶۸	(۴۳) چغل خوری
۲۷۵	(۴۴) لعنت کرنا
۲۸۳	(۴۵) وعدہ خلافی
۲۸۶	(۴۶) کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا
۲۹۱	(۴۷) شوہر سے بیوی کی کج خلقی
۳۰۷	(۴۸) تصویر بنانا
۳۱۰	(۴۹) طمانچہ مارنا ، نوحہ کرنا ، کپڑے پھاڑنا ، سر مونڈانا بال نوچنا اور مصیبت میں ہلاکت و بربادی کو پکارنا
۳۳۶	(۵۰) ظلم اور سرکشی
۳۳۹	(۵۱) بدسلوکی
۳۵۲	(۵۲) پڑوسی کو اذیت دینا
۳۵۶	(۵۳) مسلمانوں کو تکلیف پہونچانا اور بدکلامی کرنا

پیش لفظ

اس دور کے انسانی معاشرہ پر نظر ڈالئے تو انتہائی افسوسناک حالات کا سامنا ہوتا ہے، جس انسان کو خالق کائنات نے دنیا کی تعمیر اور اس میں خدا پرستی اور فضائل اعمال و محاسن اخلاق کی تعمیم و اشاعت کے لئے پیدا کیا تھا۔ وہی انسان متاع دنیا کے دھوکہ میں پڑ کر خواہشات نفس کی پیروی میں منہمک ہو گیا اور مادیت کے غلبہ کے باعث فضائل و رذائل کے مابین تمیز کی قوت کھو بیٹھا، اب اس کی نظر میں اچھے برے کا کوئی امتیاز نہیں، اور نہ یہ احساس ہے کہ کائنات میں اس کا منصب اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس وقت علمی و صنعتی ترقی کی دھوم ہے اور بلاشبہ انسانی ایجادات و اختراعات کو دیکھ کر مسرت حاصل ہوتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ بنی آدم کی فکری پرواز کتنی بلند اور اس کی صلاحیتیں کس قدر متنوع ہیں۔ مگر جب تصویر کا دوسرا رخ سامنے آتا ہے اور انسان کے عملی و اخلاقی انحطاط پر نظر پڑتی ہے تو مسرت کے جذبات سرد پڑ جاتے ہیں اور انسانیت کی بے کسی اور پامالی پر رونا آتا ہے، آج جسم فروشی، شراب نوشی اور چوری و رہزنی وغیرہ گھناونے جرائم کی کثرت ہے، اور لوگ ان برائیوں میں اس طرح ملوث ہو چکے ہیں کہ اصلاح کی توقع اٹھتی چلی جارہی ہے عملی و اخلاقی دنیا میں انسانیت کے موجودہ افلاس اور جادۂ حق سے ذہن و فکر کے انحراف کے اسباب متعدد ہیں۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ موجودہ دور میں عامۃ الناس کو خواہ وہ کسی بھی دین و نظریہ کے ماننے والے ہوں اخلاقی آداب و تعلیمات کا علم بہت کم ہے اور زیادہ تر توجہ دنیوی زندگی کی اصلاح و سدھار پر مرکوز ہے

دوسرا سبب یہ ہے کہ مصلحین کے جس طبقہ پر لوگوں کی رہنمائی اور فواحش ومنکرات سے انھیں دور رکھنے کی ذمہ داری عائد ہے وہ یا تو سستی کا شکار ہے یا وسائل کی کمی کے سبب اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہا ہے۔

تیسرا سبب یہ ہے کہ برائیوں کو روکنے کے لئے طاقت کے استعمال کی جو ضرورت ہے اس پر عمل نہیں ہوتا بلکہ با اقتدار طبقہ جسم فروشی، شراب نوشی اور فسق وفجور کے کاموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور مختلف حیلوں سے ان کو رواج دیتا ہے۔

اسی طرح مغرب کی تقلید، غلط افکار ونظریات کی قبولیت اور دین سے بیزاری وغیرہ بھی برائیوں کی اشاعت کے خاص اسباب ہیں۔

انسان کی فطرت اگر مسخ نہ ہو چکی ہو اور وہ عقل سلیم سے کام لے اور منکرات ومعاصی کے نتائج ونقصانات پر غور کرے تو یقیناً وہ بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک حدیث مروی ہے جس میں رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن میں تمھارے مبتلا ہونے سے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں: جب کوئی قوم علانیہ طور پر بے حیائی کا ارتکاب کرنے لگتی ہے تو اسے طاعون کے مرض اور ایسی تکلیفوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جن سے اگلے لوگ ناواقف تھے، اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ خشک سالی سامان کی قلت اور حکام کے ظلم کا شکار ہو جاتی ہے، اور جب کوئی قوم زکاۃ روک لیتی ہے تو بارش سے محروم کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر جانور نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو ما اور جب کوئی قوم بدعہدی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کی املاک پر قبضہ کر لیتے ہیں اور جب ان کے ائمہ قرآن کے احکام پر عمل نہیں کرتے تو قوم آپس میں دست بگریباں ہو جاتی ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی اور گناہ کے اثرات ونتائج کا معاشرہ

میں ظہور ضروری ہے اور دنیوی زندگی بھی ان سے متاثر ہوتی ہے۔ علامہ ابن قیم رح نے معصیت کے اثرات پر تفصیلی بحث کی ہے اور ان نقصانات کو گنایا ہے جو برائیوں کے نتیجہ میں لاحق ہوتے ہیں، یہاں صرف بعض نقصانات کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے:

انسان علم سے محروم ہو جاتا ہے، روزی تنگ ہو جاتی ہے، دل میں ایک طرح کی وحشت اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، عمر کم ہو جاتی ہے اور برکت ختم ہو جاتی ہے، ایک برائی دوسری برائی کے لئے راستہ ہموار کرتی ہے اور اس طرح انسان برائیوں کے شکنجہ میں جکڑتا چلا جاتا ہے، قوت ارادی کمزور پڑ جاتی ہے اور توبہ کا ارادہ ختم ہو جاتا ہے۔ بندہ خدا کی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے، دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور انسان لعنتوں کا مستحق بن جاتا ہے، رسول اکرم ص اور فرشتوں کی دعاؤں سے محرومی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں، انسان کو برے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور نیکی کے لئے انسان کے اعضاء و جوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے جن کاموں سے منع کیا ہے وہ اپنے نتائج اور وعید و سزا کے لحاظ سے مختلف ہیں، اس لئے بعض کو کبائر سے اور بعض کو صغائر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

کبیرہ گناہ اس گناہ کو کہتے ہیں، جس کی حرمت قرآن کی نص سے ثابت ہو۔ اور جس گناہ سے رسول اللہ ص نے منع فرمایا ہو اسے صغیرہ کہتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جس فعل کی حرمت پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہو اسے کبیرہ اور جس کی حرمت کسی ایک شریعت میں وارد ہو اسے صغیرہ کہتے ہیں۔

گناہ کبیرہ کی سب سے بہتر اور جامع تعریف یہ ہے کہ ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر حد، سخت وعید، لعنت یا غضب کا ذکر ہو۔ بعض علماء نے اس کی تعریف کو قبولیت دعا کی گھڑی کی طرح غیر معلوم مانا ہے تاکہ لوگوں میں صغائر کے ارتکاب کی جرأت نہ پیدا ہو۔

تعریف کے علاوہ علماء کے مابین اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ گناہ کو کبیرہ اور صغیرہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ کچھ علماء اس بات کے قائل ہیں کہ تمام گناہ کبیرہ ہیں، کوئی صغیرہ نہیں ہے، البتہ نسبتہً کسی کو کبیرہ اور کسی کو صغیرہ کہا جا سکتا ہے۔ معتزلہ نے بھی کبیرہ وصغیرہ کی تقسیم کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک صغیرہ اور دوسری کبیرہ، آیات واحادیث سے جمہور کی رائے زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو فریقین میں مفہوم کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں بلکہ صرف اطلاق کا فرق نظر آتا ہے۔ چنانچہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ بعض گناہ صفت عدالت کے لئے قادح ہیں اور بعض نہیں۔

گناہوں کے وصف وتسمیہ میں اختلاف اس لئے پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے باوجود اس کی نافرمانی یقیناً بے حد قبیح فعل ہے اس لئے اسے صغیرہ کہنا معقول نہیں۔ لیکن جمہور نے گناہوں پر مواخذہ اور سزا میں اختلاف وتفاوت کے پیش نظر بعض گناہ کو کبیرہ اور بعض کو صغیرہ قرار دیا، قرآن کریم کی بعض آیات میں بھی گناہ کے درجات مختلف بتائے گئے ہیں۔ جس سے جمہور کی رائے کی تائید ہوتی ہے۔

کبیرہ گناہ کا موضوع ہمیشہ علماء امت کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں اور شروح حدیث وکتب اخلاق میں یہ بحث ضمناً بھی آئی ہے۔ مستقل تصانیف میں شیخ احمد بن حجر ہیثمی م ۹۷۳ھ، شیخ احمد بن ابراہیم بن محمد دمشقی معروف بہ ابن النحاس م ۸۱۴ھ، شیخ محمد بن عبد الوہاب م ۱۲۰۶ھ اور معاصر عالم شیخ احمد بن حجر آل بوطامی کی کتابیں قابل ذکر ہیں۔ شیخ احمد بن حجر ہیثمی

ابن النحاس کی کتاب میں بدعات اور غلط عادات کا زیادہ ذکر ہے۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب مختصر ہے اور شیخ احمد بن حجر آل بوطامی کی کتاب چونکہ موجودہ دور کی تصنیف ہے اس لئے اس میں جامعیت، حسن ترتیب، احادیث کی صحت کا التزام اور جدید دور سے کتاب کو ہم آہنگ بنانے کی کوشش نمایاں ہے۔

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی م ۷۴۸ھ کی اس موضوع پر دو کتابیں ہیں۔ ایک کتاب الکبائر الکبریٰ، اور دوسری کتاب الکبائر الصغریٰ۔

الکبریٰ میں امام ذہبی نے عام مصنفین ترغیب وترہیب کی طرح یک گونہ توسع اور تساہل سے کام لیا ہے۔ اور احادیث وواقعات کے ذکر میں نقد واحتیاط کے اس معیار کو برقرار نہیں رکھا ہے جس کی ان کی علمی جلالت شان اور فن حدیث و رجال میں ان کے تبحر سے توقع تھی۔ اس کتاب میں ان کا منہج واسلوب ان واعظین کے مطابق ہے جو ترغیب وتاثیر کے پیش نظر ہر طرح کی روایات وحکایات کو بیان کر دیتے ہیں۔

البتہ الصغریٰ میں انھوں نے احتیاط سے کام لیا ہے اور تقریباً ان تمام روایات وحکایات کو حذف کر دیا ہے جو صحت کے معیار پر پوری نہیں اترتیں، اس لئے علماء نے یہ وضاحت کی ہے کہ امام ذہبی نے الکبریٰ میں عوام کو اور الصغریٰ میں اہل علم کو پیش نظر رکھا ہے۔ امت کو عقیدہ وعمل کے باب میں جن لغزشوں کا سامنا ہوا ہے اور جس طرح خرافات وباطل روایات سے اسلام کے صحیح احکام متاثر ہوئے ہیں اس کے پیش نظر ہماری یہ خواہش تھی کہ اگر امام ذہبی الصغریٰ کی طرح الکبریٰ میں بھی احتیاط وتفحص سے کام لیتے تو زیادہ اچھا تھا، اور یہی چیز ان کے علمی تبحر اور فنی مہارت کے بھی شایان شان تھی۔

موضوع کی اہمیت اور امام ذہبی کی کتاب الکبائر کی افادیت کے پیش نظر ادارۃ البحوث الاسلامیہ نے اس کتاب کو اردو میں منتقل کرایا ہے تاکہ اردو خواں طبقہ اس سے استفادہ کر سکے ۔ کتاب کے ترجمہ کی خدمت ادارہ کے رفیق مولانا عبدالوہاب حجازی نے انجام دی ہے ، موصوف ترجمہ کے فن سے بخوبی آشنا ہیں ان کا ترجمہ واضح اور سلیس ہوتا ہے اور مشکل عبارتوں کی ترجمانی بھی وہ واضح اسلوب میں کر لیتے ہیں ۔

کتاب کی ضخامت کے پیش نظر اکثر مقامات پر احادیث نبویہ کا صرف ترجمہ دیا گیا ہے اور اصل متن حذف کر دیا گیا ہے ۔ اسی طرح بعض ایسی حکایات کو بھی حذف کر دیا گیا ہے جن کی معتبر سند مذکور نہیں ، ترجمہ کا اصل کتاب سے تقابل دقت نظر سے کیا گیا ہے تاکہ دونوں میں کوئی فرق نہ رہے اور قاری پورے بھروسہ کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کرے ۔

اختتام پر اِلٰہ العالمین سے دعا ہے کہ وہ مصنف ، مترجم اور ناشر کو ان کی محنتوں کا بہترین صلہ عطا فرمائے ، کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کے پڑھنے والوں کو بیش از بیش نفع پہونچے ، آمین ، وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ؛

مقتدیٰ حسن ازہری

جامعہ سلفیہ ، بنارس
۱۲ ، ذیقعدۃ سنہ ۱۴۰۳ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العٰلمین ولا عدوان الا علی الظالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین وامام المتقین وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین ۔ اما بعد :

یہ کتاب کچھ کبیرہ گناہ، حرام اور ممنوع افعال کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب وسنت میں جن سے روکا ہے اور سلف صالحین کے آثار میں جن سے ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں کبیرہ گناہوں اور حرام افعال سے بچنے والے کے لئے چھوٹے چھوٹے گناہوں سے درگذر کی ضمانت لی ہے ارشاد فرمایا :

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ نُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا ۔ (النساء ۳۱)

اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمھیں منع کیا جا رہا ہے تو تمھاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمھارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے :

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کو جنت میں داخل کرنے کی ضمانت بیان فرمائی ہے ۔ ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ۔ (الشوریٰ ۳۷)

اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں ۔ اور جب وہ خفا ہوتے ہیں تو فوراً معاف کر دیتے ہیں :

ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ الآیۃ (النجم ۳۲)

جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور فحش کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹی چھوٹی لغزشیں ان سے ہو جاتی ہیں تو تیرے رب کی بخشش بڑی وسیع ہے ؛

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا گیا ہو [1]

اور یہ صرف اسی لئے ہے تاکہ مسلمان کبیرہ گناہوں سے بچیں [2]۔ علماء کرام کے اس کے بارے میں مختلف خیالات ہیں۔ کسی نے کہا کہ وہ سات ہیں۔ اور ان کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے اجتنبوا السبع الموبقات [3] یعنی سات مہلک گناہوں سے بچو (۱) شرک (۲) جادو (۳) ناحق اور غیر شرعی قتل (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) سود کھانا (۶) دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگنا (۷) شادی شدہ، برائی سے ناآشنا مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

(متفق علیہ)

---

[1] مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لفظ مسلم کا ہے ترمذی نے کہا اس باب میں جابر انس اور حنظلہ اسیدی سے روایتیں آتی ہیں شارح نے کہا جابر کی حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور انس کی روایت شیخین نے اور حنظلہ اسیدی کی روایت جنہیں حنظلہ کاتب کہا جاتا ہے امام احمد نے جید سند سے نقل کیا ہے۔

[2] واضح ہو کہ ہر گنہ گار کیلئے گناہ سے توبہ کرنا فوری طور پر واجب و لازم ہے گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا توبہ اسلام کے اہم مسائل اور دین کے تاکیدی قواعد میں داخل ہے اہل سنت کے یہاں توبہ واجب ہے اور قرآن و حدیث نیز آثار سلف سے یہ ثابت ہے کہ بندہ اگر توبہ کے شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ توبہ کرے تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرما لیتا ہے [3] بخاری، مسلم عن ابی ہریرہ اور ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ سات کے بجائے ستر سمجھنا چاہیئے[1] اور یقیناً ابن عباس رضہ کا قول درست ہے اور حدیث میں کبیرہ گناہوں کی تحدید نہیں کی گئی ہے بلکہ دلائل سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسے بڑے گناہ کہ دنیا ہی میں جن کی متعینہ سزا ہے جیسے قتل۔ زنا۔ چوری یا آخرت میں جس کے لئے عذاب غضب۔ دھمکی۔ کی وعید سنائی گئی ہے یا زبانِ نبوت ؐ نے جس کے کرنے والے کو لعنت بھیجی ہے سب گناہ کبیرہ ہیں[2]

اور اس بات کا تسلیم کرنا بھی ضروری ہے کہ بعض کبیرہ گناہ بعض سے بڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو بڑے گناہوں میں سے شمار فرمایا اور وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی بخشش کبھی نہ ہوگی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ۔ (النساء ۴۸)

یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے؛

---

[1] عبدالرزاق ، طبری نے ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه (النساء) کی تفسیر میں نقل کیا ہے

[2] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کبیرہ گناہ کی تعریف میں فرمایا ہے کہ ہر ایسا گناہ جس پر دنیا میں حد یا آخرت میں وعید یا ایمان کے زائل ہونے کی بات یا اللہ اور رسول کی طرف سے لعنت واجب ہو اسی کو کبیرہ گناہ کہیں گے۔ کبیرہ گناہ کے درجات مختلف ہیں؛

تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کسی مخلوق کو اللہ کے مثل سمجھا جائے۔ اور اللہ کی عبادت کے ساتھ اس "مثل" کی بھی عبادت کی جائے مثلاً پتھر، درخت، چاند، سورج، نبی، ولی، ستارہ اور فرشتے وغیرہ اور یہی سب سے بڑا شرک ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ارشاد ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۔

یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

نیز ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ الآیۃ (لقمان ۱۳)

بے شبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

مزید فرمایا۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۔ (المائدہ ۷۲)

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

قرآن پاک میں اس سلسلے میں بے شمار آیات وارد ہیں۔

لہذا جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور حالت شرک میں انتقال بھی

ہوگیا وہ یقیناً دوزخی ہے جس طرح اللہ واحد پر ایمان لانے والا اور بحالت ایمان میں انتقال کرنے والا جنتیوں میں سے ہے گو کسی گناہ کے سبب وہ عذاب جہنم میں بھی مبتلا کر دیا جائے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

میں تمھیں عظیم ترین گناہوں کی بابت بتاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا صحابہ نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ سنبھل کر بیٹھ گئے پھر فرمایا۔ سنو اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا اللہ کے رسول اسے بار بار اپنی زبان سے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جاتے [1]

اجتنبوا السبع الموبقات سات مہلک گناہوں سے بچو! ان میں سے اللہ کے ساتھ شرک کا ذکر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ارشاد رسول ہے :۔

جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو [2]

شرک کی دوسری قسم اعمال میں ریا و نمود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (الكهف ۱۱)

پس جو کوئی اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہے وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ؂

؂ یعنی اپنا عمل کسی کو دکھانے کے لئے نہ کرے

[1] بخاری، مسلم نے روایت کیا۔ [2] احمد، بخاری نے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
چھوٹے شرک سے بچو صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول چھوٹا شرک کیا ہے؟
فرمایا "ریا"۔ اللہ تعالیٰ جس دن لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے گا تو فرمائے گا
دنیا میں جنھیں تم اپنے اعمال دکھاتے تھے ان کے پاس چلے جاؤ دیکھو کیا تمھیں وہاں بدلہ
مل سکتا ہے۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے کوئی کام کیا اور اس میں دوسرے کو
میرا شریک ٹھہرایا اس کا یہ کام اس دوسرے کے لئے ہوگا اور میں اس
سے بری ہوں [2]

ارشاد رسول ہے:
جس نے کوئی بات سنانے کی غرض سے کہی تو اللہ اسے بھی سنائے گا اور
جس نے کوئی کام دکھاوے کیلئے کیا تو اللہ اسے بھی دکھائے گا [3] حضرت ابوہریرہؓ
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے روزے داروں کے
روزے کا حاصل صرف بھوک اور پیاس ہے اور کتنے شب بیداری کرنے
والوں کا حاصل صرف نیند خراب کرنا ہے [4]
یعنی نماز اور روزہ محض اللہ کے لئے نہ ہو تو اس کا کوئی ثواب نہیں ہے۔

---

[1] عراقی نے کہا احمد نے جید سند سے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ابی الدنیا نے محمود بن لبید سے جنھیں رویت حاصل ہے اس کے رجال ثقہ ہیں منذری نے کہا جید ہے طبرانی نے محمود بن لبید عن رافع بن خدیج سے روایت کیا ہے

[2] مسلم، البتہ وانا منہ بری کا کلمہ مسلم میں نہیں ہے ہاں ابن ماجہ میں صحیح سند سے منقول ہے (عراقی)

[3] بخاری مسلم عن جندب بن عبداللہ ترغیب منذری ترمذی عن ابی بکرہ مرفوعا (عراقی)

[4] ابن ماجہ، احمد ابن ابی حاتم طبرانی حاکم نے صحیح کہا ہے۔ بیہقی نے شداد بن اوس سے روایت کیا ہے بزار اور ابن مردویہ اور بیہقی نے ضحاک بن قیس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے [۱]

جو شخص کوئی کام ریا و نمود کے لئے کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنی ہتھیلی کنکریوں سے بھر کر بازار جاتا ہے پھر کچھ خریدنے کے لئے بائع کے سامنے اسے کھولتا ہے جس کو بائع اس کے منہ پر مار دیتا ہے جس کی ہتھیلی سے سوا اس کے کچھ حاصل نہیں کہ لوگ کہیں کہ کتنی بھری ہے لیکن کوئی نفع حاصل نہ کر سکے اسی طرح ریاکار کو لوگوں کی تعریف کے علاوہ کچھ حاصل نہیں اور آخرت میں اس کا کوئی ثواب نہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (الفرقان ۲۳)

اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کو غبار کی طرح بیکار کر دیں گے ؛

یعنی وہ اعمال جو انھوں نے غیر اللہ کے لئے کئے ان کا ثواب ہم نے باطل کر دیا اور اسے پراگندہ غبار کی مانند بنا دیا وہ باریک غبار جو صرف سورج کی شعاعوں میں دکھائی پڑتی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم الطائی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا :

قیامت میں کچھ گروہ جنت کی طرف جانے کا حکم دئے جائیں گے جب اس کے قریب پہونچ کر اس کی خوشبو سونگھیں گے اہل جنت کے محلات کا مشاہدہ کرینگے تو یکایک حکم ہوگا انھیں واپس لوٹاؤ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں وہ بڑی حسرت و ندامت کے ساتھ لوٹیں گے کہ ایسی شرمندگی کسی کو بھی پیش نہ آئی ہوگی

---

[۱] ابن حجر نے زواجر میں اسے بعض حکماء کا قول بتایا ہے نہ کہ حدیث نبی ؛

پھر کہیں گے اے پروردگار اگر تو نے یہ نعمتیں جو اپنے محبوب بندوں کے لئے تیار کی ہیں ہمیں دکھانے سے پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا تو ہمارے لئے بڑا آسان ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری منشا یہی تھی تم دنیا میں جب خلوت میں ہوتے تو کبیرہ گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے اور جب مجلس میں لوگوں کے ساتھ ہوتے تو ان سے عاجزی سے ملتے ۔ لوگوں کو اپنے اعمال دکھلاتے اور دل میں کچھ اور چھپاتے تھے لوگوں کا خوف اور ڈر رکھتے تھے اور مجھ سے خوف نہ کھاتے تھے لوگوں کے لئے کسی کام سے باز رہتے تھے میرے لئے نہیں آج میں ثواب کی محرومیت کے ساتھ تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا[1]

حدیث میں ہے :

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا راہِ نجات کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کو دھوکہ نہ دو اس نے کہا اللہ کو کیسے دھوکا دیا جاتا ہے فرمایا کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم اللہ اور رسول نے دیا ہے لیکن اس سے تمہاری غرض اللہ کو راضی کرنا نہ ہو ۔ اور ریا سے بچو اس لئے کہ یہ شرک اصغر ہے ۔ ریاکار قیامت میں تمام انسانوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یا مرائی اے ریاکار یا غادر اے بدعہد یا فاجر اے خطا کیش یا خاسر اے بدقسمت تیرا عمل برباد ہوا تیرا اجر ضائع گیا ۔ میرے پاس تیرا کوئی ثواب نہیں اے دھوکے باز جس کے لئے تو عمل کرتا تھا اس سے جا کر اپنا اجر لیلے[2]

---

[1] طبرانی ، ابونعیم ، بیہقی ، ابن عساکر ، نجار ، حسن ، ابن سفیان نے روایت کیا ہے اور ترغیب میں صیغہ تمریض سے یعنی رُوی عن عدی اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے سیوطی نے ان کا جواب دیا ہے

[2] ابن ابی الدنیا نے جبلہ یحصبی عن صحابی سے روایت کیا اور صحابی کا نام نہیں لیا اسکی سند ضعیف ہے (عراقی)

کسی حکیم سے پوچھا گیا مخلص کون ہے ؟ کہا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اپنی برائیوں کی طرح چھپاتا ہے۔ کسی سے سوال کیا گیا اخلاص کی انتہا کیا ہے کہا یہ کہ تو تعریف پسند نہ ہو۔

فضیل بن عیاض رضہ نے فرمایا۔ لوگوں کے لئے کام کا ترک کر دینا ریا و نمود ہے۔ اور لوگوں کے لئے کام کرنا شرک ہے۔ اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں باتوں سے تمہیں بچائے۔ اے اللہ ہم سب کو اس سے بچا اور ہماری لغزشوں سے درگذر فرما۔

دوسرا گناہ کبیرہ

قتل

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (النساء ۹۳)

وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا اس پر اللہ کا غضب اور اسکی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

اور فرمایا :

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا (الفرقان ۶۸)

وہ لوگ کہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے مارنے سے اللہ نے منع کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا قیامت کے روز اسکو دوگنا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ کیلئے ذلیل و خوار ہوگا مگر جن لوگوں نے توبہ کی ہوگی اور وہ ایمان لائے ہونگے اور نیک اعمال کئے ہوں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (المائدہ ۳۲)

اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی:

اور فرمایا:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (التکویر ۹)

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی کے حق میں سوال ہوگا کہ وہ کس جرم میں ماری گئی تھی:

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ سات مہلک گناہوں سے بچو جس میں ذکر فرمایا قتل النفس التی حرّم اللہ الا بالحق [۱] کسی کا حرام اور ناحق طور پر قتل کرنا۔

ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ جب کہ

---

[۱] بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (منذری)

وہ تمہارا خالق ہے۔ پھر پوچھا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ تم اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ بڑا ہو کر تمہارا کھانا کھا دے گا پھر پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ تم اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرو [1]

اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ الآیۃ (الفرقان ۶۸)

اور وہ لوگ کہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے مارنے سے خدا نے منع کیا ہے اسے ناحق نہیں مارتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر آپس میں قتال کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کا یہ حشر کیسے ہوگا فرمایا اس لئے کہ وہ مدمقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ [2]

امام ابو سلیمان خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد ایسے دو قتال کرنے والے ہیں جو کسی عداوت، گروہ بندی، دنیا طلبی، سرداری یا حصول غلبہ کی بنیاد پر خونریزی کریں۔ جو شخص اپنی جان کی مدافعت یا اپنی ملکیت کی حفاظت یا شرعی اصول کے مطابق کسی ظالم سے قتال کرے وہ اس سے مراد نہیں ہے اس لئے کہ اس کو قتال کا حکم اپنی جان بچانے کے لئے دیا گیا ہے نہ کہ مقابل کو قتل کرنے کے لئے ہاں اگر وہ قتل کے درپے ہو تو اس کی بات اور ہے

---

[1] بخاری مسلم نے بغیر آیت کے روایت کیا ہے منذری نے ترغیب ترہیب میں کہا کہ ترمذی اور نسائی نے آیت کے ساتھ روایت کیا سب نے حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت کیا ۱۲

[2] احمد، بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے کما فی الزواجر)

اور اگر کوئی شخص مسلمانوں میں سے کسی باغی یا چور ڈاکو سے قتال کرلے تو اس کے قتل کے درپے نہیں ہوگا بلکہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے مدافعت کرے گا یہاں تک کہ اگر وہ رک جائیں تو اپنا ہاتھ روک لے گا اور مزید ان کا پیچھا نہیں کرے گا۔ لہٰذا مذکورہ حدیث ایسے لوگوں کے بارے میں نہیں ہے ہاں اگر اس طریقے کی مخالفت کرے تو وہ بھی اس حدیث کے حکم میں داخل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :[۱]

میرے بعد کفر کی روش مت اختیار کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو

آپ نے فرمایا :

بندہ اپنے دین کی گنجائش میں ہوتا ہے جب تک کہ کوئی حرام خون اپنی گردن پر نہ لے لے [۲]

ارشاد رسول ہے :

لوگوں میں قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا [۳]

ایک حدیث میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ایک مومن کا قتل اللہ کے نزدیک دنیا کی بربادی سے بڑھ کر ہے [۴]

---

[۱] بخاری مسلم عن ابی بکرۃ خطبہ حجۃ الوداع کا ایک ٹکڑا ہے۔

[۲] بخاری، حاکم نے کہا صحیحین کی شرط پر ہے

[۳] منذری نے ترغیب میں کہا اسے بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابن مسعود سے روایت کیا۔

[۴] منذری نے کہا اسے نسائی بیہقی نے بریدہ سے روایت کیا ہے اور اس کی شاہد مسلم نسائی ترمذی کی روایت عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً اور موقوفاً ہے۔ بیہقی اصبہانی اور ابن ماجہ نے حسن سند سے براء بن عازب سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا کسی کو قتل کرنا اور موجب جہنم قسم کھانا [1]

اس قسم کا نام غموس اس لئے رکھا گیا کہ یہ آدمی کو جہنم میں ڈبو دیتی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ کسی انسان کا ناحق قتل جب ہوتا ہے تو اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے کے نام لکھا جاتا ہے اس لئے کہ قتل کا طریقہ اسی نے نکالا ہے۔

یہ حدیث صحیحین میں آئی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی غیر مسلم کو جو سلطنت اسلامیہ میں عہد و پیمان کے ساتھ رہ رہا ہو قتل کیا وہ جنت کی بو بھی نہیں پا سکتا جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی دوری سے سونگھی جا سکتی ہے۔ بخاری [2]

جب ذمی یعنی مسلم حکومت کے زیر سایہ رہنے والے یہود و نصاریٰ کے قتل کی سزا کا یہ حال ہے تو مسلمان کا قتل کہاں سے روا ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو جس شخص نے کسی معاہد کو جس کے لئے اللہ اور رسول کی ذمہ داری ہے قتل کیا اس نے اللہ کی ذمہ داری کو توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکتا جب کہ وہ پچاس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔ ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

---

[1] بخاری مسلم نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔ منذری

[2] نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے جیسا کہ مصنف کے رسالہ صغریٰ میں مذکور ہے منذری ترغیب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
جس کسی نے کسی بات کے ذریعہ کسی مسلمان کو قتل کرنے کی اعانت کی ہو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا ،، مسند احمد سلہ
حضرت معاویہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر گناہ کی توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے سوا اس آدمی کے جو حالتِ کفر میں مر جائے یا جو کسی مومن کو قصداً قتل کر دے ٭۲

○

تیسرا گناہ کبیرہ

جادو

اس کا شمار گناہ کبیرہ میں اس لئے ہے کہ جادو گر یقیناً کفر کا ارتکاب کرتا ہے

سلہ ابن ماجہ ۔ اس کی سند میں کلام ہے مصنف نے رسالہ صغریٰ میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ اصبہانی اور دیگر ائمہ نے ابو ہریرہ رضہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ بیہقی نے ابن عمر سے مرفوعاً ذکر کیا ہے ۔ منذری نے ترغیب میں صیغۂ تمریض سے اس کا تذکرہ کیا۔

٭۲ نسائی ۔ حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے ابوداؤد اور ابن حبان نے ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح بتایا ہے ؛

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ ۱۰۲)

کفر کے مرتکب تو وہ شیطان تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

شیطان لعین انسان کو جادو محض اس لئے سکھاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کریں۔ ہاروت و ماروت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ط (البقرہ ۲۰۲)

حالاں کہ وہ جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے متنبہ کر دیتے تھے کہ ہم محض آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں حالاں کہ بغیر اذن الٰہی کے اس سے کسی کو نقصان نہ پہونچا سکتے تھے پھر بھی وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کیلئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی وہ خوب جانتے تھے کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اسکے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

گمراہوں کا ایک انبوہ جادو کے پھندے میں گرفتار ہے ان کا گمان ہے کہ یہ صرف حرام ہے وہ نہیں سمجھتے کہ یہ کفر بھی ہے۔ وہ سیمیا[1] اور اس کا عمل سیکھتے ہیں جو خالص جادو ہے مرد کی عورت سے یا عورت کی مرد سے محبت اور اس طرح کے بہت سے کاموں کے

---

[1] بعض نسخوں میں کیمیا کا لفظ ہے جس سے مراد جادوگروں کا کیمیائی عمل ہے جیسے وہ اکسیر حیات تک رسائی کے لئے کرتے ہیں جو شباب کو واپس لوٹا دیتا ہے یا حجر فلاسفہ کے حصول کیلئے یہ عمل کرتے ہیں جو ان کے خیال کے مطابق انسان وغیرہ کو سونے میں تبدیل کر دیتا ہے مصنف کی مراد وہ علم کیمیا نہیں ہے جس میں تحلیل و ترکیب کے لحاظ سے اجسام کی خصوصیتوں کو جانا جاتا ہے اسطرح کا علم قابل مذمت نہیں ہے ؛

لئے کچھ نامفہوم کلمات کے ذریعہ جادو کا استعمال کرتے ہیں جو اکثر شرک اور گمراہی ہے۔
جادوگر کی سزا قتل ہے اس لئے کہ یہ اللہ کے ساتھ کفر ہے یا کفر کے مشابہ ہے۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات مہلک چیزوں سے بچو ان میں سے آپ نے سحر یعنی جادو کا بھی ذکر فرمایا اس لئے بندے کو اپنے رب سے ڈرنا چاہیئے اور ایسی باتوں کے اختیار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جن سے دنیا اور آخرت برباد ہو جائیں۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔
جادوگر کی حد تلوار سے قتل کر دینا ہے۔
صحیح بات یہ ہے کہ یہ جندب رضی اللہ عنہ کا قول ہے [1]

بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں :
کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا فرمان انتقال سے ایک سال پہلے آیا کہ تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کو قتل کر دو۔ [2]

وہب بن منبہ کہتے ہیں :
کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جادوگر اور جادو کرانے والا کاہن اور کہانت کرانے والا فال بد دینے والا اور فال بد لینے والا مجھ سے نہیں ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں :
کہ کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔
حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے :

---

[1] ترمذی نے روایت کیا اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ جندب کا قول ہے۔ زواجر
[2] بخاری ۱۲

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے شراب کا عادی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنیوالا۔
مسند احمد [1]

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے :-
فرمایا تعویذ گنڈا اور جادو شرک ہے۔ [2]
تمائم تمیمہ کی جمع ہے یعنی گنڈے اور تعویذ اسے جہلا خود کو اپنی اولاد اور چوپایوں کو اس خیال سے باندھتے ہیں کہ یہ نظر بد سے محفوظ رکھے گا۔ یہ جہالت کا کام ہے اور ایسا اعتقاد رکھنے والا شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔
اور تِوَلہ جادو کی ایک قسم ہے جس کی غرض عورت کو شوہر کی نظر میں محبوب بنانا ہے۔ اس کو بھی شرک اس لئے کہا گیا ہے کہ جاہلوں کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ یہ جادو اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے خلاف مؤثر ہوتا ہے۔
خطابی رحمہ اللہ [3] نے فرمایا تعویذ قرآن یا اللہ تعالیٰ کے ناموں سے مباح ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دعا کرتے تھے تو فرماتے۔
میں اللہ کے کلمات کے ذریعہ تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور نظر بد سے۔ ہماری استعانت اور توکل اللہ ہی کے لئے ہے۔

---

[1] یہ حدیث صحیح ابن حبان اور ابو یعلی میں ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے منذری نے ترغیب میں کہا من شرب الخمر
[2] احمد، ابو داؤد مصنف نے رسالہ صغری میں اس کا ذکر کیا ہے ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے منذری نے ترغیب میں ذکر کیا ہے۔
[3] امام احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطابی معتمد تصانیف کے مالک ہیں مثلاً شرح سنن ابوداؤد وغیرہ۔ شہر بست میں ۳۸۸ھ میں وفات ہوئی۔

چوتھا گناہ کبیرہ

نماز چھوڑ دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (مریم ۵۹)

پھر ان کے بعد ایسے نااہل جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے پس اس کی پاداش اٹھائیں گے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔

ابن عباس رضہ نے فرمایا ضائع کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل چھوڑ دیا بلکہ اسے مقررہ وقت کے بعد ادا کیا۔ امام التابعین سعید بن مسیب نے فرمایا جیسے ظہر ایسے وقت میں ادا کرے کہ عصر کا وقت آجائے یا عصر کو مغرب کے قریب ادا کرے اور مغرب کو عشا کے قریب پڑھے اور عشاء کو فجر تک ٹال دے اور فجر کو سورج نکلنے کے وقت پڑھے۔ جو شخص ایسا ہی کرتا ہوا مر جائے اور توبہ نہ کرے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے "غیّ" کا وعدہ کیا ہے جو جہنم کی ایک گہری وادی کا نام ہے جہاں کی خوراک ناگوار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الماعون ۴

پس ان نمازیوں کے لئے ویل ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

یعنی اس سے غفلت اور سستی برتتے ہیں۔ سعد بن ابی وقاص رضہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے "ساھون" کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

فرمایا یعنی وقت کو مؤخر کر دینا [1] ایسے لوگوں کو نمازی کہا لیکن جب غفلت اور سستی برتی تو انھیں "ویل" کی وعید سنائی یعنی شدید عذاب کی اور یہ قول بھی ہے۔ کہ "ویل" جہنم کی ایک وادی ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈال دئے جائیں تو اس کی گرمی کی شدت سے پگھل جائیں وہ ایسے لوگوں کا مسکن ہے جو نماز سے غفلت برتتے ہیں اور اسے وقت پر ادا نہیں کرتے الا یہ کہ اللہ سے توبہ کریں اور کوتاہیوں پر پشیمان ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ المنافقون ۹	مسلمانو! تمھارے مال اور اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی نقصان اٹھائیں گے ÷

مفسرین نے فرمایا اس آیت میں ذکر اللہ سے مراد پانچوں نمازیں ہیں۔ جو شخص خرید و فروخت، کاروبار معیشت اور معاملاتِ اولاد میں نماز کو وقت پر ادا کرنے سے غافل رہا وہ خسارے میں رہا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بندے کے عمل میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر درست ہے تو کامیاب و کامران ہے اور اگر ناقص ہے تو گھاٹے اور

---

[1] مسند بزار میں عکرمہ بن ابراہیم سے مروی ہے اور کہا کہ حافظ نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع نہیں کیا منذری نے کہا یہ عکرمہ ازدی ہے جس کے ضعف پر اجماع ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے یعنی سعد بن وقاص کا کلام ہے ترغیب زید بن علی نے تفسیر غریب میں یہی کہا ہے اور ابن عباس مصعب بن سعد، مسروق اور حسن نے بھی۔

خسارے میں ہے [۱]

جہنمیوں کی حالت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۔ (المدثر ۴۳)

تم دوزخ میں کس وجہ سے آئے؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہ ادا کرتے تھے ہم مسکینوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے اور ہم بے فائدہ کاموں پر لگے رہتے تھے۔ اور ہم بدلے کے دن کا انکار کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت کی وجہ سے اس کا یقین ہو گیا پس کسی سفارشی کی سفارش بھی انکو مفید نہ ہوگی

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو صحیح حدیثوں میں فرمایا:

ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔ جس نے اسے ترک کیا تو کفر کیا [۲]

بندے اور کافر کے درمیان فرق نماز چھوڑ دینے سے ہے [۳]

---

[۱] منذری نے ترغیب میں اوسط طبرانی کی طرف سے منسوب کیا اور اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا اور اوسط طبرانی میں عبداللہ بن قرط سے اس کے شاہد کا ذکر کیا اور کہا ان شاء اللہ اس کی سند مقبول ہوگی۔ مصنف نے صغریٰ میں کہا ترمذی نے ابوہریرہ سے حسن کہا ہے۔ منذری نے ترغیب میں کہا کہ ترمذی وغیرہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب کہا ہے اسے احمد ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے تمیم داری سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

[۲] اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ حسن صحیح ہے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا حاکم نے کہا صحیح ہے اس میں کوئی علت ہمیں معلوم نہیں طبرانی نے کبیر میں ثوبان سے مرفوعاً روایت کیا ہے [۳] منذری نے کہا اسے احمد مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی نے متقارب الفاظ سے روایت کیا ہے ابن ماجہ محمد بن نصر طبرانی نے کبیر میں انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اور صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا عمل برباد ہوگیا ۔

اور سنن میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو اللہ کی ذمہ داری اس سے ختم ہوگئی [1]

اور آپ نے فرمایا :

مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں جب وہ ایسا کرنے لگیں تو انھوں نے اپنا خون اور اپنا مال مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے ان پر واجب ہونے والے حقوق کے اور ان کا حساب اللہ کے اوپر ہے ۔ بخاری مسلم ۔

اور فرمایا :

جس نے نماز کی پاسداری کی تو قیامت میں وہ نور و دلیل راہ اور ذریعہ نجات ہوگی اور جس نے حفاظت نہ کی تو اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل راہ اور نہ نجات قیامت میں وہ فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ اس کا حشر ہوگا [2]

حضرت عمر رضہ نے فرمایا جس نے نماز ضائع کر دی اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہ رہا ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ تارک صلوٰۃ کا حشر ان چاروں کے ساتھ اس لئے ہوگا کہ

---

[1] ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء سے بیان کیا اس کے چند شواہد میں حدیث معاذ اوسط و کبیر طبرانی کی اور مسند احمد میں جن کی سند صحیح ہے اور حدیث امیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لونڈی بروایت طبرانی اور مسند احمد و بیہقی میں ام ایمن کی حدیث ہر ایک پر کچھ کلام ہے لیکن ایک کی دوسرے سے تقویت ہو جاتی ہے (ترغیب منذری) [2] احمد نے عبداللہ بن عمرو سے جید سند سے نقل کیا طبرانی نے اوسط اور کبیر میں اور ابن حبان نے صحیح میں روایت کیا (منذری) مصنف نے صغریٰ میں فرمایا اس کی سند قوی نہیں ۔

وہ نماز کو اپنے مال یا ملک یا وزارت یا تجارت کی مشغولیت سے ضائع کرتا تھا اب اگر اس کی مشغولیت مال سے تھی تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا اور اگر اس کی مشغولیت ملک کے ساتھ تھی تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا اور اگر اس کی مشغولیت وزارت کے ساتھ تھی تو اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا اور اگر تجارت کے ساتھ تھی تو کفار مکہ کے تاجر ابی بن خلف کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رض سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کسی نے فرض نماز قصداً چھوڑ دی تو اللہ کی ذمہ داری اس سے ختم ہوگئی [۱]

امام بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت عمر رض نے فرمایا:

ایک آدمی اللہ کے رسول کی خدمت میں آیا اور کہا اے نبی اللہ، اسلام کا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے [۲]

حضرت عمر بن خطاب رض جس وقت نیزے سے زخمی کئے گئے، کسی نے کہا اے امیر المومنین نماز! کہا ہاں جس نے نماز ضائع کر دی اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ پھر نماز ادا فرمائی حالانکہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

عبداللہ بن شقیق تابعی نے فرمایا کہ اصحابِ رسول ترکِ نماز کو تمام اعمال میں سب سے

---

[۱] احمد نے مسند اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا احمد کی سند ٹھیک ہے اگر انقطاع سے محفوظ ہو کیوں کہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے معاذ سے نہیں سنا ہے اوسط طبرانی میں ایسی سند سے مذکور ہے جن میں متابعات میں کوئی حرج نہیں ہے منذری

[۲] شعب الایمان میں ضعیف سند سے روایت کیا ہے حاکم نے کہا عکرمہ نے عمر سے نہیں سنا ہے اور اعمر نے روایت کیا (عراقی)

زیادہ کفر تصور کرتے تھے حضرت علی رض سے ایک بے نمازی عورت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے [۱] حضرت ابن مسعود رض نے فرمایا جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں [۲]

ابن عباس رض نے فرمایا جو شخص قصداً ایک نماز ترک کردے تو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ہو گی کہ اللہ اس پر سخت غضب میں ہو گا [۳]

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس نے نماز ضائع کی ہو گی تو اللہ اس کی نیکیوں کی بالکل پروا نہ کرے گا۔

یعنی نماز ضائع کر دینے والے کی نیکیاں اکارت جائیں گی۔ ابن حزم رح نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ نماز کو تاخیر سے پڑھنا اور کسی مومن کو ناحق قتل کر دینا ہے۔ ابراہیم نخعی رح نے فرمایا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ ایوب سختیانی نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ عون بن عبداللہ نے کہا کہ مردہ جب قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوتا ہے اگر وہ اس کے لئے باعث اجر ثابت ہوئی تو دوسرے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور اگر نماز کھوٹی ثابت ہوئی تو اس کے بعد کسی عمل کو نہیں دیکھا جائے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب بندہ اول وقت پر نماز ادا کرتا ہے تو وہ روشنی کے ساتھ آسمان پر پرواز

---

[۱] ترمذی اور حاکم نے علی اور ابوہریرہ سے نقل کیا ہے مصنف نے رسالہ صغری میں اسکا ذکر کیا ہے۔

[۲] محمد بن نصر نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ منذری

[۳] منذری نے کہا اسے محمد بن نصر المروزی اور ابن عبدالبر نے فقد کفر کے لفظ سے روایت کیا ہے۔

کرتی ہے یہاں تک کہ عرش پر جا پہونچتی ہے ۔ اور قیامت تک اس نمازی
کے لئے استغفار کرتی ہے اور کہتی ہے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اللہ
تیری حفاظت کرے اور جب بندہ نماز کو تاخیر سے پڑھتا ہے تو وہ آسمان پر
ظلمت لے کر پرواز کرتی ہے اور جب آسمان پر پہونچ جاتی ہے تو پرانے
کپڑے کی طرح لپیٹ دی جاتی ہے اور اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے
کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کر دے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا [1]
ابو داؤد نے اپنی سنن میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ۔ کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
تین آدمیوں کی نماز مقبول نہیں ہوتی (۱) کسی قوم کا امام جسے قوم کے لوگ
ناپسند کریں (۲) آزاد کو غلام بنانے والا (۳) نماز کو تاخیر سے ادا کرنے والا [2]
اور آپ نے فرمایا :
جس شخص نے بغیر عذر کے دو نمازیں جمع کیں وہ کبیرہ گناہوں کے ایک بڑے
دروازے میں داخل ہوا [3]

---

[1] طبرانی نے اوسط میں حضرت انس سے ضعیف سند سے نقل کیا ہے اور طیالسی نیز بیہقی نے شعب میں عبادہ بن صامت سے ضعیف سند سے نقل کیا ہے عراقی نے احیاء کی احادیث کی تخریج میں ایسا ہی کہا ہے

[2] ایسا ہی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی مختلف فیہ ہیں (منذری)

[3] حاکم نے حنش عن ابن عباس سے روایت کیا اور کہا حنش وہی ابن قیس ہیں جو ثقہ ہیں منذری نے کہا بلکہ ان سے ایک مرتبہ روایت کیا ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ حصین کے سوا کسی اور نے ان کی توثیق کی ہے (ترغیب)

ہم اللہ سے اعانت اور توفیق طلب کرتے ہیں۔ جو بڑا سخی، کریم اور ارحم الراحمین ہے۔

بچوں کو نماز کا حکم کب دیا جائے

سنن ابو داؤد میں مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم کرو اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار لگاؤ۔

ایک روایت میں ہے:

اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کی تاکید کرو اور دس سال کی عمر میں انھیں مار لگاؤ اور انھیں الگ الگ سلاؤ۔

امام ابوسلیمان خطابی رح نے فرمایا کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جب بچہ نماز ترک کردے تو اس کی سزا میں سختی پیدا کرنی چاہیئے۔ امام شافعی کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو وجوب قتل کے لئے حجت بنایا ہے جب کہ بلوغت کے بعد قصداً نماز ترک کردے وہ کہتے ہیں کہ جب نابالغ ہونے کی صورت میں مار لگائے جانے کا مستحق ہے تو بلوغت کے بعد ایسی سزا کا مستحق ہے جو مار پیٹ سے سخت ہو یعنی قتل کا۔ علماء نے تارک صلوٰۃ کے حکم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل رح نے فرمایا تارک نماز کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے۔ پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ جب نماز کو بلا عذر چھوڑ دے یہاں تک کہ وقت فوت ہو جائے تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ حضرت ابراہیم نخعی متوفی سنہ ۹۶ھ ایوب سختیانی متوفی سنہ ۱۳۱ عبداللہ بن مبارک، احمد بن حنبل متوفی سنہ ۲۴۱، اسحٰق بن راہویہ متوفی سنہ ۲۳۸ھ نے فرمایا وہ کافر ہے ان کا استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہے۔

ہمارے اور بندوں کے درمیان نماز کا عہد ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تو کفر کیا

اور آپ کا فرمان

آدمی اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فاصلہ ہے۔

حدیث[۱] میں آیا ہے جس شخص نے فرض نمازوں کی محافظت کی اللہ تعالیٰ اسے پانچ نعمتیں عطا کرے گا (۱) روزی کی تنگی دور کردی جائے گی (۲) قبر کا عذاب اٹھالیا جائے گا (۳) نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (۴) پل صراط پر بجلی کی مانند گزر جائے گا (۵) جنت میں بے حساب کتاب داخل کیا جائے گا۔

اور جو نماز سے غفلت برتے گا اس کو پندرہ سزائیں دی جائیں گی۔ پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، تین قبر سے نکلنے کے وقت۔ دنیا کی سزائیں یہ ہیں (۱) عمر گھٹا دی جائے گی (۲) صالحیت کا نشان اس کی پیشانی سے مٹا دیا جائے گا (۳) کسی بھی عمل کا کوئی اجر نہ ملے گا (۴) کوئی دعا قبول نہ ہوگی (۵) نیکوں کی دعائیں اس کے حق میں کارگر نہ ہوں گی۔

موت کے وقت کی سزائیں یہ ہیں (۱) ذلت کی موت مرے گا (۲) بھوکا مرے گا (۳) پیاسا مرے گا کہ دنیا کے سارے سمندر پلا دئے جائیں تو اس کی پیاس نہ بجھے۔

قبر کی سزائیں یہ ہیں (۱) قبر اس قدر تنگ کی جائے گی کہ پسلیاں بھیج جائیں

---

[۱] بعض لوگوں کی روایت کے باوجود یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور مصنف نے حافظ و محقق ہونے کے باوجود اس کتاب میں بہت سی حدیثوں میں تساہلی برتا ہے، سیوطی نے تاریخ بغداد کے ذیل میں اسے موضوعات کی فہرست میں ابن نجار کی طرف منسوب کیا ہے پھر میزان سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے جسے محمد بن علی بن عباس نے ابوبکر بن زیاد نیشاپوری سے گڑھ کر بیان کی ہے اور لسان نے ذکر کیا کہ واضح طور پر باطل اور طرقیہ کی حدیثوں میں سے ہے ؎

(۲) اس کی قبر میں آگ دہکائی جائے گی اس کے انگاروں پر رات دن کروٹیں لے گا۔
(۳) اس کی قبر میں ایک اژدھا مسلط کیا جائے گا جس کا نام شجاع اقرع ہوگا اس کی آنکھیں آگ کی ناخن لوہے کے ہر ناخن کا طول و عرض ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگا وہ میت سے بات کرے گا "میں گنجا سانپ ہوں" اس کی آواز زوردار گرج کی مانند ہوگی میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تجھے ڈسوں صبح کی نماز دن نکلے ضائع کرنے کی بناپر اور ظہر کو عصر کے قریب اور عصر کو مغرب کے قریب اور مغرب کو عشا کے قریب اور عشا کو فجر پر مؤخر کرنے کی بنا پر اس کی ہر ضرب پر میت زمین میں ستّر گز نیچے دھنس جائے گا اسی طرح قیامت تک اسے عذاب ہوتا رہے گا۔

اور وہ سزائیں جو قبر سے نکلنے اور میدان حشر میں دی جائیں گی (۱) سخت حساب لیا جائے گا (۲) اللہ کا غضب ہوگا (۳) جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ ایسا شخص قیامت میں اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی پیشانی پر تین سطریں لکھی ہوں گی پہلی سطر یا مضیع حق اللہ اے خدا کا حق مارنے والے دوسری سطر یا مخصوصًا بغضب اللہ اے اللہ کے غضب کے مستحق تیسری سطر کما ضیعت فی الدنیا حق اللہ فائس الیوم من رحمۃ اللہ جس طرح دنیا میں تو نے خدا کا حق ضائع کیا آج اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجا۔

ابن عباس رضہ سے مروی ہے فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا خدا حکم دے گا اسے جہنم میں داخل کرو وہ کہے گا اے رب ایسا کیوں ؟ اللہ فرمائے گا نماز کو دیر کرکے پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسم کھانے کی بنا پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے صحابہ سے ایک دن فرمایا۔
اے اللہ ہم میں کسی کو شقی اور محروم نہ رکھ پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو شقی اور

محروم کون شخص ہے صحابہ کے سوال پر آپ نے جواباً فرمایا: نماز کا چھوڑنے والا۔
مروی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے بے نمازیوں کے چہرے سیاہ کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لملم ہے اس میں سانپ ہی سانپ ہیں[1] ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن جیسی ہے اور اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے وہ بے نمازیوں کو ڈسیں گے کہ ان کا زہر ستر سال تک جسم میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گلنے لگے گا۔

حکایت بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا میں نے اللہ سے توبہ کر لی ہے آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ میری خطا معاف فرما دے اور میری توبہ قبول کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کون سا گناہ تو نے کیا ہے؟ عورت نے کہا اے نبی اللہ مجھ سے زنا ہو گیا پھر بچہ پیدا ہوا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے فاجرہ عورت یہاں سے دور ہو جا کہ مبادا تیری بدکاریوں کے سبب آسمان سے کوئی آگ اتر کر ہمیں بھی نہ جلا دے وہ عورت وہاں سے مایوس ہو کر نکل گئی اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے موسیٰ تم نے تائبہ عورت کو کیوں واپس کر دیا کیا تمھیں اس سے برا کوئی نظر نہ آیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اے جبرئیل اس سے برا کون ہو سکتا ہے فرمایا قصداً نماز کو چھوڑ دینے والا۔

---

[1] جہنم کے سانپوں کا وصف احمد کی روایت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی سے اور طبرانی کی روایت ابن لہیعہ سے اور ابن حبان میں عمرو بن حارث سے آئی ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے (منذری)

حکایت ایک بزرگ کی بہن مرگئی دفن کے وقت اس کی قبر میں ان کی تھیلی گر گئی جس میں مال تھا مگر کسی کی نظر اس پر نہ پڑی۔ گھر آئے تو یاد کیا قبر کے پاس دوبارہ گئے اسے کھودا تو دیکھا کہ قبر میں آگ بھڑک رہی ہے چنانچہ اس پر مٹی ڈال دی اور اپنی ماں کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا بہن کے اعمال کی بات بتائیے۔ ماں نے کہا ایسا سوال کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کہا ماں میں نے اس کی قبر میں آگ بھڑکتے ہوئے دیکھا ہے کہا اے بیٹے تمھاری بہن نماز میں سستی کرتی تھی۔ اسے وقت سے تاخیر کرکے پڑھتی تھی۔ جب یہ حالت نماز کے تاخیر کرنے والے کی ہے تو تارک نماز کا کیا حال ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ محافظتِ نماز کی طاقت دے یقیناً وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

فصل

اب اس شخص کی سزا کا بیان ہوگا جو نماز میں ٹکریں لگاتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو نماز میں ٹکریں لگاتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔
ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس آدمی نے نماز پڑھی اور آکر آں حضرت کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ گیا نماز ادا کی اور آکر پھر سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ نماز ادا کرو تم نے ابھی نماز نہیں ادا کی

وہ گیا نماز پڑھی اور واپس آکر پھر سلام کیا آپ نے جواب دے کر پھر فرمایا تم نے
ابھی نماز نہیں پڑھی جاکر پھر سے نماز پڑھو اس نے تیسری بار کہا اس ذات کی قسم
جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جو بہتر طریقہ ہے وہ مجھے آپ سکھلا دیجئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر
کہو پھر جو کچھ قرآن تمھیں یاد ہو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ - اور
ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان سے بیٹھ
جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو اسی طرح اپنی تمام نمازوں میں کیا کرو۔

اور امام احمد نے بدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نماز کے رکوع وسجود میں
آدمی اپنی پیٹھ کو سیدھی نہیں کرتا وہ نماز اسے کفائت نہ کرے گی ؛
اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
اور صحیح ہے دوسری روایت میں ہے حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود یہاں
تک کہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا کرلے - یہ روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
نص صریح ہے کہ جو نمازی رکوع وسجود کے بعد اپنی پیٹھ کو برابر نہ کرلے اس کی نماز باطل
ہو جائے گی یہ روایت فرض نماز کے بارے میں ہے - اور طمانیت یہ ہے کہ ہر عضو
اپنی جگہ پر لوٹ جائے -

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی ثابت ہے -
سب سے سخت چوری نماز کی چوری ہے پوچھا گیا کہ نماز کی چوری کیسی ہوتی ہے؟
فرمایا کہ نہ رکوع پورا کرے نہ سجدہ پورا کرے اور نہ ہی قرأۃ پوری کرے [۱]

---

[۱] احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے ابو قتادہ کی سند سے حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اسی طرح احمد اور
طبرانی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسوأ الناس کے لفظ سے روایت کیا ہے (منذری)

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو نظر اٹھا کر نہ دیکھے گا جو رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے لے[1]

نیز فرمایا۔

یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے کہ جب وہ شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے جس میں اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے لے[2]

ابو موسیٰ سے روایت ہے فرمایا :-

ایک دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ نماز ادا کی اور بیٹھ گئے اتنے میں ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا اور رکوع و سجود میں چونچیں مارنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ مر جائے تو اس کا شمار ملت محمدؐ میں نہ ہوگا یہ اپنی نماز کو ایسی چونچیں مار رہا ہے جس طرح کوّا خون میں چونچیں مارتا ہے۔

اسے ابو بکر بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر نمازی کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں اگر وہ نماز کو مکمل طور پر ادا کرتا ہے تو وہ اللہ کے پاس لے کر جاتے ہیں اور اگر ناقص ادا کرتا ہے

لے[1] عراقی نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

لے[2] بخاری مسلم عن انس۔

تو اس کے منہ پر مار دیتے ہیں [۱]

بیہقی نے عبادہ بن صامت رضہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو کر رکوع وسجود اور قرأت کو اچھی طرح ادا کیا تو نماز کہتی ہے کہ اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر روشنی اور چمک کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور وہ اللہ کے پاس پہونچتی ہے اور اس نمازی کے لئے شفاعت کرتی ہے۔

اور جب رکوع وسجود اور قرأت کو ناقص ادا کیا تو نماز کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا اللہ تعالیٰ تجھ کو ضائع کر دے پھر ظلمت کے ساتھ آسمان پر چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور پرانے کپڑے کی مانند لپیٹ دی جاتی ہے اور اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے [۲]

سلمان فارسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

نماز ایک پیمانہ ہے جس نے پورا ادا کیا تو پورا پائے گا اور اگر کم اور ناقص ادا کیا تو تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کم ناپنے تولنے والوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ویل ہے کم ناپنے

---

[۱] سیوطی کی جامع صغیر میں ہے دار قطنی نے افراد میں ذکر کیا ہے اور یہ ضعیف ہے۔

[۲] طیالسی، بیہقی نے شعب میں عبادہ بن صامت سے ضعیف سند سے روایت کیا ہے (عراقی) اس کا ضعف احوص بن حکیم کے سبب ہے

اور تولنے والوں کے لئے [1]

مطفف سے مراد ناپ تول یا نماز میں کمی کرنے والا ہے اللہ نے ان کو ویل کا وعدہ کیا ہے جو جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے چاہئے کہ چہرہ ناک اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدموں کے ابتدائی حصے اور یہ کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹوں لہذا جس شخص نے نماز پڑھی اور ہر عضو کو اس کا حق نہ دیا تو جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہو وہ عضو اسے لعنت کرتا ہے۔ بخاری مسلم

امام بخاری نے حذیفہ بن یمان رض سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع وسجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر حالت نماز میں انتقال ہو جاتا تو تمھارا اشمار امت محمدؐ میں نہ ہوتا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ تم کب سے نماز پڑھ رہے ہو کہا چالیس سال سے، کہا تم نے چالیس سال میں کچھ بھی نہ پڑھا اگر اس اثنا میں تمھارا انتقال ہو جاتا تو امت محمدؐ میں سے نہ ہوتے۔

حسن بصری فرماتے ہیں جب نماز تمھارے لئے آسان ہو جائے تو دین کی کونسی

---

[1] مسند میں سالم بن ابوالجعد عن سالم سے روایت ہے علامہ ابن قیم نے اپنے رسالہ الصلاۃ میں فرمایا ہے لیکن اس میں سالم اور سلمان کے درمیان انقطاع ہے ؛

چیز تمھارے لئے دشوار ہو سکتی ہے تم قیامت میں سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھے جاؤ گے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قول پہلے گذر چکا ہے۔

قیامت میں بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ درست ہے تو کامیاب ہوا اور اگر ناقص ہے تو گھاٹا پایا اگر اس کی فرض عبادت میں کچھ کمی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھ میرے بندے نے کچھ نفل بھی پڑھی ہے فرض کی کمی اس سے پوری کر دی جاتی ہے پھر دوسرے اعمال کو دیکھا جاتا ہے[1]

لہذا بندے کو چاہیئے کہ نوافل کثرت سے پڑھے تاکہ فرائض کی کمی اس سے پوری ہو جائے اور توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

فصل

اس میں طاقت رکھتے ہوئے نمازِ جماعت کے تارک کی سزا کا بیان ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ (القلم ۴۲)

جس روز پنڈلی کھولی جائے گی اور ان کو سجدہ کرنے کو بلایا جائے گا تو نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں خوف زدہ ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلت برستی ہوگی اور جب یہ لوگ صحیح سالم تھے اس حالت میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے تو سجدہ نہ کرتے تھے :

قیامت میں انھیں ندامت کی ذلت برداشت کرنی ہوگی حالانکہ دنیا کی زندگی میں ان کو نماز کی طرف بلایا جاتا تھا۔ ابراہیم تیمی نے فرمایا سجود سے مراد فرض نماز ہے۔ اور

---

[1] ترمذی وغیرہ۔ ترمذی نے کہا کہ حسن اور غریب ہے۔ منذری ۱۲

دعوت سے اذان و اقامت اور سعید بن مسیب نے فرمایا وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنتے تھے مگر اس کا جواب نہیں دیتے تھے حالانکہ وہ صحت و سلامتی سے ہوتے تھے،

کعب احبار رض نے فرمایا واللہ یہ آیت جماعت ترک کرنے والوں کے بارے میں اتری ہے باوجود قدرت کے تارک جماعت کے لئے اس سے سخت وعید اور کیا ہو سکتی ہے۔ صحیحین کی حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں چاہتا ہوں کہ نماز کا حکم دوں کہ وہ قائم کی جائے پھر ایک آدمی کو امامت کا حکم دوں پھر صحابہ کی ایک جماعت کو لے کر چلوں جن کے پاس ایندھن کا گٹھا ہو پھر جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

آگ سے ان کے گھروں کے جلانے کی وعید صرف ترک جماعت کی بنا پر ہے صحیح مسلم میں ہے:

ایک نابینا شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا اے اللہ کے رسول میرا کوئی رہبر نہیں کہ مسجد تک پہونچا دے اس بنا پر اس نے گھر پر نماز پڑھ لینے کے لئے رخصت چاہی آپ نے اسے اجازت دے دی جب وہ جانے لگا تو آپ نے بلوایا اور فرمایا کہ تم اذان کی آواز سنتے ہو اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو تم اس کا جواب دو (یعنی مسجد میں حاضری دو)

اور ابو داؤد نے عمرو بن ام مکتوم سے روایت کیا ہے۔

وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ کے رسول مدینے میں موذی جانوروں اور درندوں کی کثرت ہے اور میں نابینا ہوں

میرا گھر دور ہے اور کوئی میری دست گیری نہیں کرتا کیا مجھے گھر پر نماز
پڑھنے کی اجازت ہے ۔ آپ نے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو کہا
ہاں فرمایا تم اس کا جواب دو تمھارے لئے کوئی رخصت میرے پاس نہیں
یہ ایک نابینا کا حال ہے کہ اسے مسجد تک آنے میں پریشانی ہے اس کا
کوئی رہبر نہیں ہے جو مسجد تک پہونچا دے پھر بھی نبی اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت نہیں دی تو بھلا بینا اور
تندرست کو کہاں سے رخصت مل سکتی ہے ۔
اسی لئے جب ابن عباس رضہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دن
میں روزہ رکھتا تھا اور رات کو تہجد گذاری کرتا تھا لیکن جماعت سے نماز اور جمعہ
نہیں پڑھتا تھا تو فرمایا کہ اگر اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں جائے گا [1]
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کے کان پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیا
اس سے بہتر ہے کہ اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے [2]
ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صہ نے فرمایا ہے :
جس نے اذان سنی اور اس کی پیروی سے کوئی عذر مانع نہ ہوا پوچھا
گیا اے اللہ کے رسول عذر کیا ہے فرمایا خوف یا بیماری تو اس کی
وہ نماز جو گھر میں پڑھی گئی قبول نہیں کی جائے گی [3]
حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] منذری نے کہا کہ ترمذی نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے ۔
[2] علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب الصلاۃ میں اسے وکیع عن عبد الرحمن بن حصین عن
ابی نجیع مکی سے منسوب کیا ہے ۔
[3] منذری نے کہا اسے ابو داؤد ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

نے فرمایا :

تین شخص ایسے ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے ایسا امام جسے اس کی قوم کے لوگ ناپسند کریں وہ رات گذارنے والی عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہے وہ آدمی جس نے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنی اور اس کا جواب نہیں دیا۔

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد ہی میں ہوسکتی ہے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے فرمایا جس نے اذان سنی ہو[1]

امام بخاری رہ نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کیا کہ جو شخص پسند کرتا ہے کہ کل قیامت کے دن اللہ سے بصورت مسلم ملاقات کرے اسے ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرنی چاہئے اللہ نے آپ لوگوں کے نبی کو ہدایت کے طریقے بتائے اور یہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر آپ لوگ اپنے گھروں میں نماز اس پھسڈی کی طرح پڑھنے لگیں تو اپنے نبی کی سنت کے تارک ہوں گے اور اگر نبی کی سنت کے تارک ہوں گے تو ضلالت میں پڑ جائیں گے اور میں جانتا ہوں کہ جماعت سے منافق جس کا نفاق مشہور رہے یا مریض پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ ایسا شخص بھی مسجد میں حاضری دیتا تھا جسے دو آدمیوں کے سہارے لے کر صف میں کھڑا کیا جاتا تھا وہ صرف جماعت کی نماز کے لئے مسجد میں آجاتا تھا[2]

---

[1] امام احمد نے اپنی مسند میں عن وکیع عن سفیان عن ابی حیان التیمی عن ابیہ سے روایت کیا جیسا کہ ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے [2] ترغیب و ترہیب میں اس کی نسبت مسلم اور ابوداؤد کی طرف کی ہے نیز مصنف نے رسالہ معنی میں ایسا ہی منسوب کیا ہے اور طیبی نے اسے فتح سے نقل کیا ہے لہذا اسے بخاری کی طرف نسبت سبقت قلم یا تحریف ہے۔

ربیع بن خیثم[1] جن کا ایک پہلو فالج سے بیکار ہو گیا تھا دو آدمیوں کے سہارے نماز کے لئے نکلتے تھے ان سے کہا جاتا کہ اے ابو محمد آپ کے لئے رخصت ہے گھر میں نماز پڑھ لیں کیوں کہ آپ معذور ہیں وہ کہتے تھے تم ٹھیک کہتے ہو لیکن میں مؤذن کو حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنتا ہوں لہٰذا جو اس کے جواب کی طاقت رکھتا ہو اسے جواب دینا چاہیئے خواہ زانو یا سرین کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔

حاتم اصم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میری نماز جماعت فوت ہو گئی تو میری مزاج پرسی صرف ابو اسحاق بخاری نے کی اور اگر میرا کوئی لڑکا مر گیا ہوتا تو دسیوں ہزار سے زیادہ لوگ میری تعزیت کو آتے ایسا اس لئے ہے کہ لوگوں کے نزدیک دین کی مصیبت اور تکلیف دنیا کی مصیبت سے کم تر ہے۔

بعض سلف کہا کرتے تھے کہ نماز جماعت گناہ کے سبب فوت ہوتی ہے

عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ حضرت عمر ایک دن اپنے باغ کی طرف نکلے اور لوٹے تو لوگ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے حضرت عمر نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری عصر کی نماز جماعت فوت ہو گئی میں آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مسکینوں پر صدقہ ہو چکا تاکہ عمر نے جو کیا اس کا کفارہ ہو جائے۔

فصل

فجر اور عشا کی نماز میں حاضری کی طرف توجہ زیادہ ہونی چاہیئے اس لئے

---

[1] یہ مخضرم ہیں ابن مسعود نے ان سے کہا کاش تجھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا ہوتا ان کی وفات ۶۴ھ میں ہوئی۔ خلاصہ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

یہ دونوں نمازیں منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں یعنی عشار اور فجر اور اگر لوگ جان لیں کہ ان میں کتنا اجر ہے تو انھیں ادا کرنے ضرور آئیں خواہ سرین کے بل گھسٹ کے آنا ہو[1]

ابن عمر رض نے فرمایا کہ ہم میں سے اگر کوئی آدمی عشا اور فجر کی جماعت میں پیچھے جاتا تھا تو ہمارا گمان ہوتا تھا کہ شاید یہ منافق ہوگیا ہے[2]

حکایت عبید اللہ ابن عمر قواریری[3] فرماتے ہیں کہ میری عشا کی نماز جماعت کبھی بھی فوت نہیں ہوئی ایک رات میرے گھر ایک مہمان آیا جس کی ضیافت میں میں لگ گیا اور عشا کی جماعت ختم ہوگئی۔ میں بصرہ شہر کی مسجدوں میں جماعت عشا کی تلاش کے لئے نکلا مگر ہر جگہ لوگوں نے نماز پڑھ لی تھی اور مسجدوں کے دروازے بند ہو چکے تھے میں گھر کی طرف لوٹا اور سوچا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز کا ثواب اکیلی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہے تو میں نے عشا کا فرض ستائیس بار پڑھا پھر سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک اسپ سوار جماعت کے ساتھ ہوں اور میں بھی گھوڑے پر ہوں اور ہمارا آپس میں مقابلہ ہے۔ میں اپنے گھوڑے کو ایڑ مارتا ہوں لیکن ان لوگوں کے ساتھ نہیں مل پاتا ان میں سے ایک آدمی میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اپنے گھوڑے کو پریشان مت کرو تم ہمارے ساتھ کبھی نہیں مل سکتے میں نے کہا ایسا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ ہم نے عشار کی نماز

---

[1] بخاری مسلم عن ابی ہریرہ منذری

[2] بزار طبرانی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ منذری

[3] بخاری مسلم اور ابو داؤد کے استاد متوفی ۲۳۵ھ خلاصہ

جماعت سے پڑھی ہے اور تو نے اکیلے پڑھی ہے ۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھ پر رنج و غم کی کیفیت طاری تھی ۔ ہم اللہ سے توفیق اور مدد کا سوال کرتے ہیں وہ بڑا سخی اور بڑا کریم ہے ۔

(۱)

پانچواں گناہ کبیرہ

زکوٰۃ نہ دینا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :

لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞ آل عمران ۱۸۰

جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی انکے لئے اچھی ہے نہیں یہ انکے حق میں نہایت بری ہے جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے دن انکے گلے کا طوق بن جاوے گا ۔

اور فرمایا :

وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ ۔ فصلت ۷

ویل ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۔

اور فرمایا :

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ التوبہ ۳۵

دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور انھیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئیگا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمانا ثابت ہے:

جو بھی سونے چاندی کا مالک کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت میں آگ کا فرش بچھایا جائے گا پھر جہنم کی آگ میں گرم کرکے اس کی پیشانی پہلو اور پیٹھ کو داغا جائے گا جب ٹھنڈی پڑے گی تو پھر گرم کیا جائے گا اس کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے بموجب جنت یا جہنم میں داخل کیا جائے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول اونٹوں کے بارے میں کیا ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ کا مالک اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا ایک وسیع میدان میں ڈال دیا جائے گا اور اسے تمام چھوٹے بڑے اونٹ اپنی کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب سب گذر جائیں گے تو پھر سے ایسا ہی کریں گے اس وقت کا ہر دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اسے جنت کا راستہ دکھلائے یا دوزخ کا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول گائے اور بکری کا کیا حال ہے

فرمایا جو گائے اور بکری کا مالک ان کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اسے بھی وسیع میدان میں ڈال دیا جائے گا وہ گائے بکریاں مڑی ٹوٹی یا بے سینگ کی نہیں ہوں گی اسے اپنی سینگوں سے ماریں گی کھروں سے روندیں گی ایک دفعہ سب اس کے اوپر سے گذرنے کے بعد پھر بار بار گذرا کریں گی۔ اس کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے تو وہ جنت میں جائے یا جہنم میں [1]

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے پہلے تین طرح کے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔ جابر حاکم وہ صاحب مال جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور غرور کرنے والا فقیر [2]

حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا جس کے پاس اتنا پیسہ ہو کہ حج بیت اللہ کر سکے اور پھر بھی نہ کرے یا اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دے وہ موت کے وقت مہلت طلب کرے گا۔ ایک آدمی نے کہا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو مہلت عمل کا فر طلب کریں گے۔ ابن عباس نے فرمایا لو میں تمھیں اس کے لئے قرآن سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [3]

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اور ہمارے دئے ہوئے میں سے خرچ کیا کرو

---

[1] بخاری مسلم نے اسی لفظ سے روایت کیا ہے اور نسائی نے مختصر روایت کیا۔ منذری

[2] ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے منذری۔

[3] ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس کی نسبت ترمذی کی طرف کی ہے۔ ضحاک بن مزاحم عن ابن عباس مرفوعاً پھر کہا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عباس کا قول ہے ابن کثیر نے کہا ضحاک عن ابن عباس والی روایت منقطع ہے :

اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ المنافقون ۱۰

اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو کہنے لگے کہ اے میرے خدا تو مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت دیتا تو میں تیری راہ میں صدقہ خیرات کرتا اور میں صالحین میں داخل ہو جاتا۔

یعنی زکوٰۃ دوں اور حج کروں۔ ان سے پوچھا گیا زکوٰۃ کتنے میں ہے فرمایا جب مال دوسو درہم ہو جائے اس میں زکوٰۃ واجب ہو گئی پوچھا گیا اور حج کب فرض ہو گا فرمایا جب آدمی زاد و راحلہ کی طاقت رکھے۔

مباح زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ وہ استعمال کے لئے ہو لیکن اگر اسے خزانہ کرنے یا کرائے کے لئے بنایا گیا ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اور سامان تجارت کی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا مگر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ مال اس کے لئے زہریلا گنجا سانپ بن کر جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اس سے لپٹ جائے گا اور اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

جو لوگ اللہ کے دئے ہوئے مال میں بخیلی کرتے ہیں وہ گمان نہ کریں کہ وہ ان کیلئے بہتر ہے بلکہ ان کے لئے برا ہے۔ قیامت میں جو بخیلی انھوں نے کی ہے اس کا طوق انھیں پہنایا جائے گا۔ (بخاری)

اور حضرت ابن مسعود رضؓ سے زکوٰۃ نہ دینے والے کے بارے میں وارد آیتِ شریفہ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ کے سلسلے میں روایت ہے فرمایا:[۱]

کہ کوئی دینار دوسرے دینار پر نہ رکھا جائے اور نہ درہم دوسرے درہم پر بلکہ اس کی کھال کشادہ کی جائے گی کہ ہر درہم و دینار الگ الگ رکھا جا سکے۔

اگر کوئی کہے کہ داغنے کے لئے پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو کیوں خاص کیا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مالدار بخیل جب کسی محتاج کو دیکھتا ہے تو اپنا چہرہ سکوڑ لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب محتاج قریب پہونچ جاتا ہے تو پیٹھ پھیر لیتا ہے لہذا انھیں اعضا کو داغا جائے گا تاکہ عمل اور بدلہ یکساں ہو جائیں۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

پانچ باتیں پانچ باتوں کا نتیجہ ہیں صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول اس کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ دشمن کو ان کے اوپر مسلط کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے حکم کے خلاف فیصلے کرتے ہیں تو ان میں محتاجی عام ہو جاتی ہے اور جن لوگوں میں فحش کاری عام ہو جاتی ہے تو ان میں پیغام موت بھی عام ہو جاتا ہے اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں روئیدگی سے محروم اور قحط میں مبتلا کر دئے جاتے ہیں اور جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ان سے بارش روک لی جاتی ہے[۲]

---

[۱] طبرانی نے کبیر میں صحیح سند سے روایت کیا ہے منذری

[۲] منذری نے انھیں الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا کہ طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اس کی سند حسن کے قریب ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں:

نصیحت:- ان لوگوں سے کہو جن کے برے کاموں نے دنیا میں مشغول کر دیا کہ کل انھیں مرنا ہے۔ جب وقت مقرر آجائے گا تو جو کچھ انھوں نے اکٹھا کر رکھا ہے کوئی نفع نہ دے گا جیسا کہ آیت کریمہ میں مذکور ہوا۔

ان کا مال سزا کے گھر میں لایا جائے گا پھر اسے کٹھلی میں رکھا جائے گا تاکہ گرم کر کے سخت عذاب دیا جائے۔ پھر آگ کے تختے بچھائے جائیں گے تاکہ عذاب تمام جسم کو پہونچ جائے۔ پھر اسے لایا جائے گا جو ہدایت سے دور بھاگتا تھا۔ دوسرے سمت میں دوڑا جاتا تھا ان لوگوں کے ساتھ نہیں جن کا نور آگے آگے ہوگا۔

جب کوئی فقیر ان سے ملتا تو تکلیف پاتا۔ اگر ان سے کوئی کچھ مانگتا تو ان کے غصے کی چنگاری بھڑک اٹھتی اور اگر کچھ مہربان ہوئے تو کہا لو ہم نے تمھاری مدد کی اور یہ سوال اسی لئے تھا حالانکہ اگر تمھارا رب چاہے تو محتاج کو غنی اور غنی کو بدحال کر دے لوگ مالداری اور فقیری کی حکمت کو بھول گئے جب قبر انھیں دبوچے گی اس وقت ان کی کس مپرسی دیدنی ہو گی۔

ان کا وارث بغیر کسی محنت و مشقت کے سب کچھ لے لیگا۔ اور جمع کرنے والے سے پوچھا جائے گا کہ تو نے کہاں سے کمایا تھا حالانکہ کیا کمایا تھا اس کے لئے کانٹا ہوگا اور وارث کے لئے پختہ کھجور کہاں ہے مال جمع کرنے والوں کی حرص اور کہاں ہے ان کی عقل کاش تم انھیں جہنم کے طبقوں میں دیکھ سکو کہ وہ درہم و دینار کے انگاروں پر کروٹیں لیتے ہیں ان کے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے باندھ دیا جائے گا ان کی تمنا ہو گی۔ کاش مال کے بعد بخیلی نہ کی ہوتی کاش تم ان کو دیکھ سکو کہ انھیں گرم پانی پلایا جائے گا اور وہ بے خبری سے شور مچا رہے ہوں گے۔

دنیا میں کتنی نصیحتیں کی جاتی تھیں لیکن نہ سنتے تھے اور اللہ کے عذاب سے

نہ ڈرتے تھے۔ زکوٰۃ دینے کے لئے کتنا بتایا جاتا تھا لیکن نہ دیتے تھے قیامت میں وہ ہوں گے اور ان کا مال ہوگا جو زہریلا گنجا سانپ بن کر ڈسے گا وہ نہ عصائے موسیٰ ہوگا اور نہ ان کا طور۔

حکایت محمد بن یوسف فریابی[۱] سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں اور میرے کچھ ساتھی ابو سنان رحمہ سے ملاقات کے لئے نکلے جب ہم ان کے پاس پہنچے اور بیٹھے تو فرمایا چلئے ہمارے ایک پڑوسی کا بھائی مرگیا ہے اس سے ملاقات کریں اور اس کی تعزیت کریں ہم ان کے ساتھ ہو لئے ہم نے دیکھا کہ میت کا بھائی بے انتہا رو رہا ہے ہم اس کی تعزیت اور تسلی کیلئے بیٹھے مگر کوئی بات اس پر کارگر نہ ہوئی۔ ہم نے کہا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ موت ایسا راستہ ہے جس سے سب کو گذرنا ہے۔ اس نے کہا درست ہے لیکن میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ میرا بھائی کس طرح عذاب میں صبح و شام کر رہا ہوگا۔ ہم نے کہا کیا اللہ نے تجھے غیب سے خبر کی ہے ؟ کہا نہیں بلکہ جب ہم نے اسے دفن کیا اور اس پر مٹی چلا دی اور لوگ لوٹ گئے میں اس کی قبر پر بیٹھ گیا اچانک اس کی قبر سے آواز آتی ہے آہ مجھے یہاں عذاب جھیلنے کے لئے اکیلا بیٹھا دیا ہے حالانکہ میں نماز بھی پڑھتا تھا اور روزے بھی رکھتا تھا۔ کہا ! مجھے اس کی اس بات نے رلا دیا میں نے مٹی ہٹائی تا کہ اس کی حالت دیکھوں تو دیکھا کہ اس کی قبر آگ سے مشتعل ہے اس کی گردن میں آگ کا طوق ہے میرے اوپر بھائی کی شفقت غالب آگئی میں نے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے آگ کا طوق ہٹانے کے لئے بڑھایا تو میری انگلیاں اور ہاتھ جل گیا۔ پھر اس نے ہم کو اپنا ہاتھ دکھایا تو وہ جلا ہوا اور کالا ہو گیا تھا اس نے کہا

۱۔ ثوری، احمد، اسحاق اور بخاری کے معاصر ہیں ولادت ۱۲۰ھ وفات ۲۱۲ھ

میں نے پھر مٹی برابر کردی اور گھر لوٹ آیا تو بھلا اس حال پر میں کیوں نہ رؤوں ہم نے کہا تمھارا بھائی دنیا میں کیا کر رہا تھا؟ کہا وہ دنیا میں زکوٰۃ نہ دیتا تھا ہم نے کہا یہی اللہ کے فرمان کی تصدیق ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اللہ کے دئے ہوئے مال میں جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لئے بھلا ہے بلکہ برا ہے جو بخیلی انھوں نے کی ہے قیامت میں اس کا طوق پہنایا جائے گا۔

کہا پھر ہم اس کے پاس سے نکلے اور حضرت ابوذر[۱] صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے یہ قصہ سنایا اور کہا کہ یہودی اور نصرانی مرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا کہا ان کے بارے میں تو کوئی شبہ نہیں کہ وہ جہنمی ہیں اور ویسے اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں ایسے واقعات عبرت کے لئے دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ۔

(الانعام ۱۰۴)

جو بینائی سے کام لے گا اپنا ہی بھلا کریگا اور جو اندھا بنے گا اس کا وبال خود اس پر ہے میں تم پر کوئی پاسبان نہیں ہوں۔

ہم اللہ سے معافی کا سوال کرتے ہیں وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

---

[۱] اس روایت میں اختلاف اور ملاوٹ کی دلیل اس کا یہ ٹکڑا ہے کہ حضرت ابوذر صحابی رسول کے پاس آئے جب کہ ابوذر محمد بن یوسف فریابی کی ولادت سے اسّی سال سے زیادہ پہلے انتقال کر چکے تھے لہذا ملاقات کا کیا سوال ہے۔

چھٹا گناہ کبیرہ

بغیر عذر رمضان کا روزہ چھوڑ دینا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ (البقرہ ۱۸۳)

اے ایمان لانے والو تم پر روزے فرض کر دئے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔ اسی سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی چند مقرر دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے۔

صحیحین میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا :-

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، خانۂ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔

اور فرمایا :

جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر نہیں رکھا اگر زندگی بھر وہ روزہ رکھے تو اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا [1]

---

[1] ترمذی نسائی ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد تین چیزیں ہیں لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا نماز، روزہ رمضان، جو ان میں سے ایک کا بھی تارک ہوگا وہ کافر ہے۔

○

ساتواں گناہ کبیرہ

طاقت کے باوجود حج نہ کرنا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا آل عمران ۹۷

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہونچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حج بیت اللہ کے لئے جو شخص زاد وراحلہ رکھتا ہو پھر بھی نہ کرے تو خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی اور یہ اللہ کے اس فرمان کی بنا پر ہے

اگلے صفحہ کا حاشیہ :- اور سب نے ابن مطوس سے روایت کیا ہے کہا گیا ہے کہ ابوالمطوس عن ابیہ عن ابی ہریرہ اور امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے جس میں جزم کا اظہار نہیں ہے امام بخاری نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے باپ نے ابوہریرہ سے سنا ہے یا نہیں ابن حبان نے کہا جس روایت میں منفرد ہیں اس سے حجت نہ پکڑی جائے گی (منذری) مصنف نے صغریٰ میں کہا کہ یہ ثابت نہیں ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا
جو حج بیت اللہ کی طاقت رکھتے ہوں ایسوں پر اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا
حج کرنا فرض ہے۔ ف۱

حضرت عمر بن خطاب رضی نے فرمایا کہ میں نے قصد کر رکھا ہے کہ تمام شہروں میں آدمی بھیجوں وہ دیکھیں کہ باوجود طاقت رکھنے کے کون کون لوگ حج نہیں کرتے ان پر ہم جزیہ لگا دیں کیوں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں ف۲

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ طاقت رکھنے والا آدمی اگر حج نہ کرے اور زکوٰۃ نہ دے تو موت کے وقت مہلت طلب کرے گا ان سے کہا گیا کہ مہلت تو کفار طلب کرتے ہیں! کہا: قرآن شریف سنو۔

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُھَا وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ

اور ہمارے دئے میں سے خرچ کیا کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے خدا تو مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت دیتا تو میں تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرتا اور میں صالحین میں داخل ہو جاتا۔ جب کبھی کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اسے مہلت نہیں دیا کرتا اور

ف۱ ترمذی اور بیہقی نے حارث یعنی اعور عن علی سے روایت کیا ترمذی نے کہا کہ غریب ہے میں اسے صرف اسی طریقے سے جانتا ہوں بیہقی کی روایت میں ابو امامہ سے اس کا شاھد موجود ہے۔ منذری

ف۲ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ عمر نے فرمایا ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اللہ تمھارے کاموں سے باخبر ہے۔

فاصدق اور الصالحین سے مراد زکوٰۃ و حج ہے۔ پوچھا گیا کتنے میں زکوٰۃ ہے فرمایا دوسو درہم میں اور اسی قیمت کا سونا پوچھا گیا حج کب فرض ہوتا ہے جب کہا زاد و راحلہ ہو جائے [1]

حضرت سعید بن جبیر رض فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا جو خوشحال تھا پھر بھی حج نہ کیا میں نے اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی۔

○

آٹھواں گناہ کبیرہ

والدین کی نافرمانی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا

تیرے رب نے فیصلہ کیا کہ تم لوگ صرف اسی کی عبادت کرو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمھارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انھیں اف تک نہ کہو نہ انھیں جھڑک کر جواب دو

---

[1] یہ قول زکوٰۃ کے مبحث میں گذر چکا ہے۔

تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ٥ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ٥ الاسراء ۲۳

بلکہ ان سے احترام سے بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انھوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

یعنی ان کے ساتھ نیکی اور اچھا سلوک کرو اور جب بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے سخت کلامی نہ کرو ان کی خدمت کرو جس طرح انھوں نے تمھاری خدمت کی باوجودیکہ دونوں میں کوئی برابری نہیں کیونکہ وہ تمھاری مشقت تمھاری زندگی کی امید پر اٹھاتے تھے اور تم اگر ان کی مشقت اٹھاؤ گے تو تمھیں ان کی موت ہی کی امید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ٥ لقمان ۱۴

یہ کہ میرا شکریہ اور اپنے ماں باپ کا شکریہ کیا کر میری ہی طرف واپسی ہے۔

دیکھو اللہ نے ان دونوں کی شکر گذاری کو اپنی شکر گذاری کے ساتھ کیسا ملا کر ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تین آیتیں تین باتوں کے ساتھ ملی ہوئی اتری ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی دوسرے کے بغیر قبول نہ کی جائے گی۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پس جو کوئی اللہ کی اطاعت کرے اور رسول کی نہ کرے تو قبول نہ ہوگی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو پس اگر کوئی نماز پڑھے مگر زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ یہ کہ میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا پس اگر کسی نے اللہ کا شکر ادا کیا لیکن والدین کی ناشکری کی تو

قبول نہ ہوگا اسی لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اللہ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے ۔ ۱؎

ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کی اجازت لینے کے لئے آیا آپ نے فرمایا۔

کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا بس انھیں کی خدمت کرو یہی جہاد ہے ۲؎

اسے صحیحین نے روایت کیا ہے دیکھئے کہ اللہ کے رسول نے کس طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک کو جہاد پر فضیلت دی ہے۔

صحیحین میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سنو! میں تمھیں عظیم کبیرہ گناہوں کے بارے میں بتاتا ہوں اوّل اللہ کے ساتھ شریک کرنا دوسرے والدین کی نافرمانی کرنا ۳؎

دیکھئے یہاں والدین کے ساتھ نازیبا سلوک کو کس طرح شرک کے ساتھ ملادیا ہے

صحیحین میں وارد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

والدین کا نافرمان۔ احسان جتانے والا اور عادی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوں گے

۱؎ ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے اور ان پر موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے کہا مسلم کی شرط پر ہے اور طبرانی میں حضرت ابوہریرہ سے اس کا شاہد موجود ہے منذری

۲؎ ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے منذری

۳؎ ترمذی نے ان کے متن کا ذکر ابوبکرہ کی روایت سے کیا ہے۔

آپ سے ایک اور روایت میں آیا ہے۔

اُف سے کم تر بات بھی اگر ہوتی تو اللہ اسے ذکر کر کے اس سے منع کرتا۔ والدین کا نافرمان جو چاہے کرے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور نیک خو جو چاہے کرے وہ دوزخ میں نہ جائے گا[1]

ارشاد فرمایا والدین کے نافرمان پر اللہ کی لعنت ہے۔

مزید ارشاد ہے :۔

ماں باپ کو گالی دینے والے پر اللہ کی لعنت ہے[2] تمام گناہوں میں سے اللہ جسے چاہے گا قیامت تک کے لئے ٹال دے گا سوائے والدین کی نافرمانی کے اس کے لئے بدلے میں جلدی کی جائے گی[3]

یعنی قیامت سے پہلے دنیا ہی میں اس کی سزا مل جائے گی۔

کعب احبار نے فرمایا جو آدمی والدین کا نافرمان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد ہلاک کرتا ہے تاکہ اسے جلد عذاب دے اور جب آدمی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرتا ہے تاکہ وہ مزید نیکی اور بھلائی کرے۔ ان کے ساتھ نیکی کرنا یہ ہے کہ جب وہ محتاج ہوں تو انپر خرچ کیا جائے[4]

---

[1] دیلمی نے اخرم بن حوشب سے حسین بن علی کے واسطے سے روایت کیا ہے اور اخرم کذاب ہے "ذیل للآلی للسیوطی"۔ [2] ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عباس سے روایت کیا ہے منذری

[3] حاکم نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے منذری

[4] ابن ماجہ نے یوسف بن اسحاق عن محمد بن المنکدر عن جابر سے روایت کیا ہے طحاوی نے بھی ایسے ہی روایت کیا نیز بقی بن مخلد اور طبرانی نے اوسط میں ان کے دوسرے طرق ہیں جنھیں علامہ سخاوی نے المقاصد الحسنہ میں گنایا ہے۔

ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول میرا باپ میرے مال کا ضرورت مند ہے آپ نے فرمایا :۔

انت و مالك لابيك ۔ [1]   تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں ۔

کعب احبار سے پوچھا گیا کہ والدین کی نافرمانی کیا ہے فرمایا ماں یا باپ نے قسم کھائی تو اسے پورا نہ کیا، کسی بات کا حکم دیا تو نہ مانا، کسی چیز کا سوال کیا تو نہ دیا کوئی امانت رکھی تو خیانت کر دی ۔

ابن عباس رضؓ سے پوچھا گیا کہ اہلِ اعراف کون لوگ ہیں اور اعراف کیا شی ہے ؟ فرمایا اعراف جنت اور جہنم کے بیچ میں ایک پہاڑ ہے ۔ اسے اعراف اس لئے کہا گیا کہ وہ جنت اور جہنم دونوں طرف سے نظر پڑتا ہے اس پر درخت پھل نہریں چشمے سب کچھ ہیں ۔ جو لوگ اس پر رہیں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جو جہاد پر نکلے حالانکہ ان کے ماں باپ کی رضامندی حاصل نہ تھی پس جہاد میں قتل کئے گئے تو جہاد میں مارے جانے کی بنا پر جہنم میں داخل نہ ہوئے اور والدین کی نافرمانی کی بنا پر جنت میں نہ جا سکے لہذا وہ اعراف میں ہیں جب تک کہ اللہ ان کے بارے میں فیصلہ نہ کرے ۔

صحیحین میں ہے ایک آدمی آیا اور کہا اے اللہ کے رسول :۔

---

[1] سعید بن منصور نے ابو معشر عن یحییٰ بن شبل بن عبد الرحمٰن المدنی عن ابیہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۔ ابن مردویہ ابن جریر ابن ابی حاتم نے دوسرے طرق سے ابو معشر سے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے ابن عباس اور جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے مرفوع روایت کی صحت میں توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے ؛

میرے نیک سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کہا اس کے بعد فرمایا ماں کہا اس کے بعد فرمایا ماں کہا اس کے بعد؟ فرمایا تیرا باپ پھر درجہ بدرجہ جو قریبی ہوں۔

آپ نے اس میں ماں کے ساتھ حسن سلوک پر تین دفعہ ابھارا اور باپ کے ساتھ حسن سلوک پر ایک بار اس کی وجہ ماں کی توجہ اور اس کی شفقت ہے حمل دردزہ، ولادت، رضاعت، شب بیداری وغیرہ کی مصیبتیں وہی برداشت کرتی ہے۔

حضرت ابن عمر رض نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر لادے طواف بیت اللہ کر رہا ہے اس نے کہا اے ابن عمر کیا خیال ہے میں نے اس کا بدلہ چکا دیا فرمایا دردزہ کے جھٹکوں میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ بھی تم نے نہیں چکایا بلکہ تم نے حسن سلوک کیا اور اللہ اس تھوڑے پر تمھیں زیادہ اجر دے گا۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
چار طرح کے لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ جنت میں ہرگز داخل نہ کرے گا اور نہ انھیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ عادی شراب نوش، سود خور یتیم کا مال ظلم سے کھانے والا، والدین کا نافرمان مگر یہ کہ توبہ کر لیں [1]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے [2]

---

[1] حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے جیسا کہ حافظ نے فرمایا منذری نے کہا اس میں ابراہیم بن خثیم بن عراک متروک ہے۔ ترہیب۔

[2] اسی کے مثل ابن ماجہ نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے جاہمہ کی سند سے اس کا لفظ یوں ہے۔ ھل لک ام؟ قال نعم قال فالزمھا فان الجنۃ تحت رجلھا۔ منذری

ایک آدمی حضرت ابو درداء صحابی رسول کے پاس آیا کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کر لیا اور میری ماں طلاق دینے کو کہتی ہے ابو درداء نے فرمایا میں نے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں۔

والد جنت کا وسطی دروازہ ہے تم چاہو تو اسے ضائع کر دو یا چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔ [۱]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تین طرح کی دعائیں بے شبہ قبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنے لڑکے کے لئے [۲]

آپ نے فرمایا :۔

خالہ ماں کے درجے میں ہے [۳]

یعنی نیکی، تواضع، صلہ رحمی، اور احسان میں۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اپنے والدین کی تعظیم کرو کیوں کہ جو اپنے والدین کی عزت کرتا ہے اس کی عمر دراز کی جاتی ہے اور اسے ایسی اولاد دی جاتی ہے جو اسکی عزت کرے اور جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کی عمر کوتاہ کر دی جاتی ہے اور اسے ایسی

---

[۱] ابن ماجہ ترمذی نے کہا صحیح ہے ابن حبان نے اسی کے مثل روایت کیا ابن عمر سے اس کا شاہد ہے اسے ابو داؤد ترمذی نسائی نے روایت کیا بیہقی نے کہا حسن صحیح ہے منذری

[۲] منذری نے کہا کہ ترمذی کی ایک حسن روایت میں ایسا ہی مذکور ہے حضرت ابوہریرہ سے ابو داؤد نے تقدیم و تاخیر سے روایت کیا ہے اور طبرانی میں عقبہ بن عامر سے اسکا شاہد ہے جس کی سند صحیح ہے۔ ترغیب [۳] ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ الرسالۃ الصغری للمصنف۔

اولاد دی جاتی ہے جو اس کی نافرمان ہو۔

ابو بکر بن مریم نے فرمایا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو اپنے باپ کو مارے اسے قتل کر دیا جائے۔ وہب نے فرمایا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو اپنے باپ کو مارے اسے رجم کر دیا جائے۔

عمرو بن مرۃ جہنی سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں پانچوں نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، حج بیت اللہ کروں، زکوٰۃ دوں تو میرے لئے کیا اجر ہے آپؐ نے فرمایا۔

جو ایسا کرے گا وہ نبیوں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا سوائے والدین کی نافرمانی کرنے والے کے [ف۱]

آپ کا ارشاد ہے :۔

والدین کے نافرمان کو اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ [ف۲]

آپ سے مروی ہے فرمایا :

میں نے معراج کی شب جہنم میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کے تنوں پر لٹکائے گئے ہیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا جو لوگ دنیا میں اپنے والدین کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو گالی دے گا اس کے قریب اسکے

ف۱ احمد اور طبرانی نے دو سندوں سے روایت کیا جن میں ایک صحیح ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اختصار سے ذکر کیا۔

ف۲ اس کی سند حسن ہے۔ الرسالۃ الصغریٰ

اوپر آگ کے انگارے ایسے برسیں گے جیسے آسمان سے زمین پر بارش کے یہ بھی روایت ہے کہ ماں باپ کا نافرمان جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں مل کر ادھر ادھر ہو جاتی ہیں۔ قیامت میں تین طرح کے لوگ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ مشرک، زانی، اور والدین کا نافرمان۔

بشر نے فرمایا جو آدمی اپنی ماں کے پاس ہو اور اس کی بات چیت سنتا ہو اس شخص سے بہتر ہے جو اللہ کی راہ میں تلوار چلاتا ہے۔ ماں کی طرف دیکھنا ہر چیز سے بہتر ہے۔ ایک مرد اور عورت ایک بچے کے بارے میں جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ مرد نے کہا اے اللہ کے رسول بچہ میرا ہے میری صلب سے نکلا ہے عورت نے کہا اللہ کے رسول اس کا اٹھانا ہلکا ہونے کے لئے اور وضع کرنا شہوت کے لئے تھا۔ اور میں نے اسے تکلیف سے اٹھایا اور تکلیف سے جنا اور پورے دو سال دودھ پلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ ماں کے حق میں کیا۔ [1]

نصیحت:۔ اے واجب حقوق کے ضائع کرنے والے اور ماں باپ کے نافرمان، واجب چیز سے غفلت اور لاپروائی کرنے والے والدین کے ساتھ حسن سلوک تیرے اوپر فرض ہے، اور تو عیب کی باتوں میں لگا ہوا ہے۔ بزعم خویش جنت کا طالب ہے حالانکہ وہ تیری ماں کے قدموں کے نیچے ہے، جس نے اپنے پیٹ میں تجھے نو مہینے اٹھایا جو نو سال کے برابر ہے۔ اور ولادت کے وقت وہ مصیبت جھیلی جو بڑی جانکاہ ہے، اس نے اپنی چھاتی سے دودھ پلایا، تیرے لئے اس نے اپنی نیند اڑائی، اپنے ہاتھ سے تیری تکلیف ہٹائی خود بھوکے رہ کر تجھے کھانا کھلایا، اس کی گود تیرا گہوارہ تھی، اس نے تیرے اوپر احسان

---

[1] احمد اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب عن جدہ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

کرم کئے ، اگر تجھے کوئی شکایت یا تکلیف پہونچے تو بے انتہا افسوس اور غم و گریہ کا مظاہرہ کرے اور طبیب کا انتظام کرے اور اگر اسے تیری زندگی اور اس کی موت کا اختیار دیا جائے تو وہ بلند آہنگی سے تیری زندگی طلب کرے گی۔ کتنی بار تو نے اس کے ساتھ بدسلوکی کی تو اس نے چھپے اور کھلے تیرے لئے توفیق کی دعا کی ، جب بڑھاپے میں تیری محتاج ہوگئی تو تم نے اسے ایک سے کم تر چیز سمجھی۔ تم نے پیٹ بھر کھایا پیا اور وہ بھوکی پیاسی رہی ، اپنے اہل وعیال کو اس پر ترجیح دی اس کی عمر تم نے لمبی سمجھ لی حالانکہ مختصر ہے ، تم نے اسے چھوڑ دیا حالانکہ تمھارے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں۔ تمھارا یہ برتاؤ ہے جب کہ اللہ نے تمھیں اف کہنے سے بھی منع کیا ہے اور اس کے حق میں تمھیں لطیف عتاب کیا ہے عنقریب تمھارے بیٹوں کی نافرمانی سے تمھیں اس کی سزا ملے گی ، اور آخرت میں خدا سے دوری ملے گی وہ تجھے زجر و توبیخ کے انداز میں پکارے گا۔ ذَالِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ یہ تمھارے ہاتھوں کی کمائی ہے یقیناً اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ابیات

لامک حق لو علمت کثیر کثیرك یا ھذا لدیہ یسیر

تیری ماں کے بہت سے حقوق ہیں اور تمھارا بڑا احسان معمولی ہے

فکم لیلۃ باتت بثقلك تشتکی لھا من جواھا انۃ وزفیر

کتنی راتیں تیرے بوجھ سے تکلیف میں گذاریں جس کی شدت سے وہ کراہتی تھی

وفی الوضع لوتدری علیھا مشقۃ فمن غصص منھا الفواد یطیر

اور جننے میں کاش اس کی مشقت تم جان سکو کہ اس کی شدت سے دل اڑنے لگتے ہیں۔

وکم غسلت عنک الاذی بیمینها — وما حجرها الا لدیک سریر

تیری کتنی گندگیاں اپنے دائیں ہاتھ سے دھوئیں اور اس کی گود تیرے لئے چارپائی ہے

وتفدیک مما تشتکیہ بنفسہا — ومن ثدیہا شرب لدیک نمیر

تیری تکلیف پر اپنی جان فدا کرتی ہے اور اس کی چھاتی میں تیرے لئے خوشگوار دودھ ہے

وکم مرۃ جاعت واعطتک قوتہا — حنانا واشفاقا وانت صغیر

کتنی بار بھوکی رہ کر تجھے اپنا کھانا کھلایا تجھ پر اسکی انتہائی شفقت و محبت تھی جب کہ تو چھوٹا سا تھا

فاھا لذی عقل ویتبع الھوی — وآھا لاعمی القلب وھو بصیر

افسوس ہے اس عقلمند پر جو خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس دل کے اندھے پر جو آنکھوں سے دیکھتا ہے

فدونک فارغب فی عمیم دعائھا — فانت لما تدعو الیہ فقیر

غفلت چھوڑ کر اس کی دعاؤں کی رغبت کر کیونکہ جس کی دعا وہ کرتی ہے تو اس کا محتاج ہے

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور کے زمانہ میں ایک جوان علقمہ نام کا بیمار ہوا جو عبادت الٰہی، نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ بڑی کوشش سے ادا کرتے تھے، ان کی بیوی صاحبہ نے حضور کو خبر دی کہ میرے شوہر علقمہ عالم نزاع میں ہیں۔ حضورؐ نے حضرت بلال، صہیب و عمار کو بھیجا اور کہا کہ اسے کلمۂ شہادت کی تلقین کرو وہ لوگ ایسا ہی کرنے لگے لیکن ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری نہ ہوتا تھا چنانچہ صحابہ نے حضور کو اس کی اطلاع بھیجی آپنے فرمایا کیا اس کے والدین میں سے کوئی زندہ ہے کہا گیا کہ ہاں ماں ہے۔ آپنے اس کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ تم آں حضور کے پاس تک چل سکتی ہو یا آنحضرت یہاں خود تشریف لائیں۔ بڑھیا نے کہا میری جان فدا ہو میں خود حاضر ہوں گی وہ لاٹھی پر ٹیک لگاتی حضور کے پاس آئی سلام کیا حضور نے جواب دے کر پوچھا تمھارے لڑکے علقمہ کا کیا حال تھا بڑھیا ماں نے کہا اللہ کے رسول بڑا نمازی، روزہ دار اور صدقہ و خیرات کرنے والا آپنے فرمایا تمھارا کیا حال

بڑھیا نے کہا میں اس سے ناراض ہوں آپ نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا تھا اور میری نافرمانی کرتا تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑھیا ماں کی ناراضگی نے علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہونے کو روک دیا آپ نے فرمایا اے بلال جاؤ اور لکڑیاں اکٹھی کرو۔ بڑھیا نے کہا اللہ کے رسول لکڑیاں کیا ہوں گی فرمایا میں علقمہ کو اپنے سامنے آگ میں جلادوں گا بڑھیا نے کہا میرا دل برداشت نہ کرے گا کہ میرے بیٹے کو میرے سامنے جلا ڈالئے حضور نے فرمایا اے علقمہ کی ماں اللہ کا عذاب اس سے کہیں زیادہ سخت اور دیرپا ہوگا۔ اگر تجھے پسند ہو کہ علقمہ کی بخشش ہو جائے تو اس سے راضی ہو جاؤ ورنہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے علقمہ کو اس کا روزہ، نماز اور صدقہ وخیرات کچھ بھی فائدہ نہ دے گا بڑھیا نے کہا اے اللہ کے رسول میں اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مسلمان جو حاضر ہیں ان کو گواہ بناتی ہوں کہ میں علقمہ سے راضی ہو گئی حضور نے فرمایا اے بلال جاؤ اور دیکھو کیا علقمہ کی زبان میں لا إله إلا الله کہنے کی طاقت پیدا ہوئی؟ شاید علقمہ کی ماں نے یہ بات بڑی صاف دلی سے کہی ہے۔ بلال گئے اور گھر کے اندر سے علقمہ کے لا إله إلا الله کہنے کی آواز آرہی تھی۔ حضرت بلال رض نے فرمایا لوگو! علقمہ کی ماں کی ناراضگی نے اسکی زبان بند کردی تھی اور اس کی رضامندی سے اسکی زبان کھل گئی۔ پھر علقمہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے انہیں غسل وکفن دیا گیا پھر آپ نے ان کی جنازے کی نماز پڑھی اور دفن فرمایا آپ ان کی قبر کے کنارے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

> اے مہاجرین اور انصار کی جماعت جو شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فوقیت دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ اس کا کوئی کام قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ توبہ کرے اس کے ساتھ

حسن سلوک کرے اس کی رضامندی حاصل کرے اللہ کی رضامندی ماں کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضی ماں کی ناراضی میں ہے [1]

اللہ ہمیں اپنی مرضی کی توفیق دے اور اپنے غضب سے پناہ میں رکھے۔ بے شبہ وہ بڑا سخی، کریم، مہربان اور رحم والا ہے۔

نواں گناہ کبیرہ

قطع رحمی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ — اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم

---

[1] ترغیب ترہیب میں ہے عبداللہ بن اوفیٰ سے اسی قصے کے مثل مروی ہے اور طبرانی اور احمد نے مختصراً روایت کیا ہے ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور جوان کا نام نہیں لیا ہے پھر کہا کہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ فائد یعنی ابن عبدالرحمٰن العطار متروک ہے عقیلی نے کہا اس کا متابع نہیں ہے اور داؤد یعنی ابن ابراہیم قاضی قزوین کذاب ہے سیوطی نے اختلاف کیا کہ داؤد منفرد نہیں ہے خرائطی نے مساوی الاخلاق میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور طبرانی نے اور سب کے سب فائد بن عبدالرحمٰن العطار عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے مثل روایت کرتے ہیں:

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ النساء ۱ ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور قرابت کے تعلقات بگاڑنے سے پرہیز کرو

نیز فرمایا:۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ

(محمد ۲۲)

پس اگر تم لوگ حکومت پر متمکن ہو جاؤ تو یقیناً ملک میں فساد کرو اور رشتوں کے تعلقات قطع کر ڈالو یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی لعنت ہے اور ان کو خدا نے بہرہ اور ان کی آنکھیں بے نور کر دی ہیں

اللہ نے فرمایا۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ○ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ○ الرعد ۲۱

ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انھیں برقرار رکھتے ہیں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے

نیز فرمایا:

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ البقرہ ۲۷

قرآن کے ذریعہ بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہتوں کو راہ راست دکھا دیتا اور گمراہی میں وہ انھیں کو مبتلا کرتا ہے جو فاسق ہیں اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اللہ نے جسے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں حقیقت میں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا ۔

پس جو شخص اپنے کمزور قرابت مندوں کو چھوڑ دے، ان سے تکبر کرے، اپنے احسان اور نیک سلوک سے صلہ رحمی نہ کرے وہ مالدار ہو اور دیگر قرابت مند غریب ہوں وہ اس وعید میں داخل ہے وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم ہوگا تا آنکہ اللہ سے توبہ کرے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا

جس کے کمزور حال اقربا ہوں وہ ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے اپنا صدقہ دوسروں پر خرچ کرے اللہ اس کا صدقہ قبول نہ کرے گا اور قیامت میں اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ اور اگر محتاج ہو تو اقربا سے تعلقات رکھے اور ان کے حالات معلوم کرے کیونکہ حضور کا فرمان ہے [۵۱]

صلہ رحمی کرو خواہ سلام ہی کے ذریعہ ہو۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

[۵۲] جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے

دوسری حدیث میں آپ سے مروی ہے۔

جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو احسان کا بدلہ چکا دے بلکہ وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے خونی رشتے کو جوڑ دے۔

آپ نے فرمایا :

---

۵۱ طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اس کی سند میں عبداللہ بن عامر اسلمی ہیں ابو حاتم نے کہا متروک نہیں ہیں (منذری)

۵۲ بخاری - لفظ اسی کا ہے اور ابو داؤد ترمذی نے روایت کیا (منذری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے لہذا جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے کاٹے گا میں بھی اسے کاٹ دوں گا [۵۱]

علی بن حسین سے مروی ہے انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹے قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ مت رہو کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں اسے تین جگہوں میں ملعون دیکھا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے حدیث بیان کر رہے تھے کہا قطع رحمی کرنے والا اس مجلس سے اٹھ جائے کوئی بھی نہ اٹھا البتہ ایک جوان حلقے کے اخیر سے اٹھا اپنی پھوپھی کے پاس گیا جس سے اس نے چند سالوں سے قطع تعلق کر لیا تھا اور صلح کر لی پھوپھی نے دریافت کیا اے بھتیجے یہ کیا بات ہوگئی۔ کہا میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا اس مجلس سے اٹھ جائے۔ پھوپھی نے کہا ابوہریرہ رضہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو ایسا کیوں؟ وہ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس آیا اور پھوپھی کے واقعے کی خبر دی اور پوچھا کہ قطع رحمی کرنے والا آپکے پاس کیوں نہ بیٹھے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

ایسے لوگوں پر رحمت الہٰی نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والے لوگ ہوتے ہیں [۵۲]

---

[۵۱] ابوداؤد ترمذی نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ سے روایت کیا ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے منذری نے اس کی تصحیح کا تعاقب کیا ہے کیونکہ ابوسلمہ کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں ہے

[۵۲] ترغیب ترہیب میں اسے اصبہانی کی طرف منسوب کیا ہے جو عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے اور اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اور جامع صغیر میں الادب المفرد للبخاری کی طرف منسوب کیا ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی روایت سے اسے ضعیف بتایا ہے

بیان کیا گیا ہے کہ ایک مالدار آدمی حج کے لئے گیا مکہ میں پہونچنے پر اپنے مال میں سے ہزار دینار امانت داری اور تقویٰ میں معروف ایک شخص کو دیا کہ جب تک عرفات میں قیام رہے امانت رکھ لے۔ جب وہ عرفات سے لوٹا تو امانتدار مر چکا تھا، اس کے گھر والوں سے اس مال کے سلسلے میں دریافت کیا تو کچھ معلوم نہ ہوا وہ شخص علماء مکہ کے پاس آیا اور اپنی حالت اور اپنے مال کی خبر دی علماء نے کہا جب آدھی رات ہو جائے تو زمزم کے پاس آؤ اس میں دیکھو اور اس کا نام لے کر پکارو اگر وہ اہل جنت میں سے ہو گا تو پہلی مرتبہ وہ جواب دے گا وہ آدمی گیا اور چاہ زمزم میں آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا وہ پھر علماء مکہ کے پاس آیا اور اس کی خبر دی انھوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ڈر ہے کہ تمھارا امانت دار جہنمی ہے۔ سرزمین یمن کی طرف جاؤ وہاں برہوت نامی ایک کنواں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے دہانے پر ہے اس میں رات کو دیکھو اور پکارو اگر وہ جہنمی ہے تو تمھیں جواب دے گا۔ وہ یمن گیا، کنواں پوچھا، اور پھر رات کو وہاں آیا، اس میں دیکھا پھر آواز دی وہاں سے جواب آیا اس نے پوچھا میرے دینار کہاں ہیں کہا میرے گھر کے فلاں کونے میں ہے میں نے اپنے لڑکے کو اسے نہ سونپا۔ ان کے پاس جاؤ وہاں کھودو پا جاؤ گے۔ اس سے کہا کیا سبب ہے تم یہاں ہو ہمارا گمان تمھارے بارے میں نیک تھا کہا میری ایک بہن تھی جو غریب تھی میں نے اسے چھوڑ دیا اس سے محبت نہ رکھی اللہ نے مجھے اس کی سزا دی ہے[1]

---

[1] امام ابن قیم نے کتاب الروح میں فرمایا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مومنوں کی روحیں چاہ زمزم میں اکٹھا ہوتی ہیں کتاب و سنت سے اس پر کوئی دلیل قابل تسلیم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا قول ہے جو اعتبار کے قابل ہو یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ کنواں اتنا کشادہ نہیں ہے کہ تمام مومنوں کی روحوں کو جگہ دے سکے اور یہ سنت صحیحہ صریحہ ثابتہ کے مخالف ہے آپ نے فرمایا ان نسمۃ المومن طائر یعلق فی ثمر الجنۃ مومن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے پھلوں میں لٹکتی ہوتی ہے غرض یہ کہ یہ نہایت فاسد اور باطل قول ہے اور اس پر بھی امام نے مناقشہ کیا ہے کہ مومنوں کی روحیں جابیہ میں اور کافروں کی روحیں حضرموت کے بئر برہوت میں ہوتی ہیں آخر میں فرمایا کہ شاید ایسا کہنے والے نے یہ خیال اہل کتاب سے لیا ہے اس کی تفصیل کتاب مذکور کے مسئلہ مستقر الارواح میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اس کی تصدیق حدیث صحیح میں بھی ہے آپ فرماتے ہیں ۔
جنت میں قطع کرنے والا نہ جائے گا یعنی بہن ، خالہ ، پھوپھی ، بھانجی وغیرہ سے قطع تعلق کرنے والا :
اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے حکم کی اطاعت کریں ۔ وہ بڑا سخی اور کریم ہے ۔

دسواں گناہ کبیرہ

زنا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :-

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا ۔ الاسراء ۳۲

زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے ۔

اور فرمایا

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے مارنے سے اللہ نے منع کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کریگا وہ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا قیامت کے روز اسکو دگنا عذاب ہوگا

مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ — اور وہ اس میں ہمیشہ کے لئے ذلیل و خوار رہے گا مگر جن لوگوں نے توبہ کی ہو گی۔

الفرقان ۶۸

نیز فرمایا:

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ (النور ۲)

زانی مرد اور عورت کو سو سو درے مارو اور اللہ کا حکم جاری کرنے میں تم ان پر کسی طرح کا ترس نہ کھاؤ اگر تم کو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان ہے اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے ۞

علماء نے فرمایا ہے کہ دنیا کی یہ سزا غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کی ہے۔ لیکن اگر شادی شدہ ہوں یا عمر میں ایک ہی مرتبہ شادی کی ہو۔ تو انھیں پتھر سے مار کر ہلاک کر دیا جائے گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ایسے ہی ثابت ہے اگر دنیا میں ان سے قصاص نہ لیا گیا اور بغیر توبہ کئے وہ مر گئے تو جہنم میں آگ کے کوڑوں سے عذاب دیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ زبور میں لکھا ہے کہ زانی لوگ جہنم میں اپنی شرمگاہوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور ان پر لوہے کے کوڑے برسائے جاتے ہیں جب مار پڑنے سے وہ واویلا کرتے ہیں تو زبانیہ ان کو ندا کرتی ہے اب یہ آواز کیسی ہے! دنیا میں تم ہنستے اتراتے تھے اور خدا سے خوف نہ کھاتے تھے اور نہ شرم کھاتے تھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:
زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں رہ جاتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت مومن نہیں رہ جاتا شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہ

جاتا۔ لوگوں کے دیکھتے ہوئے کسی شریف آدمی کے یہاں ڈاکہ ڈالنے والا مومن نہیں رہ جاتا[1]

آپ نے ارشاد فرمایا :

جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے بالکل خارج ہو جاتا ہے اور اس کے سر پر سائبان کی طرح ہوتا ہے پھر جب جدا ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ جاتا ہے[2]

آپؐ نے فرمایا :

جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو ایسے خارج کر دیتا ہے جس طرح آدمی قمیص سر کی طرف سے نکال لیتا ہے[3]

حدیث میں آیا ہے آپؐ نے فرمایا :

تین طرح کے لوگوں سے قیامت میں اللہ کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور ان کے لئے شدید عذاب ہوگا۔ بوڑھا زناکار، جھوٹا بادشاہ اور مغرور ملازم[4]

حضرت ابن مسعودرضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون ہے :

---

[1] بخاری، مسلم اور نسائی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

[2] ابو داؤد ترمذی بیہقی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے (منذری) مصنف نے صغری میں کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

[3] حاکم نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔ منذری

[4] مسلم اور نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ جب کہ اس نے تمھیں پیدا کیا میں نے کہا یہ تو بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد ؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو رزق کے ڈر سے قتل کر دو میں نے کہا اس کے بعد ؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ (الیٰ آخرہٖ) نازل فرمایا سلہ

وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے مارنے سے خدا نے منع کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا۔ قیامت کے روز اس کو دگنا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار رہے گا مگر جس نے توبہ کی ۔ (الفرقان ۶۸)

دیکھئے زنا کو شرک کے ساتھ اور ناحق قتل کے ساتھ ذکر فرمایا یہ حدیث صحیحین میں آئی ہے۔

صحیح بخاری میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "خواب والی حدیث میں" جس کے راوی سمرہ بن جندب صحابی رسول ہیں آیا ہے کہ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل اور میکائیل آئے ۔ فرمایا کہ پھر ہم چلے اور تنور جیسی چیز کے پاس آئے جس کا اوپری حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا جس میں سے کچھ آوازیں آرہی تھیں فرمایا پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مردوں اور عورتوں کو دیکھا جب نیچے کی طرف سے شعلہ ان کے اوپر بھڑکتا تو اس کی شدت تپش سے وہ چیخنے لگتے میں نے

سلہ مضمون کے شروع میں یہ آیت گذر چکی ہے ؛

کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔
ان کو تا قیامت یہی عذاب ہوتا رہے گا ہم اللہ سے عفو و عافیت طلب کرتے ہیں
جہنم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ کے سلسلے
میں حضرت عطاء رح[1] کی تفسیر وارد ہے کہ ان دروازوں میں تکلیف، شدت گرمی
بدبو کے اعتبار سے سب سے سخت دروازہ ان زانیوں کے لئے ہے جنھوں نے علم کے
باوجود زنا کا ارتکاب کیا۔
مکحول دمشقی سے[2] مروی ہے فرماتے ہیں کہ جہنمی لوگ ایک انتہائی بدبو کا جھونکا
محسوس کریں گے تو کہیں گے کہ اس سے زیادہ بدبو ہم نے کبھی نہ محسوس کی، ان سے
کہا جائے گا کہ یہ بدبو زنا کی شرمگاہوں کی ہے۔
تفسیر کے ایک امام ابن[3] زید رح فرماتے ہیں۔ جہنمیوں کو زانیوں کی شرمگاہوں
کی بدبو کی سزا دی جائے گی۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو جو دس آیات دیں ان میں یہ ذکر
ہے: اور مت چوری کر اور مت زنا کر میرا دیدار تجھے نہ ہو گا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام
جیسے نبی کو اللہ تعالیٰ اس طرح خطاب کر سکتا ہے تو دوسرے کا کیا حال ہو گا۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابلیس اپنا لشکر روئے زمین پر بکھیر
دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کوئی مسلمان کو بہکائے گا اسے میں تاج پہناؤں گا۔ ان میں

ف[1] یا تو عطاء سے مراد ابن ابی رباح یمانی نزیل مکہ تابعی ائمہ اور فقہاء میں سے ایک امام
متوفی سنہ ۱۱۴ھ ہیں یا ابن یسار مدنی فقیہ متوفی ۹۷ یا ۱۰۳

ف[2] شام کے فقیہ تابعی ہیں اوزاعی سے روایت کی ہے متوفی سنہ ۱۱۳ھ

ف[3] عبدالرحمن بن زید بن اسلم ان کے دادا اسلم اسلم کے غلام ہیں عبدالرحمن حدیث میں
حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہیں۔ سنہ ۱۸۲ھ میں وفات ہوئی۔

سب سے زیادہ فتنہ گر ابلیس کا قریب ترین مصاحب ہوتا ہے۔ ایک آتا ہے کہتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کو بہکایا اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ابلیس کہتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا وہ دوسری عورت سے شادی کرلے گا دوسرا آتا ہے کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو بہکایا یہاں تک کہ اس کے بھائی کے درمیان دشمنی پیدا ہوگئی ابلیس کہتا ہے کچھ نہیں کیا وہ پھر صلح کرلیں گے تیسرا آتا ہے کہتا ہے میں نے فلاں کو بہکایا یہاں تک کہ وہ زنا کر بیٹھا ابلیس کہتا ہے ہاں یہ کام تم نے اچھا کیا، اس کے قریب آتا ہے اور اس کے سر پہ تاج رکھتا ہے۔ اللہ ہمیں شیطان اور اس کے چیلوں سے پناہ میں رکھے۔

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایمان ایک پیرہن ہے اللہ جسے چاہتا ہے پہناتا ہے جب آدمی زنا کرتا ہے تو اللہ ایمان کا یہ پیراہن اتار لیتا ہے اور اگر توبہ کرے تو لوٹا دیتا ہے[1]

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے مسلمانو! زنا سے پرہیز کرو کیونکہ اس میں چھ باتیں ہیں۔ تین کا تعلق دنیا سے ہے اور تین کا آخرت سے۔ دنیا کی تین باتیں یہ ہیں۔ چہرے کی رونق کا اتر جانا، عمر کوتاہ ہونا، ہمیشگی کی محتاجی۔ اور آخرت کی باتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، برا حساب اور آگ کا عذاب[2]

---

[1] بیہقی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے منذری، اور اسی کے مثل ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ترغیب ترہیب

[2] ابن جوزی نے موضوعات میں ابونعیم کی حلیہ سے بروایت مسلمہ بن علی عن ابی عبدالرحمٰن الکوفی عن الاعمش عن شقیق عن حذیفہ نقل کیا ہے اور مسلمہ متروک ہیں اور ابوعبدالرحمٰن کوفی مجہول ہے اسی طرح بیہقی نے شعب میں روایت کیا ہے اور دوسرے طرق انس اور علی سے ہیں جو ساقط ہیں۔ اللآلی المصنوعۃ۔

آپ سے مروی ہے فرمایا:

جو شخص شراب کی لت لے کر مر جائے تو اللہ اسے نہر غوطہ سے سیراب کرے گا وہ ایسی نہر ہے جو جہنم میں زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلتی ہے۔ ۵۱

یعنی زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے خون اور پیپ کی نہر بہتی ہوگی اور اسے وہ لوگ پئیں گے جو شراب پیتے پیتے بغیر توبہ کے مر گئے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے نزدیک شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنا نطفہ ایسی شرمگاہ میں وضع کرے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے ۵۲

نیز آپؐ نے فرمایا:

جہنم میں ایک سانپوں کی وادی ہے جس کا ہر سانپ اونٹ کی گردن جیسا موٹا ہے وہ تارک نماز کو ڈسیں گے جس سے اس کا زہر ستر سال تک اس کے جسم میں جوش مارے گا پھر اس کا گوشت گلنے لگے گا۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام جب الحزن ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں اور ہر بچھو خچر کے برابر ہے ہر ایک کے ستر کانٹے ہیں ہر کانٹے میں زہر کی تھیلی ہے پھر وہ زانی کو ڈسیں گے جس سے زہر جسم میں ابلنے لگے گا اس کی تکلیف ہزار سال تک محسوس کرے گا پھر اس کا

---

۵۱ احمد ابو یعلی صحیح ابن حبان اور حاکم نے روایت کی ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ ترغیب

۵۲ احمد اور طبرانی نے بطریق ابن لہیعہ عن دراج عن عبد اللہ ابن الحارث ابن جزء الزبیدی اسی کے مثل حدیث ذکر کی ہے ملاحظہ ہو ترغیب

گوشت گلنے لگے گا اور شرم گاہ کے راستے پیپ اور خون کی صورت میں بہنے لگے گا۔

یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو دونوں پر اس امت کا نصف عذاب قبر میں قیامت تک ہوتا رہے گا پھر جب قیامت قائم ہوگی تو اس کے شوہر کا فیصلہ اس کی نیکیوں کے حساب سے ہوگا ایسی صورت میں جب کہ وہ اس بات سے لاعلم ہو لیکن اگر جانتے ہوئے خاموش رہا ہو تو اللہ اس پر جنت حرام کردے گا ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھا ہے انت حرام علی الدیوث تو دیوث پر حرام ہے۔ دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جو یہ جانتا ہو کہ اس کی بیوی بدچلن ہے لیکن خاموش اور بے غیرت بنا رہتا ہے۔

یہ بھی وارد ہے کہ کسی آدمی نے غیر حلال عورت کو شہوت سے اپنا ہاتھ لگایا وہ قیامت میں دست بستہ بگردن آئے گا اگر بوسہ لیا ہے جہنم میں اس کے ہونٹ کاٹے جائیں گے اور اگر زنا کیا ہے تو اس کی ران گویا ہوگی اور قیامت میں اس کے خلاف گواہی دے گی کہ میں نے حرام کا ارتکاب کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے غصے کی نظر سے دیکھے گا جس سے اس کے چہرے کا گوشت گر جائے گا پھر وہ انکار کرے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو اس کی زبان کہے گی کہ میں نے ناجائز بات کی ، اس کے ہاتھ کہیں گے ہم نے حرام چیز کو چھوا ، اس کی آنکھیں کہیں گی ہم نے حرام چیز دیکھی اس کے پیر کہیں گے ہم حرام چیز کے لئے چلے اس کی شرمگاہ کہے گی کہ میں نے ایسا کیا۔

محافظ فرشتہ کہے گا کہ میں نے بھی سنا ، دوسرا فرشتہ کہے گا کہ میں نے لکھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں جانتا تھا لیکن اسے سربستہ رکھا۔ پھر فرمائے گا اے فرشتو ! اسے پکڑو اور میرا عذاب چکھاؤ میرا غضب اس کے لئے سخت ہے جس کی حیا مجھ سے

کم ہو جائے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں موجود ہے :

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ النور ۲۴

جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر جو کچھ وہ کرتے تھے اس پر گواہی دیں گے ۔

سب سے بڑا زنا ماں کے ساتھ ہے پھر بہن ، اور باپ کی بیوی اور حرام عورتوں کے ساتھ حاکم نے صحیح روایت نقل کی ہے ۔

جو کسی محرم عورت پر واقع ہو اسے قتل کر دو ۔[۱]

براء سے مروی ہے کہ ان کے ماموں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس بھیجا جس نے اپنے والد کی منکوحہ سے زنا کیا تھا کہ اسے قتل کر دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیں ۔

ہم اللہ احسان گستر سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے وہ بڑا سخی اور کریم ہے ۔

○

گیارہواں گناہ کبیرہ

لواطت

اللہ تعالیٰ نے قوم لوط علیہ السلام کا قصہ قرآن پاک میں کئی جگہوں میں

---

[۱] مصنف نے صغریٰ میں کہا اس کی تصحیح کی ذمہ داری حاکم پر ہے ؛

بیان فرمایا ہے۔ مثلاً

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ○ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ط وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ○ ہود ۸۲

پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آ پہونچا تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں سے ہر پتھر تیرے رب کے ہاں نشان زدہ تھا اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے۔

یعنی مٹی کی پکی ہوئی پتھریاں برسائیں جن پر نشان لگا ہوا تھا کہ یہ اس دنیا کا پتھر نہیں ایسا اللہ ہی کے حکم سے ہوا اور جو لوگ اس کرتوت میں مبتلا ہوں گے اللہ ان کو ایسا ہی عذاب دے سکتا ہے۔

اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

سب سے زیادہ میں تم میں عمل قوم لوط سے ڈرتا ہوں اور تین بار آپ نے یہ فرمایا کہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے [1]

آپ نے فرمایا :

جنھیں تم قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو [2]

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بستی کی کسی اونچی عمارت پر سے اسے گرا دیا جائے

---

[1] ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن غریب ہے حاکم نے کہا صحیح ہے منذری

[2] ابو داؤد ترمذی نے عمرو بن ابی عمرو عن عکرمہ عن ابن عباس سے روایت کیا ہے اور عمرو کو شیخین اور دیگر محدثین نے قابل حجت تسلیم کیا ہے۔ ابن معین نے کہا ثقہ ہیں لیکن عکرمہ عن ابن عباس والی ان کی اس روایت کو منکر کہا گیا ہے۔ ترہیب منذری :

پھر اس پر پتھر برسائے جائیں جیسا کہ قوم لوط کے ساتھ اللہ نے کیا:
مسلمانوں کا اجماع ہے کہ لواطت اور اغلام بازی حرام اور گناہ کبیرہ میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَتَاتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَاخَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ ○ الشعراء ۱۶۰۰

کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے ہیں انکو چھوڑتے ہو بلکہ تم مقررہ حدود سے آگے بڑھنے والے ہو۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں بتایا۔

وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِيْنَ ○ الانبیاء ۷۴

ہم نے اسے اس بستی سے نجات دی جو بڑے گندے کام کرتی تھی یقیناً وہ لوگ بہت برے اور بدکردار تھے۔

ان کی بستی کا نام سدوم تھا اور اس کے باشندے ان برائیوں میں گرفتار تھے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا کہ وہ لڑکوں سے شہوت رانی کرتے تھے اور اپنی مجلسوں میں گوز مارتے تھے نیز اس کے علاوہ اور دیگر منکرات کا ارتکاب کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ دس عادتیں قوم لوط کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) بال ترشوانا (۲) تہ بند کھولنا (۳) مٹی کی گولیاں اور کنکریاں پھینکنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) انگلیوں سے سیٹی بجانا (۶) ٹخنے چٹخانا۔ (۷) تہ بند گھسیٹ کر چلنا (۸) تہ بند باندھنے کی جگہ کو کھولنا (۹) شراب کا عادی ہونا (۱۰) لڑکوں سے بدفعلی کرنا۔ اور یہ امت اس سے بھی ایک کام زیادہ کرے گی۔ یعنی عورتوں کا آپس میں چپٹی لڑانا ۞

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا :

عورتوں کا آپس میں چپٹی لڑانا زنا ہے [۱]

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

چار طرح کے لوگ اللہ کے غضب میں صبح وشام مبتلا رہتے ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون لوگ ہیں اے اللہ کے رسول فرمایا وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں وہ شخص جو کسی جانور سے جنسی فعل کرے اور وہ شخص جو قوم لوط کا عمل کرے [۲]

یہ بھی روایت ہے۔

جب کوئی مرد کسی مرد سے شہوت رانی کرتا ہے تو اللہ کے غضب سے عرش کانپنے لگتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ آسمان زمین کے اوپر گر پڑے گا لہذا فرشتے اسے کناروں سے تھام لیتے ہیں اور قل ھو اللہ احد اخیر تک پڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ اللہ کا غضب ٹھنڈا پڑ جائے [۳]

آپ سے مروی ہے فرمایا۔

---

[۱] طبرانی نے کبیر میں واثلہ سے روایت کیا ہے (جامع صغیر) اسکی اسناد لین ہے (صغرار)

[۲] طبرانی اور بیہقی نے محمد بن سلام خزاعی کے واسطے سے نقل کیا ہے اور عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند غیر معلوم ہے بخاری نے کہا اس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ منذری

[۳] سیوطی نے اسی کے مثل ایک روایت ذکر کی ہے جسے ابن ابی شیبہ کے نسخے کی پشت پر لکھا ہوا دیکھا تھا جو مغربی خط میں تھا اس کا کاتب نامعلوم ہے اسے انس کی طرف منسوب کیا اور کہا اسے اس پر کسی دوسرے نے لکھا ہے یہ ایک لغو لین اور موضوع اسناد ہے (ذیل للآلی)

سات طرح کے لوگ ہیں جنھیں اللہ لعنت فرماتا ہے اور قیامت میں انکی
طرف نہ دیکھے گا اور فرمائے گا ان دوسرے لوگوں کے ساتھ جہنم میں داخل
ہوجاؤ۔ لواطت کے فاعل و مفعول، جانور سے جنسی عمل کرنے والا،
ماں سے اور لڑکی سے زنا کرنے والا اور ہاتھ سے استمنا کرنے والا مگر
یہ کہ توبہ کرلیں۔

روایت ہے کہ ایک قوم قیامت میں اکٹھا کی جائے گی، ان کے ہاتھ
زنا کی وجہ سے بوجھل ہوں گے وہ دنیا میں اپنے عضو تناسل سے عیش کرتے تھے
یہ بھی روایت ہے کہ اعمال قوم لوط میں سے نرد بازی، کبوتر بازی، مرغ بازی،
مینڈھوں اور کتوں کو لڑانا غسل خانے میں بلاتہبند داخل ہونا، ناپ تول میں
کمی کرنا وغیرہ بھی داخل ہے ایسا کرنے والوں کے لئے تباہی ہے۔

ایک اثر میں یہ بھی آیا ہے جو قلاباز کبوتر سے کھیلے گا وہ موت سے پہلے محتاجی
کی تکلیف ضرور اٹھائے گا۔ حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا لوطی آدمی بغیر توبہ کے
مرجائے تو وہ اپنی قبر میں خنزیر بن جاتا ہے [ف۱]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے شہوت رانی کرے
یا عورت کے پیچھے کے مقام سے فعل جنس کرے [ف۲]

ابو سعید صعلوکی رحہ نے فرمایا۔ اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جنھیں

ف۱ ابن جوزی نے اسے موضوعات میں مرفوعاً ذکر کیا ہے کہا یہ روایت صحیح نہیں مروان
بن محمد صحیح منکر روایتیں بیان کرتا ہے اور اسماعیل بن ام درہم قابل حجت نہیں۔

ف۲ ترمذی نسائی ابن حبان نے روایت کیا۔

لوطی کہا جائے گا۔ اور وہ تین طرح کے ہوں گے، کچھ دیکھتے ہوں گے، کچھ مصافحہ کرتے ہوں گے، کچھ اس بدترین فعل کا ارتکاب کرتے ہوں گے۔

عورت اور نوعمر لڑکے کی طرف شہوت سے دیکھنا زنا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے۔

آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پیر کا زنا چلنا ہے اور کان کا زنا سننا ہے نفس اس کی خواہش و تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے [۱]

اسی لئے صالح لوگ نوخیز لڑکوں سے اعراض کرتے ہیں، ان کی طرف دیکھنے، ان سے ملنے جلنے، ان کی ہمنشینی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ حسن بن ذکوان [۲] نے فرمایا رئیسوں کے بچوں کی ہم نشینی مت کرو کیونکہ ان کی شکل وصورت نوخیز لڑکیوں کی سی ہوتی ہے اس لئے فساد کے اندیشے عورتوں کی بنسبت ان سے زیادہ ہیں۔

بعض تابعین نے فرمایا میں ایک صالح نوجوان کے لئے درندے میں وہ خوف نہیں سمجھتا جو نوعمر لڑکے میں ہے جس کے ساتھ وہ بیٹھے یہ بھی قول ہے کہ کوئی آدمی کسی نوخیز لڑکے کے ساتھ رات نہ گذارے۔ بعض علماء نے امرد کو عورت پر قیاس کرتے ہوئے گھر یا دوکان یا حمام میں خلوت حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

---

[۱] بخاری، مسلم، ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا

[۲] یہ بصری ہیں ابوسلمہ حسن اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں

❊ ❊ ❊

جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان وہاں ضرور ہوتا ہے[1]

اور نوخیز لڑکوں سے جو خوبصورتی میں عورتوں سے بڑھ کر ہوں فتنے کا بڑا اندیشہ ہے۔ شر اور تہمت کی جو آسانی اس میں ہے وہ عورت میں نہیں لہذا ان نوخیز لڑکوں کی مجالست بدرجۂ اولیٰ لائق تحریم ہے۔ سلف کے اقوال ان سے بچانے اور انھیں دیکھنے سے محفوظ رکھنے کے سلسلے میں بے شمار ہیں۔

حضرت سفیان[2] ثوری حمام میں داخل ہوئے پھر ایک خوش شکل لڑکا داخل ہوا۔ حضرت نے فرمایا اس کو نکال دو، اس کو نکال دو میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں اور ہر خوبصورت لڑکے کے ساتھ دس سے زیادہ شیطان دیکھتا ہوں۔

ایک آدمی امام احمدؒ کے پاس آیا اس کے ساتھ ایک خوشرو لڑکا تھا۔ امام صاحب نے فرمایا یہ آپ نے کیا کیا؟ کہا یہ میرا بھانجہ ہے۔ فرمایا میرے پاس اسے دوبارہ لے کر مت آنا، اور راستے میں لے کر اسے مت چلو تاکہ جو تمھیں یا اسے نہیں پہچانتا وہ سوء ظن میں مبتلا نہ ہو۔

فصل

اس آدمی کی سزا کے بیان میں جو خود کو کسی کے حوالے کردے

---

[1] ترمذی اور طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کیا ہے منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا اور کہا غریب ہے

[2] سفیان بن سعید الثوری ابو عبداللہ الکوفی خطیب نے کہا ان کی امامت اتقان، ضبط وحفظ ومعرفت زہد وورع پر اجماع ہے متوفی بصرہ سنہ ۱۶۱ھ (خلاصہ)

خالد بن ولید رضؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے کسی جگہ ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ بدفعلی کی جاتی تھی اس کی خبر انھوں نے حضرت ابوبکر کو دی انھوں نے صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا کہ یہ ایسا گناہ ہے جس کو قوم لوط کے علاوہ کسی نے نہیں کیا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام سے باخبر کر دیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے یہ سن کر حضرت خالد کو لکھا کہ اسے آگ میں جلا دیں۔

حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ جو شخص بدفعلی کے لئے خود کو دوسرے کے حوالے کر دے اس کے اندر اللہ تعالیٰ عورتوں جیسی شہوت پیدا کر دیتا ہے اور قبر میں قیامت تک کے لئے اسے مردود شیطان بنا دیتا ہے۔

امت کا اجماع ہے کہ جو کوئی اپنے غلام کے ساتھ شہوت رانی کرے وہ لوطی اور سخت گنہ گار ہے۔ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک سفر میں جلتی ہوئی آگ ملی جو ایک مرد کو جلا رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لے کر اسے بجھانا چاہا تو آگ ایک لڑکا بن گئی اور آدمی آگ بن گیا۔ حضرت عیسیٰ کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ دعا کی اے اللہ ان دونوں کو دنیا کی اصلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ان سے کچھ پوچھوں۔ اللہ نے انھیں ایک مرد اور ایک لڑکے کی شکل میں زندہ کر دیا۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا تمھارا کیا حال ہے؟ آدمی نے کہا اے روح اللہ میں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں گرفتار تھا کہ مجھے شہوت غالب ہوئی اور فحش کام کر بیٹھا پھر جب میں مرگیا اور یہ لڑکا بھی مرگیا تو یہ آگ بن کر مجھے جلاتا ہے اور دوسری بار میں آگ بن کر اس کو جلاتا ہوں۔ قیامت تک ہمارا یہی عذاب ہے۔ ہم اللہ کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں اور اس راہ پر چلنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ جس سے وہ راضی ہو۔

فصل

عورت کے پاخانے کے مقام سے شہوت رانی کرنا بھی لواطت ہے اللہ اور اس کے رسول نے اسے بھی حرام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ البقرہ ۲۲
تمھاری عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں تھیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔

یعنی حصول لذت سامنے سے ہو یا پیچھے سے لیکن مقام ایک ہی ہو گا۔ اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہودی لوگ کہتے تھے کہ جو آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے آگے کے مقام سے لذت اندوزی کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا۔ صحابہ نے اللہ کے رسول سے دریافت کیا تو اللہ نے یہ آیت یہودیوں کی تکذیب میں نازل فرمائی۔

ایک روایت میں ہے:

پیچھے کے مقام اور حائضہ سے پرہیز کرو۔

وہ مقام جسے کھیتی کہا گیا ہے وہ عورت کی شرمگاہ ہے جو بچے کی تولید کی کھیتی ہے لیکن پاخانے کا مقام گندگی کی جگہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضہ نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

وہ شخص ملعون ہے جو حائضہ یا عورت کے پیچھے کے مقام سے شہوت رانی کرے [1]

---

[1] احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا (منذری)

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
جو شخص کسی حائضہ یا اس کے پیچھے کے مقام یا کسی کاہن کے پاس آئے
تو اس نے شریعت محمدؐ کا کفر کیا ۔[1]

لہذا حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرنے والا یا پاخانے کے مقام سے شہوت رانی کرنے والا یا کاہن اور نجومی کے پاس جو غیب کی باتوں پر کلام کرتا ہے اپنی مسروقہ چیز کے علم یا کسی اور کام سے آنے والا ملعون اور اس سخت وعید میں داخل ہے ۔

بہت سے جہلا اپنی بے علمی کی بنا پر اس طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں حضرت ابو درداء نے فرمایا عالم یا متعلم یا سننے والا یا محبت کرنے والا ہو جا اگر پانچویں چیز بن گئے تو ہلاک ہو جاؤ گے یعنی نہ عالم ہو نہ متعلم ہو نہ سننے والا ہو ۔ نہ عمل کرنے والے سے محبت کرنے والا ہو ۔ بندوں کو چاہیئے کہ اللہ سے تمام معاصی کی معافی چاہیں اور بقیہ عمر کے لئے عافیت کی دعا کریں ۔

اے اللہ ہم تجھ سے عفو و عافیت کے طالب ہیں دین ، دنیا ، آخرت سب میں یقیناً تو ارحم الراحمین ہے ۔

○

[1] احمد ، ترمذی ، نسائی اور ابو داؤد نے حکیم الاثرم عن ابی تمیمہ طریف بن خالد عن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ابن المدینی سے پوچھا گیا حکیم کون ہیں فرمایا اس سے ہم عاجز ہیں ۔ بخاری نے تاریخ کبیر میں فرمایا ابی تمیمہ کا سماع ابو ہریرہ سے ثابت نہیں (ترہیب منذری) مصنف نے صغریٰ میں فرمایا اس کی سند درست نہیں ::

بارہواں گناہ کبیرہ

سود

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَاكُلُوا الرِّبٰٓى اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(آل عمران ۔ ۱۳۰)

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو امید ہے کہ فلاح پاؤ گے ؛

ارشاد فرمایا :

اَلَّذِيْنَ يَاكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۔

(البقرہ ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جیسے شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہے اور اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے ۔

ان کی یہ کیفیت اس لئے ہو گی کہ انھوں نے اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال کر لیا قیامت کے روز لوگ سرعت کے ساتھ نکلیں گے لیکن سود خور کھڑے ہوں گے تو گر پڑیں گے جس طرح مرگی زدہ جب کھڑا ہو کر گر پڑے کیونکہ انھوں نے سود کھایا جسے اللہ نے ان کے پیٹوں میں اتنا بڑھایا کہ اس کے بوجھ سے اٹھنے کا ارادہ کریں گے تو گر پڑیں گے اور چلنے کا ارادہ کریں گے تو نہ بن پائے گا ۔

قتادہ[1] رح فرماتے ہیں کہ سود خور قیامت میں دیوانہ بن کر اٹھے گا۔
حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن
کے پیٹ ان کے سامنے نکلے ہوئے ہیں ہر آدمی کا پیٹ بڑے گھر کی مانند
ہے جو انھیں آگے کی طرف جھکائے ہوتے ہیں اور وہ آل فرعون کے
گذرگاہ پر پڑے ہوئے ہیں آل فرعون صبح وشام آگ پر پیش کیئے جاتے
ہیں۔ فرمایا کہ وہ تھکے ہوئے اونٹ کی طرح آگے بڑھتے ہیں نہ سنتے ہیں
اور نہ سمجھتے ہیں جب یہ بھاری پیٹ والے ان کو محسوس کرتے ہیں تو
کھڑے ہونے لگتے ہیں لیکن ان کا پیٹ انھیں لے کر جھک پڑتا ہے تو
وہ بھاگنے کی طاقت نہیں پاتے یہاں تک کہ آل فرعون ان پر آپڑتی ہے
پھر انھیں وہ آگے پیچھے سے دفع کرتے ہیں ان کا یہی عذاب برزخ کا
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون
لوگ ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے جب یہ کھڑے ہوں گے
تو اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہو[2]۔

---

[1] قتادہ بن دعامہ السدوسی البصری حدیث اور تفسیر کے جلیل القدر امام علماء
تابعین میں سے ہیں متوفی سنہ ۱۱۷ھ

[2] سورۂ اسراء کی تفسیر میں ابن کثیر نے اس کی نسبت بیہقی دلائل النبوۃ کی طرف کی
ہے نیز ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بھی اپنی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سب نے ابوہارون
العبدی عن ابی سعید کے طریق سے نقل کیا ہے کہا اور ابوہارون کا نام عمارۃ بن جوین
ہے جو ائمہ کے نزدیک ضعیف ہے ؛

ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا :

جب میں آسمان پر پہونچا تو سر کے اوپر ساتویں آسمان میں میں نے گرج اور کڑک کی آواز سنی وہاں ایسے آدمی دیکھے جن کے پیٹ گھروں کے مانند بڑے تھے اور ان میں سانپ بچھو بھرے تھے جو باہر سے نظر آتے تھے میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا یہ سود خور ہیں ۔ [۱]

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا گیا ہے ۔

جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو اللہ اس بستی کو برباد کرنے کا حکم صادر فرما دیتا ہے [۲]

حضرت عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے :

جب لوگ بندۂ درہم و دینار بن جاتے ہیں اور قیمت سے زیادہ بڑھا کر ادھار بیچتے ہیں اور گایوں کی دموں کے پیچھے گھومتے ہیں جہاد فی سبیل اللہ ترک کر دیتے ہیں تو اللہ ان پر بلا نازل فرماتا ہے جسے کوئی بھی نہیں لوٹا سکتا جب تک کہ وہ اپنا دین نہ واپس کر لیں [۳]

---

[۱] احمد نے طویل حدیث اور ابن ماجہ نے مختصراً ذکر کیا ہے اور اصبہانی نے بھی سب نے علی بن زید عن ابی الصلت عن ابی ہریرہ روایت کیا ہے ۔ منذری اور علی بن زید وہی ابن جدعان ہیں ان کی تضعیف میں بہت اقوال ہیں ۔

[۲] ابو یعلی نے جید سند سے نقل کیا ہے اور ابن عباس کی حدیث اس کی شاہد ہے حاکم نے اس کی سند کی تصحیح کی ہے (ترہیب منذری)

[۳] ابوداؤد وغیرہ نے اسحاق بن اسید نزیل مصر کے طریق سے روایت کی ہے جو مختلف فیہ ہے ۔ یہ ابن عمر کی روایت سے ہے (منذری)

آپ نے فرمایا :

جس قوم میں سود عام ہو جاتا ہے اس میں جنون کا مرض عام ہو جاتا ہے اور جس میں زنا عام ہو جاتا ہے اس میں موت عام ہو جاتی ہے اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اللہ ان سے بارش روک دیتا ہے [۵۱]

ایک لمبی حدیث [۵۲] میں آیا ہے کہ سود خور کو موت سے لے کر قیامت تک ایک خون کی طرح سرخ نہر میں تیرنے کا عذاب دیا جائے گا۔ اسے پتھر نگلوایا جائے گا نیز آگ کا پتھر بھی نگلے گا یہ وہ مال حرام ہوگا جو اس نے دنیا میں جمع کیا تھا اللہ کی لعنت سے اسے یہ عذاب برزخ میں قیامت تک ہوتا رہے گا آں حضرتؐ کی صحیح حدیث میں آیا ہے فرمایا :

چار طرح کے لوگ ہیں جنھیں حق ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں نہ داخل کرے اور نہ اس کی نعمتیں چکھائے عادی شراب نوش، سود خور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا، والدین کا نافرمان، مگر یہ کہ توبہ کرلیں۔

یہ بھی آیا ہے کہ سود خوری کے لئے حیلہ و فن اختیار کرنے کی بنا پر سود خور کتوں اور خنزیروں کی شکل میں اکٹھا کئے جائیں گے جس طرح اصحاب السبت کا چہرہ مسخ کر دیا گیا جب انھوں نے مچھلیاں پکڑنے کے لئے حیلہ کیا اللہ نے سنیچر کو شکار کھیلنا منع کیا تھا انھوں نے اس کے لئے گڈھے کھودے سنیچر کو مچھلیاں اس میں اکٹھا ہو جاتیں اور وہ اتوار کو پکڑ لیتے۔ ایسا کرنے پر اللہ نے ان کے چہرے مسخ کرکے سوروں اور بندروں کے بنا دئے۔ اسی طرح جو لوگ سود کھانے کے لئے حیلہ و فن کرتے ہیں اللہ

---

[۵۱] ابن ماجہ، بزار، بیہقی اور حاکم نے روایت کی ہے، اور حاکم نے کہا مسلم کی شرط پر ہے منذری

[۵۲] نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب والی روایت ہے جسے بخاری نے نقل کیا ہے۔

ان کی چالوں سے بے خبر نہیں ہے۔
ایوب[۱] سختیانی فرماتے ہیں وہ اللہ کو ایسا دھوکہ دیتے ہیں، جیسے کسی بچے کو بہکایا جاتا ہے حالانکہ اگر اس معاملے کو خود دیکھتے تو آسان تھا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا :۔

سود کے ستر دروازے ہیں جن میں سب سے آسان ماں سے زنا کرنے کی مثل ہے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلم بھائی کی عزت پر دست درازی کرے۔[۲]

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آبرو ریزی سود کے عظیم ترین دروازوں میں سے ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں سود کا ذکر بڑی اہمیت سے کیا فرمایا۔

سود سے حاصل کیا ہوا ایک درہم اسلام میں چھتیس[۳] زنا سے بھی سخت ہے

آپ نے فرمایا :۔

سود کے ستر گناہ ہیں اور سب سے چھوٹا ماں سے زنا کرنے کے مانند ہے[۴]

---

[۱] ایوب بن ابو تمیمہ سختیانی ابوبکر بصری اکابر تابعین میں سے ہیں ۱۲۱ھ میں انتقال ہوا۔

[۲] طبرانی نے اوسط میں عمر بن راشد سے روایت کیا اس کی توثیق کی یہ براء بن عازب کی روایت سے ہے ابو ہریرہ سے ابن ماجہ نے اس کا شاہد ذکر کیا ہے اور بیہقی نے ابو معشر سے اور اس کی توثیق کی ہے، منذری،

[۳] ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے منذری نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے جس کیلئے روی مجہول کا لفظ استعمال کیا ہے [۴] منذری نے کہا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے دونوں نے ابو معشر سے اور سعید المقبری عن ابی ہریرہ کی توثیق کی ہے۔

دوسری روایت میں ہے :

سب سے معمولی ماں سے زنا کرنے کے مانند ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا زیادہ دینے والا اور زیادہ لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

فصل

حضرت ابن مسعود رضؓ نے فرمایا اگر تمھارا کسی آدمی پر قرض ہے اور وہ تمھیں ہدیہ دے تو مت لو کیونکہ وہ سود ہے [۱] حضرت حسن [۲] نے فرمایا اگر تمھارا قرض کسی کے ذمہ ہو اور تم نے اس کے گھر سے کچھ کھایا تو وہ مالِ حرام ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی یہی ہے۔

یہ قرض جو نفع حاصل کرے وہ سود ہے :

حضرت ابن مسعود رضؓ نے فرمایا جس نے کسی آدمی کی سفارش کی پھر اس نے اسے کوئی ہدیہ کیا تو یہ حرام ہے اس کی تصدیق آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہوتی ہے۔

جس نے کسی آدمی کے لئے سفارش کی پھر اس سفارش پر اس نے ہدیہ پیش کیا جسے اس نے قبول کرلیا تو وہ سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوگیا۔ ابوداؤد [۳]

ہم اللہ سے دین، دنیا و آخرت میں عافیت اور عفو کا سوال کرتے ہیں۔

---

[۱] ابوعبدالرحمن بن مسعودؓ جلیل القدر صحابی رسول ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

[۲] حسن بصری کبار تابعین میں سے ہیں ۱۱۰ھ کے بعد انتقال ہوا [۳] اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

تیرہواں گناہ کبیرہ

مالِ یتیم کھانا اور اس پر ظلم کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ○ (النساء ۱۰)

جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے ۔

اور فرمایا :-

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا

اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے

پچھلے صفحہ کا حاشیہ :- صغریٰ میں مصنف نے کہا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اجتنبوا السبع الموبقات سات ہلاک گناہوں سے بچو اس میں سود خوری کا ذکر فرمایا متفق علیہ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ اکل الربٰوا وموکلہ اللہ نے سود کھانے اور کھلانے والے کو لعنت کی ہے اسے مسلم ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے وشاھدیہ وکاتبیہ (اور اس کے گواہوں اور اس کے لکھنے والوں کو بھی لعنت کی ہے) کا حصہ زیادہ کیا ہے ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اٰکل الربٰوا وموکلہ وکاتبہ اذا علموا ذالک ملعونون علےٰ لسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم یوم القیامۃ سود خور سود دینے والا اس کا لکھنے والا اگر اسے جانتے ہیں تو قیامت میں رسول اکرمؐ کی زبان سے ملعون ٹھہریں گے ۔

بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ — سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہونچ جائے۔ الانعام ۱۵۲

حضرت ابو سعید خدری رضؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول (حدیثِ معراج میں) ارشاد فرماتے ہیں۔

میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جنھیں کچھ لوگ ٹھوڑیوں پر مار رہے ہیں۔ دوسرے لوگ آگ کی چٹانیں لاکر ان کے منہ میں ڈالتے ہیں جو ان کے نیچے سے خارج ہو جاتی ہیں میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں کہا کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے آج وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔ مسلم [۵]

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قبروں سے ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے پیٹ سے آگ نکلتی ہوگی اور ان کے منہ آگ سے بھڑک رہے ہوں گے پوچھا وہ کون لوگ ہوں گے اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا کیا تمھیں معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ

---

[۵] ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى کی تفسیر میں اور سورۂ اسراء کے شروع میں اسے ابن ابی حاتم کی طرف منسوب کیا ہے اس کی سند میں ابو ھرون العبدی جس کا نام عمارہ بن جوین ہے متروک ہیں اور کچھ نے تکذیب کی ہے جیسا کہ تقریب میں ہے لہذا مصنف کا رواہ مسلم کہنا شاید کہ لکھنے والے کے سبقت قلم سے ہے۔

نا ۱۱ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔[۱]

حضرت سُدی رح[۲] فرماتے ہیں ظلم سے مالِ یتیم کھانے والا قیامت میں لایا جائے گا اور آگ کے شعلے اس کے منہ سے، کانوں سے، ناک سے، آنکھوں سے نکل رہے ہوں گے ہر شخص اسے پہچان لے گا کہ یہ مالِ یتیم کھانے والا ہے۔

علماء نے فرمایا یتیم کا ولی اگر محتاج ہے اور بھلے طریقے سے اس کے مال میں سے اس قدر کھالے کہ اس کے مفادات کی نگرانی اور اس کے مال کی افزائش ہوتی رہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر ضرورت سے زائد صرف کرے تو حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (النساء ۶)

اور یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو۔ وہ پرہیزگاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ معروف طریقے سے کھائے۔

معروف طریقے پر کھانے کے سلسلے میں چار اقوال ہیں پہلا یہ کہ وہ بطور قرض کھائے گا دوسرا یہ کہ ضرورت کے مطابق بغیر اسراف کے کھائے گا۔ تیسرا یہ کہ بقدر ضرورت اس بنا پر لے گا کہ وہ یتیم کا کوئی کام کرے گا چوتھا یہ کہ ضرورت پر لے گا لیکن جب مستطیع ہو جائے تو اسے ادا کر دے اور اگر طاقت نہ رکھ سکے تو اس

---

۵۱ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس کی نسبت ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم کی طرف کی ہے۔ اور ابن حبان نے صحیح میں بروایت عقبہ بن مکرم ابو برزہ کی طرف منسوب کیا ہے جن کا نام مفضلہ بن عبید اسلمی ہے لہذا یہاں ابو ہریرہ کی طرف نسبت کرنا یا تو مصنف کا وہم ہے یا کاتب کی تحریف

۵۲ سُدّی اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابو کریم ابو محمد کوفی صاحب تفسیر ان پر تشیع کا الزام ہے ۱۲۷ھ میں انتقال کیا۔ تقریب۔

کے لئے حلال ہے یہ اقوال ابن جوزی رحمہ نے اپنی تفسیر میں نقل کئے ہیں۔

صحیح بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔ شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کشادگی کی۔ [1]

صحیح مسلم میں آپ سے مروی ہے فرمایا:

یتیم کی کفالت کرنے والا میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے آپ نے بیچلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا

یتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کے معاملات کی دیکھ بھال کی جائے، اس کے مفادات کی نگرانی کی جائے۔ اس کا کھانا، اس کا کپڑا، اس کے مال کی ترقی اگر وہ صاحب مال ہے سب کفالت میں داخل ہیں اور اگر وہ صاحب مال نہیں ہے، تو اس پر خرچ کیا جائے اس کو رضاء الٰہی کی نیت سے پہنایا جائے اور حدیث میں جو لفظ "لہ او لغیرہ" کا آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ یتیم خواہ قرابت دار ہو یا یا اجنبی پس قرابت دار کی کفالت مثلاً دادا، بھائی، ماں، چچا، سوتیلا باپ، ماموں وغیرہ کریں گے لیکن اجنبی یتیم کا قرابت مناہر کوئی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی مسلم یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اسے غنی کر دے تو اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی۔ سوا اس کے کہ کوئی ایسا گناہ کرے جسے بخشا نہ جا سکے [2]

---

[1] ابوداؤد۔ [2] ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور کہا حسن صحیح ہے اس کے کئی شواہد ہیں منذری نے ترغیب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

آپ کا ارشاد ہے :

جو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے جس کا والی صرف اللہ ہے تو ہر اس بال کے بدلے میں جس پر اس کا ہاتھ گذرا ہے نیکی ملے گی جس نے کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے [1]

ایک آدمی نے حضرت ابو درداء رضہ سے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے فرمایا یتیم پر رحم کر، اسے اپنے سے قریب بٹھا، اس کو اپنا کھانا کھلا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپکے پاس ایک آدمی آیا جو اپنی سخت دلی کا شکوہ کر رہا تھا۔

آپؐ نے فرمایا

جب تم اپنا دل نرم کرنا چاہو تو کسی یتیم کو اپنے سے قریب کر لو اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اپنے کھانے سے اسے کھلاؤ یہ تمھارا دل نرم کردے گا اور تم اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو جاؤ گے [2]

حکایت ایک بزرگ سے روایت ہے کہ میں شروع زندگی میں گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا اور شراب نوشی کرتا تھا ایک دن ایک غریب یتیم بچہ مل گیا میں نے اس کے ساتھ بھلائی کی، اسے کھلایا پلایا، کپڑا پہنایا، حمام میں لے جاکر نہلایا اور اس کی اسی طرح نگرانی کی جیسے باپ

---

[1] احمد وغیرہ نے عبید اللہ بن زحر عن علی بن زید عن القاسم عن ابی امامہ روایت کیا ہے ۔منذری

[2] طبری نے بقیہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی کا نام نہیں آیا ہے۔ منذری نے کہا اس کا شاہد ابوہریرہ کی حدیث ہے جسے احمد نے روایت کیا ہے اس کے راوی صحیح ہیں منذری،

اپنے بیٹے کی کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

ایک رات میں سویا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ قیامت قائم ہو گئی مجھ سے حساب لیا گیا۔ اور جہنم کا حکم سنایا گیا کیونکہ میں بے پناہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا مجھے جہنم کے فرشتے دوزخ میں ڈالنے کے لئے گھسیٹنے لگے۔ میں حقیر و ذلیل جہنم کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اچانک وہ یتیم راستے میں حائل ہو گیا اور کہا اے میرے رب کے فرشتو اسے چھوڑ دو میں اللہ سے اس کے لئے سفارش کروں گا، اس نے دنیا میں میرے ساتھ بڑا نیک سلوک کیا تھا۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں اس کا حکم نہیں ہوا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ اسے چھوڑ دو یتیم کی سفارش اور اس کے حسن کرم کی بنا پر میں نے اسے جنت دیدی پھر میں بیدار ہو گیا، اللہ سے توبہ کی، اور یتیموں کی خبر گیری میں سخت اہتمام کرنے لگا۔

اسی لئے خادم رسول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضؓ بن مالک نے فرمایا اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ نیک سلوک ہو رہا ہو اور برا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی ہو وہ شخص اللہ کا محبوب ترین بندہ ہے جو کسی یتیم اور بیوہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ اے داؤد یتیم کے لئے حقیقی باپ کی طرح رہو اور بیوہ کے لئے مثل شفیق شوہر کے اور خوب جان لو کہ تم جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے یعنی جیسا کام کرو گے ویسا ہی بدلہ پاؤ گے تم ضرور مرو گے اور کوئی یتیم اولاد اور بیوہ عورت چھوڑو گے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی مناجات میں فرمایا۔ الٰہی اس شخص کا بدلہ کیا ہے جو کسی یتیم اور بیوہ کو سہارا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسکو اپنے سائے

میں جگہ دوں گا جب کہ میرے سائے کے ہوا کوئی سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں صرف میرے عرش ہی کا سایہ ہوگا۔

بعض علوی لوگوں سے بیوہ اور یتیموں کے ساتھ احسان کی فضیلت میں مذکور ہے کہ وہ عجم کے شہر بلخ میں پہونچے ان کی بیوی اور لڑکیاں بھی ساتھ تھیں سب لوگ آرام و کشادگی اور ناز و نعمت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی بچوں کو محتاجی نے گھیر لیا۔ تو بیوی لڑکیوں کو لے کر دوسرے شہر کی طرف نکل پڑی کہ دشمنوں کی طعن تشنیع نہ سنی پڑے۔ سخت جاڑے کا زمانہ تھا، جب شہر میں پہونچی تو بچیوں کو ایک غیر آباد مسجد میں چھوڑ دیا اور خود ان کی روزی روٹی کے انتظام کی خاطر نکل پڑی سب سے پہلے اس کی ملاقات قاضی شہر سے ہوئی اور دوسری ملاقات ایک مجوسی سے جو شہر کا محافظ تھا۔

قاضی شہر سے جو مسلمان تھا اس نے اپنا حال بیان کیا کہ میں علویہ عورت ہوں میرے ساتھ یتیم بچیاں ہیں جنھیں غیر آباد مسجد میں چھوڑ آئی ہوں - اور اب ان کی روزی کی فکر میں ہوں۔ قاضی نے کہا اس کی کیا دلیل ہے کہ تم ایک شریف علویہ عورت ہو۔ عورت نے کہا یہاں مجھے کوئی نہیں جانتا کہ میں اسے گواہ بناؤں۔ قاضی نے بے رخی برتی، عورت وہاں سے شکستہ خاطر محافظ شہر مجوسی کے پاس آئی اور اس سے بھی اپنی پوری کیفیت بیان کی اور مسلمان قاضی کے ساتھ جو واقعہ ہوا اسے بھی بیان کیا وہ مجوسی تیار ہو گیا اس نے اپنی بعض عورتوں کو بھیجا جو اس کی بچیوں کو لے کر اس کے گھر آئیں اور اس نے انھیں بہترین کھانا لباس فاخرہ اور لبستر عزت و راحت عطا کیا۔

جب آدھی رات ہوئی تو قاضی شہر نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی اور جھنڈا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا وہاں میں نے ایک سبز زمرد کا

محل دیکھا جس کی برجیاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور اس میں موتی اور مونگے کے قبے ہیں۔ کہا اے اللہ کے رسول یہ محل کس کے لئے ہے فرمایا مسلم، موحد مرد کے لئے۔ اس نے کہا میں بھی تو مسلم موحد ہوں آپ نے فرمایا اس کی دلیل لاؤ کہ تم مسلم موحد ہو۔ پھر وہ حیران وششدر رہ گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب علویہ عورت تیرے پاس آئی تو تم نے اس سے علویت کی دلیل طلب کی، ایسے ہی تم بھی اپنے مسلم موحد ہونے کی دلیل لاؤ۔

وہ آدمی بیدار ہوا تو رنجیدہ تھا اور اس عورت کو شہر میں تلاش کرنے لگا معلوم ہوا کہ وہ مجوسی کے گھر ہے۔ مجوسی کو خبر بھیجی کہ علویہ عورت اور اس کی بچیوں کو ہمیں دے دو۔ مجوسی نے کہا اب اس کی کوئی سبیل نہیں مجھے اس کی برکت بے پایاں حاصل ہو چکی ہے۔ قاضی نے کہا مجھ سے ایک ہزار دینار لے لو اور انھیں مجھے دے دو مجوسی نے کہا یہ نہیں ہو سکتا، قاضی نے کہا دینا ہوگا، مجوسی نے کہا تم جس چیز کا ارادہ رکھتے ہو میں اس کا زیادہ حقدار ہوں اور جو محل تم نے اپنے خواب میں دیکھا تھا وہ میرے لئے بنایا گیا ہے۔ کیا تم اپنے اسلام کی بنا پر مجھ پر دعوی کر رہے ہو، خدا کی قسم میں اور میرے گھر والے رات کو نہیں سوئے جب تک کہ علویہ کے ہاتھ ہم سب اسلام نہیں لے آئے میں نے بھی تمھاری طرح خواب دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کیا علویہ اور اس کی لڑکیاں تیرے گھر ہیں؟ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا یہ محل تمھارا اور تمھارے گھر والوں کا ہے۔ تم اور تمھارے گھر والے جنتی ہیں اللہ نے تجھے ازل میں مومن پیدا کیا ہے۔

کہا کہ مسلم قاضی رنج وغم لئے ہوئے لوٹا ایسا غم جسے اللہ ہی جانتا ہے۔ دیکھیے یتیموں اور بیواؤں پر احسان کا بدلہ کہ محسن دنیا میں بھی عزت واحترام سے

بہرہ ور ہوتا ہے اسی لئے صحیحین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا :

رانڈوں اور مسکینوں کی نگرانی کرنے والے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جیسے ہیں (راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا) اور اس شب بیداری کرنے والے کی طرح ہے جو کبھی ناغہ نہ کرے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ کا سلسلہ نہ توڑے [1]

اللہ تعالی ہمیں اس کی توفیق دے وہ بڑا رؤف ورحیم سخی اور کریم ہے۔

○

چودہواں گناہ کبیرہ

اللہ ورسول کے خلاف جھوٹ بولنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۔ الزمر ۶۰

اور قیامت کے روز تم دیکھو گے جن لوگوں نے خدا کی نسبت جھوٹ باندھا ہو گا ان کے منہ کالے ہوں گے۔

---

[1] ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ (منذری)

حضرت حسن نے کہا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں کریں اور چاہیں تو نہ کریں ابن جوزی نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اللہ ورسول پر جھوٹ بولنا کفر ہے، ایسا شخص ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ حلال کو حرام کرنے اور حرام کو حلال کرنے کے لئے اللہ ورسول پر جھوٹ بولنے والے کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مجھ سے متعلق کوئی جھوٹ بولے گا تو اس کے لئے جہنم میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

نیز آپ کا ارشاد ہے:

جان بوجھ کر مجھ سے متعلق جو جھوٹ بولے گا تو اسے چاہیئے کہ جہنم میں اپنی جگہ بنالے۔ [۱]

آپ نے فرمایا:

جو شخص مجھ سے کوئی حدیث روایت کرے باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے [۲]

آپ نے ارشاد فرمایا

مجھ پر جھوٹ باندھنا دوسرے پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے

---

[۱] بخاری مسلم کے علاوہ صحاح اور سنن ومسانید میں یہ تواتر کی حد تک روایت کی گئی ہے۔ ترغیب منذری

[۲] مسلم وغیرہ نے سمرہ کی روایت بلفظ من حدث عنی بحدیث الخ سے ذکر کیا ہے منذری

لہذا جو شخص مجھ سے متعلق جھوٹ باندھے اسے جہنم میں اپنا مقام تیار کر لینا چاہیئے۔ ؎۱

آپ نے فرمایا:

جو شخص مجھ سے کوئی ایسی بات بیان کرے جسے میں نے نہیں کہا ہے تو اسے جہنم میں اپنا مقام بنا لینا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا:

مومن خیانت اور جھوٹ کے سوا ہر چیز پر پیدا کیا جاتا ہے ؎۲

ہم اللہ سے اس سے بچنے کی توفیق مانگتے ہیں وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

پندرہواں گناہ کبیرہ

لشکر سے بھاگنا

اگر کوئی لشکری کسی جنگی داؤ پیچ کے لئے دشمن کے سامنے سے ہٹ جائے

؎۱ مسلم وغیرہ نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔ منذری

؎۲ بزار اور ابو یعلی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ دار قطنی نے علل میں، رفوعاً اور موقوفاً ذکر کیا ہے اور کہا کہ موقوف زیادہ صحیح ہے اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا اور احمد سے اس کا شاہد اعمش کی روایت سے منقول ہے کہا کہ مجھ سے ابو امامہ کی روایت بیان کی گئی ہے۔ منذری، ترغیب ۱۲

یا مجاہد لشکر میں جا ملنے کے لئے دشمن کے سامنے سے ہٹ جائے تو یہ شکل اس میں داخل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ الانفعال ۱۶

اور جس نے اس موقع پر پیٹھ پھیری۔ الا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا کسی دوسری فوج سے جا ملنے کے لئے۔ تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سات مہلک چیزوں سے بچو صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں۔
فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو، ناحق حرام ٹھہرائی گئی جان کو قتل کرنا، سود کھانا، لشکر سے بھاگنا۔ شادی شدہ غیروں سے بے پرواہ مومن عورتوں پر تہمت لگانا،

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ اگر تم میں بیس صابر مرد ہوں وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے،، والی آیت اتری تو اللہ نے ان پر فرض کر دیا کہ بیس آدمی دو سو کے مقابلے میں ہرگز نہ بھاگیں۔ پھر دوسری آیت اتری اَلْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ۔
اب اللہ نے تم پر ہلکا کر دیا اور جانا کہ تم میں کمزوری ہے پس اگر تم میں سو صابر لوگ ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آئیں گے اللہ کے حکم سے، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ نے اس پر فرض کیا کہ ایک

سو آدمی دو سو کے مقابلے میں ہرگز نہ بھاگیں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ۔

○

سولہواں گناہ کبیرہ

امام کی طرف سے رعیت پر ظلم اور فریب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(الشوریٰ ۴۲)

البتہ الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں انھیں لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

نیز فرمایا :-

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ○ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ○

(ابراہیم ۴۲)

اب یہ لوگ جو کچھ ظلم کر رہے ہیں اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو اللہ تو انھیں ٹال رہا ہے اس دن کے لئے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی گردن اور سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں نظریں اوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں ۔

نیز فرمایا :

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ○ الشعراء ۲۲۷

اور جو ظالم ہیں وہ جان جائیں گے کہ وہ کس چکر میں گھوم رہے ہیں ۔

نیز فرمایا :-

كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ (المائدہ ۷۹)

انھوں نے ایک دوسرے کو بُرے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا برا طرز عمل تھا جو انھوں نے اختیار کیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے [۱]

نیز آپؐ نے فرمایا :-

ظلم کا انجام قیامت کے دن تاریکی کا باعث ہے [۲]

نیز آپ کا ارشاد ہے :-

تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا [۳]

آپؐ کا ارشاد ہے :-

جو چرواہا اپنی رعیت کو دھوکا دے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا [۴]

---

[۱] مسلم نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے ۔

[۲] بخاری مسلم ترمذی نے ابن عمر سے نقل کیا ۔

[۳] بخاری مسلم نے ابن عمر سے نقل کیا ۔

[۴] طبرانی نے اوسط اور صغیر میں انس سے ذکر کیا اس کے رواۃ ثقہ ہیں سوائے عبداللہ بن میسرہ ابو یعلی کے اس کے شواہد معقل بن یسار سے صحیحین میں بہت ہیں نیز ابن عباسؓ سے بھی منقول ہیں ۔

آپؐ نے فرمایا :-

جس کو اللہ نے کسی رعیت کی نگرانی عطا کی اور اس نے اپنی خیر خواہیوں سے اس کو محفوظ نہ رکھا تو اللہ اس کے لئے جنت کو حرام کر دے گا بخاری

بخاری کے دوسرے الفاظ یوں ہیں :-

جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ رعیت کو دھوکہ دینے والا ہے تو اللہ اس پر جنت کو حرام کردے گا -

آپؐ نے ارشاد فرمایا :-

لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے حاکم قیامت میں روکے جائیں گے ایک فرشتہ ان کی گدی پکڑے ہوئے ہوگا پس اگر حکم ہوا کہ اسے ڈال دو تو اس کو ڈال دے گا یہاں تک کہ جہنم میں چالیس سال کی مسافت تک گرتا جائے گا - ؎۱ مسند احمد

آپؐ نے فرمایا :-

امیروں ، قرض داروں ، خائنوں ، کے لئے ویل ہے - قیامت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی چوٹیاں ثریا جیسی بلندی پر لٹکائی گئی ہوں گی انھیں عذاب دیا جا رہا ہوگا اور انھوں نے کچھ نہ کیا ہوگا ؎۲

؎۱ ابن ماجہ اور بزار نے ابن مسعود سے اسی جیسا نقل کیا ہے ان کی سندوں میں خالد بن سعید مختلف فیہ ہے - منذری

؎۲ امام احمد نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کے بعض راوی ثقہ ہیں - (منذری) نیز منذری نے دوسرے مقام پر کہا ہے کہ اسے ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے :

آپ کا ارشاد ہے :-

قیامت میں انصاف پرور قاضی پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ تمنا کرے گا کہ اگر میں ایک دانہ کھجور پر دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرتا تو اچھا تھا۔ [۱]

آپ نے فرمایا :-

ہر جماعت کا ہر امیر قیامت میں دست بستہ بگردن آئے گا یا تو اسے اس کا انصاف چھڑائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاکت میں مبتلا کر دیگا [۲]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی :-

اے اللہ جو شخص اس امت کے کسی معاملے کا والی بنایا جائے اگر ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ لطف فرما اور اگر ان پر تنگی رکھے تو بھی اس پر تنگی رکھ [۳]

آپؐ نے فرمایا :-

اللہ نے جس شخص کو مسلمانوں کے معاملات کا والی بنایا اور اس نے ان کی ضروریات ان سے لگاؤ اور ان کی تنگی معاش سے چشم پوشی کی تو اللہ اس کی حاجت لگاؤ اور تنگی معاش سے چشم پوشی فرمائے گا ؛ [۴]

---

[۱] بزار اور طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ سے نقل کیا ہے بزار کے رجال صحیح کے رجال ہیں اس کا شاہد سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے جسے احمد نے نقل کیا ہے اور ابن حبان نے ابوالدرداء سے (منذری)

[۲] احمد اور ابن حبان نے عائشہ سے روایت کیا ہے۔

[۳] مسلم اور نسائیؒ نے عائشہ سے نقل کیا۔

[۴] ابوداؤد اور ترمذی نے ابومریم عمرو بن مرہ الجہنی سے نقل کیا ہے ؛

آپؐ نے فرمایا :-
آگے کچھ فاسق اور ظالم امیر ہوں گے جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا ان کے ظلم پر تعاون دے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ حوض کوثر پر نہ آسکے گا [1]

آپؐ نے فرمایا :-
دو طرح کے لوگ میری امت میں ہیں جنھیں میری شفاعت حاصل نہ ہوگی ظالم اور حاجات نہ پورا کرنے والا اور بادشاہ دین میں غلو کرنے والا کہ ان کے خلاف گواہی دی جائے گی اور ان کے خلاف برأت کا اظہار کیا جائے گا۔ [2]

آپ نے فرمایا :-
قیامت میں سب سے سخت عذاب ظالم خلیفہ اور امام کو ہوگا [3]

حدیث میں آیا ہے آپ نے فرمایا :-
اے لوگو! بھلائیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو اس وقت کے آنے سے پہلے کہ تم دعا کرو اور اللہ اسے قبول نہ کرے تم استغفار کرو اور اللہ مغفرت نہ فرمائے یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تو نبیوں کی زبان سے اللہ نے ان کو لعنت

---

[1] احمد، ترمذی، نسائی اور بزار نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو متقارب الفاظ کے ساتھ صحیح کیا ہے۔
[2] طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ سے روایت کیا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔
[3] طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے اسکے سب راوی ثقہ ہیں سوائے لیث بن سلیم کے۔

فرمائی پھر انھیں بلاؤں میں گرفتار کر دیا [1]

آپ کا ارشاد ہے :-

جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی نئی بات ایجاد کی تو وہ مردود ہے جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا بدعت ایجاد کرنے والے کو پناہ دی اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ اس کے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا [2]

حدیث میں آیا ہے :-

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائے گا اس پر اللہ رحم نہ فرمائے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا [3]

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف پرور امام کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا [4]

آپ نے فرمایا :-

انصاف پرور لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے جو اپنے حکم اور اہل خانہ

---

[1] اصبہانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے

[2] بخاری مسلم اور ابوداؤد نے عائشہ سے روایت کیا ہے۔

[3] بخاری مسلم اور ترمذی نے جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد ابوموسیٰ ابن مسعود ابن عمر ابن عباس وغیرہ سے مروی ہیں۔

[4] بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے السبعۃ الذین یظلھم اللہ فی ظلہ والی حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے۔

اور اپنی رعیت میں انصاف کرتے ہیں [1]

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رض کو یمن بھیجا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

لوگوں کے عمدہ مال سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا اسلئے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ بخاری۔

آپ نے فرمایا :۔

تین طرح کے لوگ ہیں جن سے قیامت میں اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا جن میں سے ایک جھوٹا بادشاہ ہے آپ نے فرمایا تم فرماں روائی کی لالچ کرو گے لیکن یہ قیامت میں باعث پشیمانی ہو گی (بخاری) نیز اسی میں ہے کہ میں بخدا کسی طلب کرنے والے کو اس کام کا والی نہیں بناؤں گا یا ایسے شخص کو جو اس کا حریص ہو [2]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اے کعب بن عجرہ اللہ تجھے کم سمجھ امیروں سے پناہ میں رکھے۔ میرے بعد ایسے امراء ہوں گے جو میری راہ ہدایت اور میری سنت پر نہ چلیں گے [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص مسلمانوں کے معاملات کے فیصلے کی طلب رکھے پھر اسے حاصل کرے پھر اس کا انصاف اس کے ظلم پر غالب رہے تو اس کے لئے جنت ہے اور

---

[1] مسلم اور نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

[2] مسلم وغیرہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

[3] منذری نے کہا اسے احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی صحیح ہیں۔

جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہو اس کے لئے جہنم ہے [1]

اور فرمایا :۔

تم امارت کی لالچ کروگے جو قیامت میں باعث ندامت ہوگی [2]

حضرت عمر رضہ نے حضرت ابوذر رضہ سے کہا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤ جو تم نے خود سنی ہو۔ حضرت ابوذر رضہ نے فرمایا میں نے اللہ کے رسول سے کہتے ہوئے سنا۔

قیامت میں والی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم کے پل پر ڈال دیا جائے گا جس سے وہ اتنا سخت لرزش میں ہوگا کہ اس کی ہر جوڑ ڈھیلی ہوجائے گی اگر وہ اللہ کا اطاعت شعار ہوگا تو اس پل سے گذر جائے گا اور اگر اپنے اعمال میں خدا کا نافرمان ہوگا تو پل اسے لے کر ٹوٹ پڑے گا اور جہنم میں پچاس سال کی مدت تک گرتا چلا جائے گا۔ عمر بن خطاب نے پوچھا اے ابوذر ایسا کون کرنا چاہے گا ؟ کہا کہ اللہ نے جس کی ناک کاٹ دی ہے اور اس کے چہرے کو خاک آلود کر دیا ہے [3]

عمر بن مہاجر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جب تم مجھے حق کے راستے سے ہٹتا ہوا دیکھو تو تم اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھو اور کہو اے عمر! یہ کیا کر رہے ہو۔

---

[1] ابوداؤد۔

[2] بخاری مسلم اور نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے منذری

[3] ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ بشر بن عاصم حیثمی نے عمر سے بیان کیا اور عمر نے سلمان اور ابوذر سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔ منذری نے اسے ضعیف ٹھہرایا ہے۔

اے ظلم کے خوگر، قید خانہ جہنم ہے اور حق حاکم ہے، اس حیلہ و حجت کا وہاں کوئی وزن نہ ہوگا، قبر بڑی خوفناک ہے وہاں کے قیام کو یاد کر، حساب لمبا ہے کچھ پس گذار کر، عمر ایک دن کے مانند ہے تو اپنے سورج سے سبقت کر، تو اپنے مال پر اتراتا ہے حالانکہ وہ حرام ہے، اپنی آرزوں پر اکڑتا ہے اور رفتار زندگی تیز تر ہے۔ ظلم کو کبھی نشوونما نہیں ملتی۔ جب کسی ظالم کو جبر کرتے دیکھو تو حسب حال سکوت اختیار کرو کیونکہ جب وہ رات گذارے گا تو اس کے پہلو میں زخم کی ٹیس ہوگی۔

○

سترہواں گناہ کبیرہ

غرور

تکبر، فخر، خود پسندی، ڈینگ وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ غافر ۲۷

موسیٰ نے کہا میں نے اپنے اور تمہارے رب سے ہر مغرور روز قیامت پر ایمان نہ لانے والے سے پناہ چاہ لی۔

نیز ارشاد ہے:۔

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ○ (النحل ۲۳)

بے شبہ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ایک آدمی بڑے غرور کی چال چل رہا تھا کہ اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک وہ اس میں دھنستا رہے گا [۱]

آپؐ نے فرمایا۔

ظالم اور متکبر لوگ قیامت میں چیونٹیوں کی طرح اکٹھا کئے جائیں گے لوگ انھیں روندیں گے ہر طرف سے ذلت ان پر ٹوٹی پڑ رہی ہوگی [۲]

بعض سلف نے فرمایا کہ سب سے پہلا گناہ جس سے اللہ کی نافرمانی کی گئی وہ کبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○	اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا

البقرہ ۳۴

ھٰذا حق بات پر جو تکبر کریگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔ جس طرح کہ ابلیس نے کیا ؛

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ایسا کوئی شخص جنت میں نہ داخل ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر غرور ہوگا۔ رواہ مسلم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○	اللہ تعالیٰ تکبر اور فخر کرنے والے سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

لقمان ۱۸

---

[۱] بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے اور دیگر ائمہ نے ابن عمر سے اسی کے مثل روایت کیا اس کے شواہد ابو سعید خدری جابر ابو ہریرہ سے مروی ہیں اور لفظاً سب سے زیادہ قریب ابو ہریرہ کی روایت ہے جس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے منذری۔

[۲] نسائی اور ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے :۔

العظمۃ ازاری والکبریاء ردائی — عظمت میرا پیرہن بڑائی میری چادر ہے
فمن نازعنی فیھما القیتہ فی النار — جو شخص ان دونوں کے بارے میں مجھ سے
(رواہ مسلم) — جھگڑے گا اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ مسلم

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

جنت اور جہنم نے آپس میں بحث کیا جنت نے کہا کیا بات ہے میرے اندر صرف کمزور اور پست لوگ داخل ہوتے ہیں اور جہنم نے کہا مجھے تو جابر و متکبر لوگوں کا مسکن بنایا گیا ہے [1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ — لوگوں سے ترش روئی اختیار نہ کر اور زمین میں اترا کر مت چل بیشک اللہ تعالیٰ ہر مغرور اور متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

لقمان ۱۸

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے فرمایا :۔ دائیں سے کھاؤ اس نے کہا نہیں کھا سکوں گا۔ آپ نے فرمایا تیری یہ طاقت کبر و غرور نے چھین لی اس کے بعد اس نے اس ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھایا۔ مسلم

آپ نے فرمایا :۔

---

[1] مسلم نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے۔ منذری

سنو میں تمھیں بتاؤں کہ جہنمی لوگ کون ہیں گردن کش، تکبر سے چلنے والا اور مغرور[1]

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہوئے سنا:۔

جو آدمی تکبر کی چال چلتا ہے اور اپنے جی میں بڑا بنتا ہے وہ اللہ سے سخت برہمی کے حال میں ملے گا[2]

حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح روایت میں آیا ہے۔

تین طرح کے لوگ پہلے جہنم میں داخل ہوں گے ظالم امیر زکوٰۃ نہ دینے والا غنی اور مغرور فقیر[3]

صحیح بخاری میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا۔

تین طرح کے لوگ ہیں اللہ قیامت میں جن کی طرف نہ دیکھے گا اور نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور انھیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ تہ بند گھسیٹ کر چلنے والا، احسان جتانے والا، جھوٹی قسم سے اپنا سامان بیچنے والا۔

کیوں کہ آں حضرت کی حدیث ہے:۔

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے[4]

---

[1] بخاری اور مسلم نے حارثہ بن وہب سے روایت کیا ہے منذری

[2] طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راویوں کو صحیح میں حجت مانا گیا ہے۔ حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ شرط مسلم پر صحیح ہے۔

[3] ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے [4] بخاری عن ابی ہریرہ منذری

سب سے بڑا غرور علم اور عظمت نفس کا ہے، ایسا علم انسان کو کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ جو انسان علم آخرت سنوارنے کے لئے حاصل کرتا ہے وہ متوازن، خاکسار اور اللہ سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو کبھی آزاد نہیں چھوڑتا بلکہ ہمیشہ اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ اگر ذرا بھی غافل ہو جائے تو صراط مستقیم سے ہٹا کر ہلاکت میں مبتلا کر دے۔

اور جو کوئی علم فخر، سرداری، عظمت روائی، مسلمانوں کو حق سے دور کرنے اور اظہار حماقت کے لئے حاصل کرے تو یہ سب سے بڑا کبر ہے اور جس کے دل میں رائی کے برابر کبر و غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ طاقت اور قوت کا حقیقی سرچشمہ خدائے بالا و برتر ہے۔

○

اٹھارہواں گناہ کبیرہ

جھوٹی گواہی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ — اور جو لوگ

الفرقان ۷۲ — کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے

ایک اثر میں آیا ہے۔ جھوٹی گواہی دو شرک کے برابر ٹھہرائی گئی ہے [۱]

---

[۱] یہ حدیث خریم بن فاتک سے مرفوعاً مروی ہے اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور یہ اسی کے الفاظ ہیں نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے جس کی سند حسن ہے منذری

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ الحج ۳۰ اور جھوٹی بات کہنے سے بالکل بچے رہو۔

حدیث میں آیا ہے۔

جھوٹی گواہی دینے والوں کے قدم قیامت میں نہیں ہٹ سکیں گے جب تک ان کے لئے جہنم واجب نہ ہو جائے [۱]

جھوٹی گواہی دینے والا چند عظیم گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے پہلا یہ کہ وہ جھوٹ اور بہتان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ اللہ اس شخص کو راہ نہیں دکھاتا جو حد سے تجاوز کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہے۔

اور حدیث میں آیا ہے۔

مومن خیانت اور جھوٹ کے سوا ہر چیز پر پیدا کیا جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ فرد مخالف پر یہ ظلم ہے کہ اپنی گواہی سے اس کا مال، آبرو، اور جان تک لے لیتا ہے۔

تیسرا یہ کہ جس کی خاطر گواہی دی گئی اس پر ظلم ہے کیوں کہ اسے مال حرام حاصل ہوا، اور اس جھوٹی گواہی کی بنا پر اس نے لے لیا پس جہنم اس کے لئے واجب ہو گئی۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اپنے بھائی کے مال میں سے ناحق میرے فیصلے کے بموجب حصہ نہ لے میں گویا جہنم کا ایک ٹکڑا اسے کاٹ کر دے رہا ہوں [۲]

---

[۱] ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے جس کا لفظ لن تزول ہے الخ

[۲] متفق علیہ نیز اسی کے مثل ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے ۔ (مشکوٰۃ)

چوتھا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا تھا اس کو اس نے حلال کر دیا خواہ وہ مال ہو یا آبرو یا خون۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

میں تمھیں عظیم ترین کبیرہ گناہوں کے بارے میں بتاتا ہوں اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا اور سنو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی دینا آپ برابر اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرماتے۔ (بخاری) [۱]

اللہ تعالیٰ تمام مصائب سے محفوظ و مامون رکھے۔

○

انیسواں گناہ کبیرہ

شراب نوشی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ یہ شراب اور جوا اور یہ تھانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمھیں فلاح نصیب ہوگی شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب

---

[۱] مسلم اور ترمذی نے ابو بکرہ سے روایت کیا ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ	اور جوئے کے ذریعہ سے تمھارے
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ	درمیان عداوت اور بغض ڈال دے
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ	اور تمھیں خدا کی یاد اور نماز
ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ	سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں
اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ المائدہ ۹۰	سے باز رہو گے ؟

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

شراب سے بچو اس لئے کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے [1]

لہٰذا جو اس سے نہ بچے گا وہ اللہ اور رسول کا نافرمان ٹھہرے گا اور اس کی پاداش میں عذاب کا مستحق ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ	اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا اسکے
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا	حدود سے تجاوز کرے گا اسے جہنم میں داخل کریگا جس میں
فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝	ہمیشہ رہنا ہوگا اور اسکے لئے ذلت کا عذاب ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حرمت شراب کی آیت نازل ہوئی تو صحابہ ایک دوسرے کے پاس آئے اور کہا شراب حرام کر دی گئی اور شرک کے برابر ٹھہرائی گئی [2]

---

[1] حاکم نے ابن عباس سے فانہا مفتاح کل شر کے لفظ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے ابن حبان کی روایت میں عثمان سے مرفوعاً ہے اجتنبوا ام الخبائث فانہ کان رجل ممن قبلکم الخ بیہقی نے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے اور ذکر کیا کہ یہ محفوظ ہے۔ منذری

[2] طبرانی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ منذری۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کا خیال ہے کہ شراب نوشی سب سے بڑا گناہ کبیرہ ہے، اور بے شبہ تمام برائیوں کی جڑ ہے [۱] اور بہت سی حدیثوں میں شراب نوش [۲] کو لعنت بھیجی گئی ہے۔ انھیں کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب مستقل پیتا ہے اور بغیر توبہ کئے مرجائے تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا [۳]

مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کے لئے اللہ نے عہد کر رکھا ہے کہ کہ انھیں طینۃ الخبال سے سیراب کرے گا پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا نچوڑ [۴]

صحیحین میں ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو دنیا میں شراب پئے گا آخرت میں محروم رہے گا۔

امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عادی شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔

---

[۱] طبرانی نے ایک قصے کے ساتھ نقل کیا ہے جس کی اسناد صحیح ہے حاکم نے کہا مسلم کی شرط پر ہے۔
[۲] ابوداؤد نے ابن عمر سے انس نے ترمذی سے ابوداؤد احمد نے ابن عباس سے روایت کیا۔
[۳] بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بیہقی [۴] نسائی ۱۲

یہ بھی ذکر آیا ہے کہ مستقل شراب نوش اگر بلا توبہ کئے مرجائے تو جنت میں داخل نہ ہوگا۔ امام نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ماں باپ کا نافرمان عادی شراب نوش جنت میں داخل نہ ہوں گے[1]
ایک روایت میں ہے۔ تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کردی ہے مستقل شراب نوش، والدین کا نافرمان، اپنے گھر میں برائی پنپتا ہوا دیکھنے والا۔

یہ بھی مذکور ہے کہ شراب سے مدہوش کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جاتی حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین طرح کے لوگ ہیں جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ فرار شدہ غلام جب تک کہ مالک کے پاس لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دے وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہے یہاں تک کہ راضی ہوجائے اور شراب میں دھت یہاں تک کہ نشہ اتر جائے[2]

عربی میں خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانک لے خواہ وہ تر ہو یا خشک کھانے کی چیز ہو یا پینے کی۔ حضرت ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شراب نوش کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوسکتی جب تک اسکے

---

[1] احمد بزار اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

[2] ابن خزیمہ ابن حبان بیہقی اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

جسم میں اس کا کوئی حصہ باقی ہے [1]

ایک روایت میں یوں ہے۔

جس نے شراب پی اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا اور جو نشے میں ہوا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر توبہ کی اور پھر پینے لگا تو حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا پیپ پلائے۔

آپ نے ارشاد فرمایا :-

جس نے شراب پی اور نشے میں نہ ہوا تو اللہ اس سے چالیس شب اعراض فرماتا ہے اور جس نے شراب پی اور نشے میں ہوا تو اللہ اس کا کوئی کام چالیس رات تک قبول نہ کرے گا۔ اور اگر اس حال میں مرگیا تو اس کی موت بت پرست کی موت ہے اور یہ حق ہے کہ اللہ اسے طینۃ الخبال سے سیراب کرے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا : جہنمیوں کے پیپ اور خون کا نچوڑ [2]

عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا جو شخص مستقل شراب نوشی کی حالت میں مرجائے تو وہ لات وعزیٰ کے پجاریوں کی موت مرا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ مستقل شراب پینے والے سے کون مراد ہے؟ کیا وہ جو ہر وقت شراب سے مدہوش رہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ جو پائے پی لے خواہ سالوں بعد سہی۔

---

[1] اللالی المصنوعہ میں عبد بن حمید نے ابوسعید خدری سے مروی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

[2] مختلف الفاظ سے مروی ہے سب سے قریبی الفاظ عبداللہ بن عمر کی روایت کے ہیں صحیح ابن حبان اور حاکم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن عمر کی حدیث کو ترمذی نے حسن کہا ہے اور حاکم اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسے ابن عمر پر موقوف کیا ہے منذری

یہ بھی ذکر آیا ہے کہ جس نے شراب پیا وہ شراب نوشی کے وقت مومن نہیں رہتا حضرت ابوہریرہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا :۔

چور چوری کے وقت صاحب ایمان نہیں رہتا۔ زانی زنا کے وقت صاحب ایمان نہیں رہتا۔ شرابی شراب نوشی کے وقت صاحب ایمان نہیں رہتا لیکن اس کے بعد توبہ پیش کی جاتی ہے بخاری [۱]

ایک حدیث میں ہے۔

جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ اس سے ایمان کو ایسے نکال لیتا ہے جیسے کوئی سر کی طرف سے قمیص نکال لے [۲] اسی میں ہے : جس نے بوقت شام شراب پی تو صبح مشرک کی حیثیت سے کی اور جس نے صبح کو شراب پی تو شام مشرک کی حیثیت سے کی۔ اور اسی میں ہے : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت کی دوری سے سونگھی جا سکتی ہے لیکن اس کی خوشبو والدین کا نافرمان، احسان جتانے والا، عادی شراب نوش اور بت پرست نہیں پا سکتا [۳]

امام احمد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

جنت میں مستقل شراب نوش جادو پر یقین رکھنے والا، قطع رحمی کرنے والا،

---

[۱] مسلم ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور اس کا لفظ "والتوبہ معروضۃ بعد" مسلم اور ابوداؤد نے زیادہ کئے ہیں۔ منذری [۲] حاکم عن ابی ہریرہ

[۳] طبرانی نے صغیر میں ابوہریرہ سے روایت کیا ہے منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

داخل نہیں ہوگا۔ جو شخص شراب نوشی کے حال میں مرگیا اسے اللہ نہر غوطہ سے سیراب کرے گا جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے بہہ کر نکلتی ہے۔ ان کی شرمگاہوں کی بدبو اہل جہنم کو بہت اذیت دے گی ۱

آپؐ نے فرمایا :-

اللہ نے مجھے ہدایت و رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ مجھے بھیجا ہے تاکہ لہو و طرب گانے بجانے کے ذرائع جاہلی رسوم و عادات کو مٹا دوں۔ پروردگار اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ ہی پیتا ہے میں اسے اسی کے مثل جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اور میرا جو بندہ میرے ڈر سے اسے چھوڑ دیتا ہے تو میں اسے جنت میں بہترین ہم نشینوں کے ساتھ پلاؤں گا ۲

امام ابوداؤد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شراب، شراب نوش، ساقی، فروخت کرنے والا، خریدنے والا، نچوڑنے والا جس کے لئے کشید کیا جائے اس کا لانے لے جانے والا جس کے لئے لے جایا جائے اس کی قیمت کھانے والا سب ملعون ہیں ۳

امام احمد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ ابو یعلی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۲ احمد نے ابو امامہ سے علی بن زید الاصبہانی کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں اکثر اس کی تضعیف کے قائل ہیں۔

۳ ابن عمر کی روایت لعن اللہ الخمر الخ کے لفظ سے ہے اور آکل ثمنہا کا لفظ ابن ماجہ نے زیادہ کیا ہے اس کا شاہد انس کی حدیث ہے جسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ منذری

کو ارشاد فرماتے ہوئے میں نے سنا :-

میرے پاس جبریل آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے شراب اور نچوڑنے والے جس کے لئے کشید کی جائے، شراب بیچنے والے، شراب خریدنے والے شراب پینے والے، اس کی قیمت کھانے والے اس کے لانے لیجانے والے اس کے پلانے والے اسے طلب کرنے والے کو لعنت فرمائی ہے[1]

شرابی کی عیادت نہ کی جائے نہ اس سے سلام کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا۔

شراب نوش جب بیمار پڑیں تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔

امام بخاریؒ نے کہا کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔

شراب نوشوں کو سلام نہ کرو۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے :-

شراب نوشوں کے ساتھ نہ بیٹھو ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو ان کے جنازوں میں شرکت نہ کرو۔ قیامت میں شرابی کالے چہرے کے ساتھ آئے گا اس کی زبان سینے پر لٹکتی ہوگی جس سے لعاب دہن بہہ رہا ہوگا جو بھی دیکھے گا گھن کرے گا ہر ایک پہچان لے گا کہ یہ شرابی ہے[2]

بعض علماء نے فرمایا ان کی عیادت اور ان سے سلام کرنے سے اس لئے منع

---

[1] یعنی صحیح سند سے، ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے منذری

[2] ابن جوزی نے موضوعات میں ابن عدی سے ابن عمرو کی سند سے ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ موضوع ہے اس میں کئی ضعفاء ہیں مثلاً لیث، جعفر بن حارث ابوالاشہب اور ابو مطیع اس کے اور بھی طرق ہیں لیکن ان سے یہ کمزوری دور نہیں ہو سکتی۔

کیا گیا کہ شرابی شخص فاسق اور ملعون ہے اللہ اور رسول نے اپنے ارشاد میں جیسا کہ گذر چکا ایسے شخص کو لعنت بھیجی ہے۔ اگر اس نے شراب کی خرید و فروخت کی اور اسے نچوڑا تو اس پر دوبارہ لعنت ہو گی اور اگر دوسرے کو پلایا بھی تو تین بار لعنت ہو گی یہی وجہ ہے اس کے سلام و عیادت سے روکنے کی۔ ہاں اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر سکتا ہے۔

شراب سے علاج جائز نہیں ہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میری ایک بچی بیمار ہوئی میں نے ایک کونڈے میں نبیذ بنائی اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا :۔ ام سلمہ یہ کیا ہے ؟ میں نے آپ کو بتایا کہ اس سے میں اپنی بچی کا علاج کروں گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ نے میری امت کے لئے شفا حرام چیز میں نہیں رکھی ہے [1]

شراب کے بارے میں ابو نعیم نے "حلیہ" میں حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نبیذ کا ایک مٹکا لایا گیا جو جوش مار رہا تھا آپ نے فرمایا اسے دیوار پر مار کر توڑ دو اسے وہ پیتا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

آپ کا ارشاد ہے :۔

جس کے سینے میں قرآن کی ایک آیت ہو اور اس پر شراب پڑ جائے تو قیامت

---

[1] بیہقی ابو یعلی اس کا شاہد ابن مسعود کی روایت ہے جسے احمد نے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اور علقمہ و بخاری نے ابن مسعود سے صیغۂ جزم سے نقل کیا ہے۔

میں اس آیت کا ہر حرف آئے گا اور اس کی چوٹی پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کرے گا اور اس سے جھگڑے گا اس شخص کے لئے ویل ہے قیامت میں قرآن جس کا فریق مخالف ہو۔

آپؐ کا ارشاد ہے :۔

جو لوگ دنیا میں کسی نشہ آور چیز پر جمع ہوئے تو اللہ انھیں جہنم میں اکٹھا کر دے گا بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا اللہ تجھے اچھا بدلہ نہ دے تو نے ہی مجھے اس جگہ داخل کیا ہے اور دوسرا اسی طرح اس سے کہے گا ۔

آپؐ نے فرمایا :۔

جس نے دنیا میں شراب پی ہے اسے اللہ آخرت میں "سم الاساودة" نام کا مشروب پلائے گا کہ پینے سے پہلے چہرے کا گوشت برتن میں گر جائے گا اور جب پیئے گا تو اس کا گوشت اور جسم کا چمڑا سب گر جائے گا جس سے اہل دوزخ کو سخت اذیت پہونچے گی ۔ خبردار ہو جاؤ! شراب پینے والا اس کا نچوڑنے والا جس کے لئے کشید کی جائے، لانے اور منگانے والا، اس کی قیمت کھانے والا سب اس کے گناہ میں شریک ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی نمازیں، روزے، حج قبول نہیں فرماتا جب تک کہ توبہ نہ کرلیں اگر توبہ سے قبل ہی مر جائیں تو حق ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہر گھونٹ کے بدلے جو انھوں نے دنیا میں پیا ہے جہنم کا پیپ پلائے خبردار! ہر نشہ آور چیز اور شراب حرام ہے ۔

آپ کے فرمان کل مسکر خمر میں حشیش یعنی بھنگ بھی داخل ہے ایک روایت میں آیا ہے :۔

شرابی جب پل صراط پر آئیں گے تو زبانیہ انھیں اچک کر نہر خبال میں گرادے گا اور وہاں شراب کے ہر پیالے کے بدلے میں نہر خبال سے سیراب کئے جائیں گے اگر یہ شراب وہاں سے گر پڑے تو تمام آسمان اس کی تیزی سے جل جائیں۔

شراب کے بارے میں سلف کے بہت سے آثار منقول ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضہ نے فرمایا جب شراب نوش مر جائے تو اسے دفن کرو اور ایک لکڑی پر اسے باندھ دو۔ پھر اس کی قبر کھود کر دیکھو اگر اس کا چہرہ قبلے سے پھرا ہوا نہ ہو تو اسے پھندے میں رہنے دو۔

فضیل بن عیاض کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے ایک شاگرد کو سکراتِ موت کی کیفیت طاری ہوئی۔ انھوں نے اسے کلمۂ شہادت کی تلقین شروع کی۔ لیکن اس کی زبان نہیں کھل رہی ہے۔ انھوں نے دوبارہ تلقین کی تو اس نے کہا: میں نہیں کہوں گا میں اس سے بیگانہ ہوں۔ فضیل وہاں سے روتے ہوئے نکلے۔ کچھ دنوں کے بعد اسے خواب میں دیکھا کہ جہنم کی طرف گھسیٹا جا رہا ہے۔ انھوں نے پوچھا اے بدقسمت تجھ سے حق کی معرفت کیسے چھن گئی اس نے کہا اے استاذ مجھے ایک بیماری تھی میں ایک طبیب کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تمھیں ہر سال شراب کا ایک پیالہ پینا ہوگا ورنہ تم مرض سے شفا نہیں پا سکتے۔ اس لئے میں دوا کی خاطر اسے پیتا تھا۔

یہ حالت دوا کے لئے پینے والے کی ہے تو جسے لت ہو اس کا کیا حال ہوگا اللہ ہمیں ہر بلاء سے محفوظ رکھے۔

ایک توبہ کرنے والے سے اس کی توبہ کا سبب معلوم کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں کفن چوری کیا کرتا تھا۔ میں نے قبروں میں ایسے مردے دیکھے جن کے چہرے قبلے کی سمت

سے بھرے ہوئے تھے۔ ازراہ تفتیش میں نے ان کے گھر والوں سے ان کے حالات دریافت کئے انھوں نے بتایا کہ وہ شراب پیا کرتے تھے اور بغیر توبہ کے انتقال کر گئے۔

ایک مرد صالح نے بتایا کہ میرا ایک چھوٹا بچہ مرگیا۔ جب اسے دفن کر دیا گیا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ اس کا سر سفید ہو گیا ہے پوچھا بیٹے ہم نے تمھیں بچپن کی حالت میں دفن کیا تھا تمھارے بال کیسے سفید ہو گئے لڑکے نے کہا ابا جان میری بغل میں ایک شراب نوش دفن کیا گیا ہے۔ اس کی آمد پر جہنم نے اتنا شدید سانس لیا جس کی وجہ سے تمام بچوں کے سر سفید ہو گئے۔

اللہ ہمیں پناہ میں رکھے اور آخرت کے عذاب سے بچائے۔ بندگان خدا پر لازم ہے کہ موت آنے سے پہلے توبہ کرلیں ورنہ ان کی بری عادتیں انھیں جہنم تک پہونچا دیں گی ۔

اور حشیش جو جوٹ کی پتی سے بنائی جائے شراب کی طرح حرام ہے اور اسے پینے والے کو شراب نوشی کی حد جاری کی جائے گی ایک طرح سے وہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ وہ عقل اور مزاج کو فاسد کر دیتی ہے یہاں تک کہ آدمی میں بے جا نامردی اور بے غیرتی پیدا ہو جاتی ہے نیز اس کے سوا اور بہت سی خرابیاں ہیں اور شراب ایک طرح سے اس سے بڑھ کر ہے کہ اس سے نوبت جھگڑے قتل تک پہونچ جاتی ہے۔ دونوں ذکر اللہ سے غافل کرتی ہیں اور نماز سے دور کرتی ہیں۔

حشیش کی حد کے بارے میں بعض متاخرین علمار نے توقف کیا ہے ان کا خیال ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے کو حد سے کم تر سزا دی جائے گی۔ کیونکہ وہ سرور کے بغیر عقل پر حاوی ہوتی ہے انھیں متقدمین علمار کا کوئی قول اس کے بارے میں نہیں ملا۔ حالاں کہ بات ایسی نہیں ہے۔ اس کے استعمال کرنے والے سرور و نشے میں آتے ہیں اور شراب نوشوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ اسکی خواہش

ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ان سے صبر نہیں ہوتا یہ انھیں ذکر اللہ اور نماز سے باز رکھتی ہے نیز نامردی، بے غیرتی، مزاج کا فساد، عقل کا فتور وغیرہ دیگر خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں لیکن اگر خشک اور کھانے کے قابل ہو تو علماء کی اس کی نجاست کے بارے میں تین رائیں ہیں۔ امام احمد وغیرہ کا مذہب ہے کہ یہ پی جانے والی شراب کی طرح نجس ہے اور یہی صحیح ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ خشک ہونے کی بنا پر شراب کی طرح نہیں ہے تیسرا قول یہ ہے کہ خشک اور سیال کے درمیان فرق کیا جائے گا۔ لیکن ہر حال میں لفظی اور معنوی طور پر اللہ اور رسول کی حرام کردہ نشیلی شراب میں داخل ہے

حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا :۔

اے اللہ کے رسول ہمیں دو شرابوں کے بارے میں فتویٰ دیجئے جنھیں ہم یمن میں بناتے تھے۔ ایک "تبع" جو شہد سے بنائی جاتی تھی یہاں تک کہ بہت سخت ہو جاتی تھی۔ دوسرے "مذر" جسے رائی اور جو سے بنایا جاتا تھا جو بہت سخت ہو جاتی تھی۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات کی معجزانہ خوبی عطا کی گئی ہے آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۔ مسلم

نیز آپ نے فرمایا :۔

جس چیز کا زیادہ حصہ نشہ لائے اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف انواع کا ذکر نہیں کیا کہ کھانے والی ہو یا پینے والی ہو اسلاف نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا اس لئے کہ ان کے زمانے میں یہ مختلف قسمیں رائج نہ تھیں یہ سب تاتاریوں کے بلاد اسلام پر یورش کے بعد ہوا ہے اسکے بارے میں ایک شعر کہا گیا ہے۔

فما کلھا و نار عھا حلالا   فتلک علی الشقی مصیبتان

حلال سمجھ کر اس کا استعمال کرنا اور کاشت کرنا بدبخت انسان کے لئے مصیبت ہیں۔

واللہ ابلیس حشیش کے بارے میں جتنا خوش ہوا ہوگا اتنا کسی کے بارے میں نہ ہوگا کیوں کہ اسے خسیس لوگوں کے لئے اس نے خوب خوشگوار اور آراستہ کر دیا جسے انھوں نے حلال بنا ڈالا اور اسے آسان سمجھ لیا۔

قل لمن یاکل الحشیشة جهلا　　عشت فی اکلها باقبح عیشه

جو شخص جہالت کی بنا پر حشیش کھاتا ہے اس سے کہو کہ تیری زندگی انتہائی بدترین ہے

قیمة المرء جوهر فلماذا　　یا اخا الجهل بعته بحشیشه

آدمیت ایک جوہر ہے اے جہالت کیش اسے تو نے حشیش کے بدلے بیچ دیا

حکایت عبدالملک بن مروان کے پاس ایک جوان رنجیدہ روتا ہوا آیا۔ کہا اے امیرالمومنین مجھ سے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب ہوگیا ہے۔ کہا میرے لئے توبہ کا راستہ ہے؟ کہا کون سا گناہ ہے؟ کہا بہت بڑا گناہ ہے۔ کہا کیا ہے؟ اللہ سے توبہ کرو وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ کہا امیرالمومنین میں کفن چوری کرتا تھا۔ اور اس میں بڑی عجیب عجیب چیزیں دیکھتا تھا۔ کہا کیا دیکھا؟ کہا امیرالمومنین ایک رات میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ قبر والے کا رخ قبلے سے پھر گیا ہے۔ مجھے ڈر محسوس ہوا قبر سے نکلنے کا ارادہ کیا ایک آواز آئی کہ تم اس میت کے قبلے سے چہرہ پھر جانے کی وجہ کیوں نہیں دریافت کرتے! میں نے کہا ایسا کیوں ہوا؟ آواز آئی کہ یہ نماز کو کوئی اہمیت نہ دیتا تھا۔ یہ اسی کا بدلہ ہے۔ پھر میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ قبر والے کو خنزیر کی شکل میں بدل دیا گیا ہے اور اسے زنجیر سے باندھ رکھا گیا ہے۔ مجھے ڈر پیدا ہوا اور نکلنے کا ارادہ کیا کہ ایک کہنے والے کی آواز آئی کہ اس

کے عمل اور عذاب کے بارے میں کیوں نہیں معلوم کرتے : میں نے پوچھا ایسا کیوں ہے ؟ کہا یہ شراب نوش تھا اور بغیر توبہ کئے مر گیا ۔

امیر المومنین میں نے ایک تیسری قبر کھود دی ۔ صاحبِ قبر کو دیکھا کہ آگ کی میخوں سے زمین میں بندھا ہوا ہے ۔ اور اس کی زبان گدی کی طرف سے نکلی ہوئی ہے میں ڈرا اور وہاں سے پلٹا اور نکلنے کا ارادہ کیا پھر ندا آئی کہ اس کا حال کیوں نہیں دریافت کرتے ! میں نے کہا ایسا کیوں ہے ؟ کہا یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور ادھر کی بات ادھر ملاتا تھا ۔ یہ اس کا بدلہ ہے ۔

امیر المومنین میں نے ایک چوتھی قبر کھود دی تو دیکھا کہ قبر والا بھڑکتی ہوئی آگ میں جل رہا ہے ۔ میں ڈرا اور نکلنے کا ارادہ کیا ۔ آواز آئی کہ اس کا حال کیوں نہیں دریافت کرتے ! میں نے کہا کیا حال ہے ؟ کہا یہ نماز نہیں پڑھتا تھا ۔ اور پانچویں قبر کھود دی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حدِ نظر تک اسے وسیع کر دیا گیا ہے اور اس میں جگمگاتا نور ہے ، اور آدمی تخت پر سویا ہوا ہے ، اس کا نور چمک رہا ہے ۔ بہترین کپڑے میں ملبوس ہے ۔ مجھے ایک رعب طاری ہوا اور نکلنا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی اس کا حال کیوں نہیں معلوم کرتے ! اسے یہ عزت و اکرام کیسے حاصل ہوا ! میں نے کہا ایسا کیوں ہوا ؟ جواب دیا کہ یہ ایک تابعدار جوان تھا ۔ اللہ کی عبادت و اطاعت میں اس کی نشو و نما ہوئی ۔

عبد الملک نے کہا :۔ خطا کاروں کے لئے اس میں عبرت ہے ۔ اور اطاعت شعاروں کے لئے بشارت ہے ۔ لہذا ان عیوب میں گرفتار لوگوں کو اللہ سے توبہ اور اس کی اطاعت کی طرف سبقت کرنی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اطاعت شعار بنائے اور بدکرداری سے بچائے وہ بڑا سخی اور کریم ہے ۔

بیسواں گناہ کبیرہ

جوا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○ المائدہ ۹۰

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا یہ استھان اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمھیں فلاح نصیب ہو گی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تمھارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے ؟

جوا جس طرح بھی ہو نرد، شطرنج، نگینوں، مہروں، اخروٹ، انڈے یا کنکر وغیرہ سے سب باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے میں داخل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

جو لوگ ناحق اللہ کے مال میں ہاتھ لگاتے ہیں انھیں قیامت کے روز

جہنم میں داخل کیا جائے گا[1]

صحیح بخاری میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ میں تم سے جوا کھیلوں گا تو اسے صدقہ کرنا چاہیئے۔

جب صرف کہدینا کفارہ کے وجوب کا سبب ہے تو کر گذرنے کا کیا حشر ہوگا ؟

فصل

علماء کی اس میں مختلف رائیں ہیں کہ شطرنج اور نرد جب بغیر گروی کے کھیلا جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ نرد کھیلنے کے حرام ہونے پر سب کا اتفاق ہے کیوں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح طریقے سے ثابت ہے۔

جو شخص نرد شیر سے کھیلتا ہے وہ گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

آپ نے فرمایا :-

جس نے نرد سے کھیلا اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی[2]

حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا۔ نرد کھیلنا جوا ہے۔ خنزیر کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔ اور اس سے بغیر جوئے کے کھیلنا خنزیر کی چربی کو تیل کے بطور استعمال کرنے کی طرح ہے۔

---

[1] بخاری نے روایت کیا جیسا کہ مصنف نے رسالہ صغریٰ میں فرمایا۔

[2] مالک ابوداؤد ابن ماجہ حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا شیخین کی شرط پر ہے

اور شطرنج کھیلنے کو اکثر علماء حرام کہتے ہیں خواہ گروی رکھ کر کھیلا جائے یا بغیر گروی کے۔ اور گرو رکھ کر کھیلنا بلا اختلاف جوا ہے۔ بغیر رہن کے بھی جوا ہے اور اکثر کے نزدیک حرام ہے۔ البتہ امام شافعی سے ایک روایت اس کے مباح ہونے کے سلسلہ میں کی گئی ہے جب کہ وہ خلوت میں ہو نماز کے وقت مقرر اور دیگر واجبات سے غفلت کا باعث نہ ہو۔ امام نووی سے شطرنج کھیلنے کے بارے میں پوچھا گیا کہ حرام ہے یا جائز؟ تو امام موصوف نے جواب دیا۔ هو حرام عند اكثر اهل العلم۔ اکثر اہل علم اسے حرام کہتے ہیں۔ ان سے یہ پوچھا گیا کہ اس کا کھیلنے والا گنہ گار ہوگا یا نہیں انھوں نے جواب دیا کہ اگر اس سے اول وقت کی نماز فوت ہو جائے یا عوض رکھ کر کھیلا جائے تو حرام ہے۔ ورنہ امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے اور ان کے سوا دوسرے علماء کے یہاں حرام ہے یہ امام نووی کے فتاوی سے نقل کیا گیا ہے۔

اکثر علماء کے قول کے مطابق اس کی حرمت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ۔ الی قولہ تعالیٰ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۔ المائدہ ۳ تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت، ـــــــ اور یہ کہ پانسوں کے ذریعہ اپنی قسمت معلوم کرو۔

سفیان اور وکیع بن جراح نے کہا یہ شطرنج ہے۔ حضرت علی بن ابو طالب نے فرمایا "شطرنج عجمیوں کا جوا ہے" حضرت علی رضہ کا کچھ لوگوں پر گذر ہوا۔ جو شطرنج کھیل رہے تھے۔ فرمایا: ماهذه التماثيل التي انتم لها عاكفون یہ کیسی تصویریں ہیں جن پر تم جھکے پڑے ہو۔ بجھنے سے پہلے انگارے کو چھو لینا شطرنج چھونے سے بہتر ہے۔ فرمایا۔ واللہ تم کسی اور کام کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ نیز فرمایا شطرنج باز سب سے جھوٹا ہوتا ہے کیوں کہ کوئی کہتا ہے میں نے قتل کر دیا! حالانکہ

قتل نہیں کیا ہے ۔ اور یہ کہ وہ مر گیا! حالانکہ نہیں مرا ہے ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضہ نے فرمایا شطرنج سے صرف خطا رکار لوگ کھیلتے ہیں ۔ حضرت اسحاق بن راہویہ سے پوچھا گیا کہ آپ شطرنج کھیلنے میں کوئی حرج سمجھتے ہیں ؟ فرمایا شطرنج مکمل حرج ہے ۔ پھر ان سے کہا گیا کہ سرحدوں کے لوگ جنگ کے لئے اسے کھیلتے ہیں فرمایا صریح خطا ہے ۔ محمد بن کعب قرظی سے شطرنج کھیلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس سلسلے کی سب سے ادنی بات یہ ہے کہ اسے کھیلنے والا قیامت میں باطل پرستوں کے ساتھ ہوگا ۔

حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ شطرنج نرد سے زیادہ برا ہے ۔ حضرت امام مالک بن انس سے پوچھا گیا تو فرمایا شطرنج نرد کی طرح ہے ۔ ہم کو حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت معلوم ہوئی کہ وہ ایک یتیم کے مال کے والی ہوئے والد کے ترکے میں شطرنج بھی آیا ، تو اسے جلا دیا ۔ اگر اس کا کھیلنا حلال ہوتا تو اسے جلانا کب جائز ہوتا جب کہ وہ یتیم کا مال تھا ۔ لیکن اسے حرام ہونے کی بنا پر جلا دیا ۔ گویا یہ شراب کی جنس سے ہے کہ اگر یتیم کے مال میں پائی جائے تو اسے لنڈھا دیا جائے یہ حبرالامت حضرت عبداللہ بن عباس کا مذہب ہے ۔ حضرت ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا شطرنج کھیلنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے فرمایا وہ ایک ملعون شی ہے

ابوبکر الاثرم[1] نے اپنی جامع میں حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی مخلوق کو تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتا ہے لیکن شاہ والے کا اس میں کوئی حصہ نہیں ۔ یعنی شطرنج کھیلنے والے کا کیوں کہ وہ کہتا ہے

---

[1] احمد بن محمد بن ہانی ابوبکر الاثرم بغدادی آپ امام احمد کے شاگرد ہیں ۔ متوفی ۲۷۳ھ

"شاہ" مرگیا۔

ابوبکر آجری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جب تم ایسے لوگوں کے پاس سے گذرو جو نرد و شطرنج کے مہروں سے کھیلتے نیز دوسرے لہو و لعب میں مشغول ہیں تو انھیں سلام نہ کرو کیوں کہ جب وہ سب اکٹھا ہوتے ہیں اور اس کے کھیلنے میں منہمک ہوتے ہیں تو شیطان اپنا لشکر لے کر انھیں گھیر لیتا ہے اگر کوئی ان میں سے اس کھیل سے نظر بچانا چاہے تو شیطان لشکر سمیت اسے مکے مارتا ہے اس طرح وہ کھیلتے رہتے ہیں اور جب وہاں سے الگ ہوتے ہیں تو ان کتوں کی مانند ہوتے ہیں جو کسی مردے پر اکٹھا ہوئے ہوں اور جب پیٹ بھر کر اس مردار کو نوچ لیا تو ادھر ادھر ہو گئے اس لئے بھی کہ وہ اس کے کھیلنے میں جھوٹ بھی بولتے ہیں کہتے ہیں بادشاہ مرگیا۔

آپ کا ارشاد ہے :۔

قیامت میں سب سے سخت عذاب شاہ والے کو ہوگا یعنی شطرنج کے کھلاڑی کو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہتا ہے بخدا میں نے اسے قتل کر دیا۔ قسم خدا کی وہ مرگیا حالاں کہ یہ اللہ پر افتراء اور جھوٹ ہوتا ہے [1]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو اس کے ہم نشینوں جیسی شکل کے لوگ اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک آدمی کی جو شطرنج کھیلا

---

[1] منذری نے ترغیب میں کہا شطرنج کا ذکر کئی حدیثوں میں آیا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کس کی سند صحیح ہے یا حسن ہے۔ واللہ اعلم

کرتا تھا موت کا وقت آیا۔ اس سے کہا گیا لا الٰہ الا اللہ کہو اس نے کہا "شاہک" پھر مر گیا۔ اور اس طرح دنیا کی زندگی کے کھیلوں میں جو عادت تھی وہ زبان پر غالب آ گئی۔ چنانچہ کلمۂ اخلاص کہنے کے بجائے اس نے شاہک کہا جو شطرنج کے ایک مہرے کا نام ہے اسی طرح دوسرے آدمی کے سلسلے میں آیا ہے جو شراب نوشوں کے ساتھ بیٹھتا تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو ایک آدمی اسے کلمۂ شہادت کی تلقین کرنے لگا تو کہنے لگا "اشرب واسقنی" پھر مر گیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے۔

انسان عمل کے جس حال میں ہوتا ہے اسی پر مرتا ہے اور جس حال میں مرتا ہے اسی حالت میں اٹھایا جائے گا [1]

اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ اسلام پر کرے۔ گمراہوں، کجروؤں کے راستے پر نہ کرے یقیناً وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

اکیسواں گناہ کبیرہ

پاکدامن کو تہمت لگانا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

---

[1] مسلم نے "یبعث کل عبد علی ما مات علیہ" کے لفظ سے روایت کیا ہے "اسنی المطالب"

إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

النور ۲۳

جو لوگ پاک دامن بے خبر ایمان دار عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں دنیا میں اور آخرت میں ان پر لعنت ہے اور ان کو بہت بڑا عذاب ہوگا جس روز ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے کاموں کی خبر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ○

النور ۴

اور جو کوئی پاکدامن عورتوں کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی درے رسید کرو اور آئندہ کبھی بھی ان کی شہادت قبول نہ کرنا یہ لوگ بدکار ہیں۔

صحیحین میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا :

سات مہلک چیزوں سے بچو ان میں سے آپ نے ذکر فرمایا ، پاکدامن بے خبر ، مومنہ پر تہمت لگانا۔

قذف یہ ہے کہ کوئی کسی اجنبی ، آزاد ، پاکدامن مسلمہ عورت کو کہے۔ اے زانیہ ، اے طوائف یا عورت اپنے شوہر سے کہے اے زانی ! یا اپنے لڑکے سے کہے اے حرامی لڑکے ! یا اپنی لڑکی سے کہے اے حرام زادی۔ مرد یا عورت کوئی بھی کہے اس پر اسّی کوڑوں کی حد واجب ہوگئی۔ سوائے اس کے کہ اس پر

وہ دلیل قائم کرے اور دلیل و شہادت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چار گواہ اس کی سچائی کی گواہی دیں۔ لیکن شہادت قائم نہ ہونے پر اس کو کوڑے مارے جائیں گے جب کہ اس کا مطالبہ بھی متہم کی طرف سے ہو۔

ایسے ہی اپنے غلام یا لونڈی کو کوئی زانی یا زانیہ کہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ صحیحین کی روایت ہے۔

جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے گا قیامت میں اس پر حد قائم کی جائے گی الا یہ کہ ویسا ہی ہو جس طرح مالک نے کہا تھا۔

جہلاء اکثر اس طرح کے فحش الفاظ کا استعمال کر گزرتے ہیں جن کی مستقل سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔ صحیحین میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے فرمایا۔

ایک آدمی گفتگو میں ایسی باتیں کرتا ہے جن کو سوچتا سمجھتا نہیں ان کے سبب سے وہ جہنم میں اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جو مشرق اور مغرب کی دوری سے بھی زیادہ ہے۔ حضرت معاذ بن جبل نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ہمارا مواخذہ ہماری باتوں پر بھی ہوگا۔ آپ نے فرمایا معاذ! حیرت ہے تمھاری عقل پر۔ جہنم میں منہ کے بل لوگوں کو ڈھکیلنے والی دوسروں کے حق میں کہی ہوئی غلط باتیں ہی ہوں گی۔

حدیث میں آیا ہے:۔

جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جب کہے تو بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے [۱]

---

[۱] بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ منذری

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا :-

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ ق ۱۸ وہ انسان جو بھی لفظ بولتا ہے اس کے پاس نگران حال مستعد ہوتا ہے۔

• حضرت عقبہ بن عامر نے کہا اے اللہ کے رسول ذریعہ نجات کیا ہے آپ نے فرمایا اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ بد خلق نہ بنو۔ اور اپنی غلطیوں پر گریہ وزاری کرو اللہ سے سب سے زیادہ دور سنگ دل ہے [۱-۲]

آپ کا ارشاد ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے قابل نفرت فحش اور عریاں گو ہے [۳]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہماری زبانوں کے شر سے اپنے احسان و کرم کے ذریعہ محفوظ رکھے۔

[۱-۲] اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن بتایا ہے۔ اسی معنی میں عبداللہ بن عمرو کی ایک مرفوع روایت ہے۔ ایاکم والفحش فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش نسائی نے سنن کبریٰ میں اور حاکم نے مع تصحیح ذکر کیا ہے [۳] مصنف نے رسالہ صغریٰ میں فرمایا: جو شخص ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آسمان سے ان کی برأت نازل ہونے کے بعد تہمت لگائے وہ کافر اور قرآن کی تکذیب کرنے والا ہے اسے کفر کے سبب قتل کر دیا جائے گا۔

بائیسواں گناہ کبیرہ

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ ○
الانفال ۵۸

بے شعبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مزید ارشاد ہے :-

وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
آل عمران ۱۶۱

کسی نبی کا یہ کام نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کر جائے اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو جائے گا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے :-

ہمارے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز کھڑے ہوئے آپنے خیانت کا تذکرہ فرمایا اور بڑی اہمیت جتلائی پھر فرمایا میں تمھیں قیامت میں اس حال میں نہ دیکھوں کہ جب تم میں کوئی آئے تو اس کی گردن پر بلبلاتا اونٹ سوار ہو پھر کہے اے اللہ کے رسول فریاد رسی کیجئے اس پر میں کہوں گا کہ اللہ کے سامنے میں تیرے لئے کسی بات کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھ تک ساری باتیں پہونچا دی تھیں۔ میں تم میں سے کسی سے قیامت میں اس حال میں نہ ملوں کہ اس کی گردن پر ہنہناتا گھوڑا سوار ہو کہے اے اللہ کے رسول مصیبت سے نجات دلوایئے میں جواب

دوں گا کہ اللہ کے سامنے میں تیرے لئے کسی بات کی طاقت نہیں رکھتا میں نے تجھ تک ساری باتیں پہونچا دی تھیں۔ تم میں سے کسی سے میں اس حال میں نہ ملوں کہ اس کی گردن پر چلاتی ہوئی بکری سوار ہو اور کہے اے اللہ کے رسول فریاد رسی فرمائیے میں کہوں گا کہ اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی بات کی طاقت نہیں رکھتا میں نے تجھ تک ساری باتیں پہونچا دی تھیں۔ اور میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے ساتھ کوئی چیختا ہوا شخص ہو اور یہ کہہ رہا ہو میری مدد کیجئے میں جواب دوں گا کہ اللہ کے سامنے کسی بات کا مالک نہیں ہوں میں تمھیں پہلے بتا چکا۔ تم میں سے کسی کو قیامت میں اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر لہراتے ہوئے کپڑے ہوں گے وہ کہے گا فریاد رسی کیجئے۔ میں کہوں گا اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا میں نے تجھے ساری باتیں پہونچا دی تھیں تم میں سے کسی سے میں اس حال میں نہ ملوں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہو وہ کہے اے اللہ کے رسول فریاد رسی فرمائیے۔ میں کہوں گا اللہ کے سامنے میں تیرے لئے کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا میں نے تجھے ساری باتیں پہونچا دی تھیں۔ مسلم [۱]

ان تمام قسموں میں سے جو کوئی غنیمت کی چیز تقسیم سے پہلے لے لے گا، یا بیت المال میں سے امام کی اجازت کے بغیر، یا فقراء کے لئے جمع کردہ زکوٰۃ میں سے لے گا تو وہ چیز قیامت میں اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ جیسا کہ

---

[۱] یہ الفاظ مسلم کے ہیں ورنہ ترغیب میں بخاری کی طرف منسوب ہے اور کہا ہے کہ لفظ مسلم کا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا :-

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آل عمران ۱۶۱

اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہوگا۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

غنیمت میں ملی ہوئی سوئی اور دھاگہ دے دو اور خیانت سے بچو کیونکہ قیامت میں یہ باعث عار ہے۔

حضرت ابن اللُّتبیّہ صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کئے گئے، جب واپس آئے تو کہا۔

یہ آپ لوگوں کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے اس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا واللہ تم سے کوئی شخص اگر کوئی چیز ناحق لے گا تو قیامت میں اسے اٹھائے ہوئے آئے گا تو میں قیامت میں تم میں سے کسی ایسے کو نہ پہچانوں گا جو بلبلاتا اونٹ یا بولتی گائے یا بکری لادے ہوئے آئے گا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ! میں نے تیرا پیغام لوگوں تک پہونچا دیا [۵۱]

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے ہم کو فتح نصیب ہوئی لیکن غنیمت میں سونے چاندی کے بجائے کھانے کپڑے کا سامان ہاتھ آیا پھر ہم وادی قریٰ کی طرف چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غلام تھا جسے بنی جذام کے

---

[۵۱] بخاری اور مسلم نے ابو حمید ساعدی سے روایت کیا ہے منذری

ایک شخص رفاعہ بن یزید نے ہبہ کیا تھا۔ جب ہم وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام کجاوہ اتارنے کے لئے کھڑا ہوا تو اسے تیر لگا اور اور اسی میں وہ مرگیا ہم نے کہا اے اللہ کے رسول یہ مشقت کی شہادت پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں اس رب کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شملے پر آگ شعلے مار رہی ہے جسے اس نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے لیا تھا اس پر لوگ گھبرائے اتنے میں ایک آدمی ایک یا دو تسمہ لے کر آیا اور کہا یہ مجھے خیبر کے دن ملا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک یا دو تسمہ آگ سے ہے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی سوار تھا جسے کرکرہ کہتے تھے اس کا انتقال ہوگیا آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے لوگ اسے دیکھنے گئے تو دیکھا کہ ایک عبا ہے اس نے خیانت کی ہے [1]

زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے غزوۂ خیبر میں خیانت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا تمھارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی کہا کہ پھر ہم نے اس کا سامان تلاش تو اس میں یہودیوں کا ایک نگینہ تھا جو دو درہم کے برابر تھا۔

امام احمد فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے

---

[1] مالک احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ منذری

جنازے کی نماز سے منع کیا ہو۔ ہاں خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کی نماز سے آپ نے ضرور روکا ہے۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

عالموں کے ہدیئے خیانت ہیں [1]

اس بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں جنھیں ظلم کے باب میں ذکر کیا جائے گا۔ ظلم کی تین قسمیں ہیں :۔

(۱) برے طریقے سے مال کھانا (۲) قتل، مار، توڑ، زخم کے ذریعہ بندوں پر ظلم کرنا (۳) گالی، لعنت، تہمت کے ذریعہ کسی پر ظلم کرنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا تو فرمایا :۔

۔ سنو! تمھارا خون تمھارے مال، تمھاری آبروئیں آپس میں تم پر حرام ہیں اس شہر میں اس مہینے کے اس دن کی طرح ۔ بخاری مسلم

آپ نے ارشاد فرمایا ۔

اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت کا صدقہ [2]

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضی کے اعمال کی توفیق دے ۔

[1] احمد اور ابن ماجہ نے ابو حمید ساعدی سے روایت کیا ہے اور حذیفہ ابن عباس اور جابر سے اس کے کئی شواہد ہیں (کشف الخفاء).

[2] مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے ۔ (مشکوٰۃ)

تیئیسواں گناہ کبیرہ

چوری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ المائدہ ۳۸

اور چور خواہ عورت ہو یا مرد دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا۔ اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا وبینا ہے۔

ابن شہاب نے فرمایا اللہ کی سزا دوسروں کا مال چوری کرنے سے ہے اور اللہ چور سے بدلہ لینے پر قادر ہے اور ہاتھ کاٹنے کی فرضیت کی حکمت کو بہتر جاننے والا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہ جاتا چور جس وقت چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہ جاتا البتہ توبہ کی گنجائش ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی ؎۱

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے کچھ زیادہ پر کاٹتے تھے ؎۲

؎۱ متفق علیہ (مشکوٰۃ بلوغ المرام) ؎۲ متفق علیہ

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا :-

چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے معلوم کیا گیا کہ ڈھال کی کیا قیمت ہے فرمایا چوتھائی دینار -

آپؐ نے فرمایا :-

چوتھائی دینار میں کاٹ لو اس سے کم میں نہ کاٹو [2]

اس وقت چوتھائی دینار تین درہم کے برابر تھا - ایک دینار میں بارہ درہم ہوتے تھے -

حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

اس چور پر اللہ کی لعنت ہے کہ خود چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے - رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے [3]

اعمش نے فرمایا بعض سے لوگ لوہے کی خود اور رسی سے تین درہم کے مساوی قیمت کی رسی سمجھتے تھے -

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں ایک مخزومیہ عورت تھی جو چیزیں منگنی لیتی تھی لیکن پھر انکار کر جاتی تھی - نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے گھر والے اسامہ بن زید کے پاس آئے اور اس عورت کے بارے میں گفتگو کی اسامہ نے رسول اللہ صلے اللہ

---

[1] یہ لفظ مسلم کا ہے - (بلوغ المرام)

[2] احمد

[3] متفق علیہ (مشکوٰۃ)

علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے ان سے فرمایا اے اسامہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد کے بارے میں سفارش کرو گے۔ پھر آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے فرمایا! تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اس سبب سے برباد ہو گئے کہ ان میں اگر کوئی شریف گھرانے کا چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹتا پھر اس مخزومیہ عورت کا ہاتھ کاٹا گیا[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن جریر فرماتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبید رضؓ سے پوچھا کیا چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا سنت سے ثابت ہے فرمایا:۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کی گردن میں کٹا ہوا ہاتھ لٹکا دیا گیا[2]

علماء نے فرمایا ہے کہ چور کو توبہ کوئی فائدہ نہیں پہونچاتی جب تک چوری کا مال اس کے مالک کو نہ لوٹا دے۔ اگر چور مفلس ہے تو صاحب مال سے چھٹکارا طلب کرے۔ واللہ اعلم۔

---
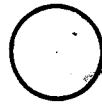
[1] متفق علیہ (مشکوٰۃ)

[2] ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ مشکوٰۃ ١٢

چوبیسواں گناہ کبیرہ

ڈاکہ زنی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ المائدہ ۳۳

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اسلئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں ۔ یا وہ جلا وطن کر دئے جائیں یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے اس سے بڑی سزا ہے ۔

امام واحدی[1] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :- یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کا معنی ہے کہ ان کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان کی اطاعت شعاری اختیار نہیں کرتے جو بھی کسی کی نافرمانی کرے وہ گویا اس سے برسرِ پیکار ہے وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا یعنی قتل، چوری اور دوسروں کا مال چھین کر زمین میں فساد کرتے ہیں

---

[1] ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متّویہ مشہور تفسیروں بسیط، وسیط، وجیز کے مصنف اور دیوان متنبی کے شارح تلمیذ ابو اسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مشہور مفسر وفات ۴۶۸ھ ابن خلکان۔

اور مسلمانوں پر جو کوئی بھی ہتھیار اٹھائے وہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرنے والا ہے۔ یہ امام مالک، امام اوزاعی، اور امام شافعی کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اَنْ یُّقَتَّلُوْا ۔۔۔ الی ۔۔۔ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ والبی[1] نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ "اَوْ" یہاں تخییر کے لئے ہے۔ یعنی امام کو اختیار ہے اگر چاہے قتل کرے، چاہے سولی دے اور اگر چاہے تو شہر بدر کر دے۔ یہ قول حسن، سعید بن مسیب اور مجاہد کا ہے۔

عطیہ[2] کی روایت میں ہے "اَوْ"، اختیار اور اباحت کے لئے نہیں ہے بلکہ مختلف گناہوں کے حساب سے حکم کے مقام اور حیثیت کی علامت ہے۔ پس اگر کوئی قتل کرے اور مال چھین لے تو قتل کیا جائے گا اور سولی دی جائے گی۔ اور جو مال چھین لے لیکن قتل نہ کرے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا اور جو خونریزی کرے اور مال نہ دے تو قتل کیا جائیگا اور جو راستوں میں دہشت پھیلائے لیکن قتل نہ کرے تو شہر بدر کر دیا جائیگا یہ امام شافعی کا مسلک ہے۔ نیز امام شافعی نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے کام کے مطابق حد کا مستحق ہوگا جس پر قتل اور سولی دونوں واجب ہیں تو اسے پہلے قتل کیا جائے گا، ابتلاء عذاب کی کراہیت کے پیش نظر۔ پھر تین مرتبہ سولی دی جائے گی۔ پھر اتار لیا جائیگا۔ اور جس پر صرف قتل واجب ہے تو اسے قتل کر کے اس کے گھر والوں کو کفن دفن کے لئے دے دیا جائے گا۔ اور جس پر کاٹنا واجب ہے تو پہلے اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا پھر روک دیا جائے گا۔ لیکن پھر چوری کرے تو

---

[1] علی بن ابو طلحہ الوالی ابن عباس کی تفسیر کے راوی اگرچہ ان کے سماع میں کلام ہے۔ ان کے حالات المیزان للذہبی میں مذکور ہیں [2] ابن سعد العوفی ان کی توثیق میں اختلاف ہے صادق ہیں لیکن کثیر الخطا رہیں اور تدلیس بھی کرتے تھے۔ (التقریب)

بایاں پیر کاٹ دیا جائے گا۔ اور اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے آپ نے فرمایا۔

اگر کسی نے چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹو پھر اگر چوری کرے تو اس کا ایک پیر کاٹو پھر اگر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹو پھر اگر چوری کرے تو اس کا دوسرا پیر کاٹو[1]

اسے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر اور خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق نے اپنے دور حکومت میں کیا ہے اور صحابہ میں سے کسی نے ان کی مخالفت نہ کی اور بایاں پیر ہونے کا سبب یہ ہے کہ پہلے داہنا ہاتھ کاٹنے کے بعد بایاں پیر کاٹنے پر اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "مِنْ خِلَافٍ" کا یہی معنی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ" حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ امام وقت اس کا خون مباح کر دے اور حکم جاری کر دے کہ جو بھی پائے اسے قتل کر دے۔ یہ ایسے شخص کے لئے ہے جو قبضے میں نہ ہو۔ لیکن جو گرفتار ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ قید کر دیا جائے کیونکہ جب وہ قید ہونے کی بنا پر دہشت انگیزی نہیں کر سکے گا تو گویا وہ شہر بدر کر دیا گیا۔ ابن قتیبہ نے قیدیوں کے بارے میں شعر کہا ہے:۔

خرجنا من الدنیا ونحن من اھلھا　　فلسنا من الاحیاء فیھا ولا الموتی[1]

ہم دنیا والے ہیں لیکن دنیا سے دور ہیں ہمارا حال یہ ہے کہ نہ زندوں میں ہیں اور نہ مردوں میں

---

[1] ابوداؤد اور نسائی نے جابر سے روایت کیا ہے اور اسے ناواقفیت کا ذکر کیا حارث بن ابی حاطب سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ شافعی نے ذکر کیا کہ پانچویں بار میں قتل کا حکم منسوخ ہے۔

اذا جاء نا السجان یوما لحاجۃ عجبنا و قلنا جاء ھذا من الدنیا

داروغۂ جیل جب کبھی کسی ضرورت سے ہمارے پاس آیا تو ہم نے تعجب سے کہا یہ دنیا سے آیا ہے

ڈاکہ زنی، دہشت انگیزی کرنے والا جب گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ تو مال چھیننے والا یا روکنے والا یا قتل کرنے والا۔ ترکِ نماز اور شراب، زنا اور لواطت وغیرہ جرائم میں پیسے برباد کرنے والا کتنے کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوا؟

اللہ ہمیں ہر بلا اور آزمائش سے پناہ میں رکھے وہ بڑا سخی، کریم اور غفور و رحیم ہے۔

○

پچیسواں گناہ کبیرہ

دانستہ جھوٹی قسم کھانا

اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَاخَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ آل عمران ۷۷

رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے تو سخت دردناک سزا ہے۔

واحدی فرماتے ہیں یہ آیت دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جن کا ایک معاملے میں جھگڑا تھا۔ مدعیٰ علیہ نے قسم کھانے کا ارادہ کیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور جھوٹی قسم پر وعید سنائی اور مدعی کے حق کو ثابت فرمایا۔

عبد اللہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لئے جو شخص قسم کھا جائے اور اس میں وہ جھوٹا ہے تو وہ اللہ سے اس کے غضب کی حالت میں ملے گا۔ اشعث نے کہا یہ آیت واللہ میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے مابین ایک زمین کا تنازعہ تھا یہودی نے جب انکار کیا تو میں نے یہ مقدمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھایا آپؐ نے فرمایا کیا تمھارے پاس دلیل ہے میں نے کہا نہیں یہودی سے فرمایا قسم کھاؤ میں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ قسم کھا کر میری جائداد لے لے گا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں الخ [۱]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا۔

جو بلا حق کے کسی مسلمان کے مال پر قسم کھالے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غصہ ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق میں قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں الخ (بخاری مسلم)

---

[۱] بخاری مسلم۔ ابوداؤد، ترمذی ۱۲

حضرت ابو امامہ رض فرماتے ہیں کہ ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا۔

جس شخص نے کسی مسلمان کا مال مارلیا تو اللہ نے اس پر جہنم واجب کر دی اور جنت کو حرام کر دیا ایک آدمی نے کہا اگر تھوڑا ہو اے اللہ کے رسول فرمایا خواہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ صحیح مسلم۔ حفص بن میسرہ نے کہا کتنی سخت حدیث ہے یہ انھوں نے کہا کیا اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں الخ ؁۱

حضرت ابوذر کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ قیامت میں کلام نہ کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے آپ نے اسے تین مرتبہ فرمایا ابوذر نے کہا وہ گھاٹے اور ٹوٹے میں پڑے اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں فرمایا ٹخنے سے نیچے تہبند گھسیٹنے والا، احسان جتانے والا جھوٹی قسم سے اپنا سامان فروخت کرنے والا ؁۲

آپ نے ارشاد فرمایا :۔

کبیرہ گناہ یہ ہیں :۔ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سخت جھوٹی قسم کھانا۔ بخاری ؁۳

؁۱ ابن ماجہ نسائی اور مالک نے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی سے روایت کیا ہے منذری

؁۲ مسلم ابوداؤد ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

؁۳ ترمذی نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے۔

غموس کا معنی عربی زبان میں ہے "ڈبونے والا" یمین غموس اس لئے کہا گیا کہ یہ قسم انسان کو گناہوں میں ڈبو دیتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کو جہنم میں ڈبو دیتی ہے۔

فصل

اس وعید میں غیر اللہ کی قسم کھانا بھی داخل ہے جیسے نبی، کعبہ، فرشتے آسمان، پانی، زندگی، امانت، روح، سر، حیات سلطان، نعمتِ سلطان اور کسی کی تربت وغیرہ کی قسم کھانا۔

حضرت ابن عمرؓ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :-

اللہ تمھیں منع کرتا ہے کہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ لہذا جو کوئی قسم کھائے اسے اللہ کی قسم کھانا چاہیئے یا خاموش رہے صحیح کی ایک روایت میں ہے جو کوئی قسم کھائے اسے اللہ کی قسم کھانی چاہیئے یا خاموش رہنا چاہیئے[۱]

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :-

مت قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپ دادوں کی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابوداؤد

---

[۱] مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ منذری

حضرت بریدہ کی ایک دوسری روایت ہے آپؐ ارشاد فرماتے ہیں۔

جس نے قسم کھائی کہ "میں اسلام سے بری ہوں"، اگر اس قول میں جھوٹا ہے تو جھوٹا ہوا اور اگر سچا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی سے نہیں لوٹے گا۔ ؎۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "کعبہ کی قسم" فرمایا "لا تحلف بغیر اللہ"، غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ

جس نے اللہ کے سوا کسی غیر کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا ہے صحیح ابن حبان اور حاکم نے کہا کہ ان کی شرط پر صحیح ہے۔

بعض علماء نے "کفر و اشرک"، کی توضیح سختی اور تاکید کے مفہوم کے اعتبار سے کی ہے۔ جیسا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

ریا کاری شرک ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:۔

جس کسی نے قسم کھائی اور قسم میں اس نے کہہ دیا "لات وعزیٰ کی قسم" تو اسے فوراً لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیئے ؎۲

صحابہ میں نئے اسلام لائے ہوئے لوگ ایسے تھے کہ قسم کھاتے وقت

؎۱ یعنی بریدہ سے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا حاکم نے کہا کہ صحیحین کی شرط پر ہے۔

؎۲ مصنف نے صغریٰ میں کہا متفق علیہ ہے۔

ان کی زبان بتوں کے نام کی طرف مائل ہو جاتی تھی ۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو حکم دیا کہ فوراً "لا الٰہ الا اللہ"، کہہ دیا کریں تاکہ اس کا کفارہ بن جائے و باللہ التوفیق ۔

○

چھبیسواں گناہ کبیرہ

ظلم

لوگوں کا مال ظلم سے لینا اور کھانا ، مار ، گالی ، زیادتی ، کمزوروں پر دست درازی کے ذریعہ ظلم کرنا اس موضوع میں داخل ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○ وَ

اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو اللہ تو انھیں ٹال رہا ہے اس دن کے لئے جب یہ حال ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں نظریں اوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں ۔ اے محمد اس دن سے تم

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝

ابراہیم ۴۵

انھیں ڈراؤ جب کہ عذاب انھیں آلے گا اور اس وقت یہ ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے مگر انھیں صاف جواب دے دیا جائیگا کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے حالاں کہ تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ بس چکے تھے جنھوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اور دیکھ چکے تھے کہ ہم نے ان سے کیا سلوک کیا اور انکی مثالیں دے دے کر ہم تمھیں سمجھا بھی چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ ۔ الشوریٰ ۴۲

البتہ الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۔ الشعراء ۲۲۷

اور ظالم خود جان لیں گے کہ کس چکر میں گھوم رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ظالم کو آزماتا ہے پھر جب پکڑ کرتا ہے تو نہیں چھوڑتا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

ھود ۱۰۲، اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک

ہوتی ہے [۱]

آپ نے ارشاد فرمایا :۔

اگر کسی کا کسی کے اوپر سامان یا کسی اور چیز کے معاملے میں ظلم ہو تو اسے آج ہی صاف کرلینا چاہیئے جب وہ بیکسی کا دن آئے گا جب نہ کسی کے پاس درہم ہوگا نہ دینار۔ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس ظلم کے بمقدار اس سے لے لیا جائے گا اور اس کے پاس اگر نیکیاں نہیں ہیں تو اس کی برائیاں لے کر اس کے اوپر لاد دی جائیں گی [۲]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! میں نے ظلم خود پر حرام کرلیا ہے اور تمھارے آپس میں بھی حرام ٹھہرا دیا ہے لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو [۳]

آپ نے فرمایا :۔

تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہے نہ کوئی پونجی آپ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ سب لے کر آئے گا۔ جب کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو تہمت لگائی ہوگی ان سب کی خطائیں لے کر اس کے نام ڈال دی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا۔ یہ حدیث صحاح کی ہیں [۴]

---

[۱] مسلم اور ترمذی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے۔ منذری

[۲] بخاری، ترمذی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔ منذری

[۳] مسلم اور ترمذی نے ابوذر سے نقل کیا ہے [۴] مسلم اور ترمذی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

آپ نے فرمایا :۔

کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں ان کو قیامت میں جہنم رسید کیا جائے گا ۔

حضرت معاذ بن جبل کو جب آپ نے یمن بھیجا تو ان سے فرمایا ۔

مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے [۱]

صحیح بخاری میں ہے آپ نے فرمایا :۔

جو آدمی کسی کی ایک بالشت زمین کی مقدار ظلم کرے گا قیامت میں اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا [۲]

بعض کتابوں میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

اس شخص پر میرا سخت غضب ہے جو کسی ایسے پر ظلم کرے جس کا میرے سوا کوئی حامی و مددگار نہیں ہے ۔

لا تظلمن اذا ما کنت مقتدرا	فالظلم ترجع عقباه الی الندم
جب تم طاقت والے ہو تو کسی پر ظلم نہ کرو	اس لئے کہ ظلم کا انجام ندامت ہے
تنام عیناك والمظلوم منتبه	یدعو علیك وعین الله لم تنم

تیری آنکھیں سو رہی ہیں اور مظلوم کی آنکھوں میں نیند نہیں وہ تیرے لئے بد دعا کر رہا ہے اور اللہ بیدار ہے

بعض سلف کہا کرتے تھے : کمزوروں پر ظلم کر کے صاحب طاقت شر پسندوں میں سے مت ہو ۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا : تورات میں لکھا ہوا ہے کہ پل صراط

---

[۱] بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ۔

[۲] بخاری مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے اس کے شواہد بہت ہیں ۔ منذری

کے دوسری طرف سے ایک آواز دینے والا کہتا ہے: اے ظالموں اور سرکشوں کی جماعت اور اے عیش کوش بدبختو اللہ اپنے جلال اور عزت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ آج اس پل کو کوئی ظالم پار نہیں کر سکتا۔

حضرت جابر کہتے ہیں :۔

کہ جب میں فتح مکہ کے سال حبشہ ہجرت کرنے والی جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا مجھے سرزمین حبشہ کا کوئی تعجب انگیز واقعہ سناؤ۔ ان میں سے کچھ نوجوانوں نے کہا۔ ہاں اے اللہ کے رسول! ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس گذری جس کے سر پر پانی کا گھڑا تھا وہ ایک جوان کے پاس سے گذری جس نے اس کے کندھے کے بیچ میں ہاتھ ڈال کر اسے دھکا دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گر پڑی اور اس کا گھڑا ٹوٹ گیا پھر جب وہ کھڑی ہوئی تو اس کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا اے سنگدل تمھیں اچھی طرح معلوم ہو جائے گا جب اللہ کرسی رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد کے انسانوں کو اکٹھا کرے گا اور ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کے بارے میں بتائیں گے تو اس وقت میرے اور تمھارے معاملے کی خبر ہوگی اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑھیا نے ٹھیک کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کرے گا جس کے قوی لوگوں سے ضعیفوں کا بدلہ نہ لیا جائے [۱]

---

[۱] جامع صغیر میں اس کی نسبت ابن ماجہ اور ابن حبان کی طرف کی ہے اور پھر بریدہ عن ابی یعلی سے اس کے شاہد کا ذکر کیا ہے اسے بیہقی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اذا الظلوم استوطأ الظلم مرکبا   ولج عتوا فی قبیح اکتسابه

جب ظالم ظلم وجور کی سواری پر سوار ہو جائے اور سرکشی سے بدکرداری کی انتہا کو پہونچ جائے

فکله الی صرف الزمان وعدله   سیبدو له مالم یکن فی حسابه

تو اسے زمانے کے حالات کے حوالہ کر دو کہ جو کچھ اس کے حساب میں بھی نہ ہو زمانہ اسے بھی ظاہر کر دکھائے گا

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

پانچ طرح کے لوگ ہیں جن پر اللہ کا غضب یا تو دنیا میں نازل ہو یا انھیں آخرت میں جہنم میں ڈھکیل دے گا۔قوم کا وہ امیر جو رعیت سے اپنا حق حاصل کرے اور خود انھیں انصاف نہ دے ان سے ظلم کو نہ روکے۔ قوم کا وہ رہنما کہ لوگ اس کی اطاعت کریں اور وہ کمزور اور طاقتور کے درمیان مساوات قائم نہ کرے اور بڑائی سے کلام کرے وہ آدمی جو اپنے اہل وعیال کو اللہ کی اطاعت کا حکم نہ دے انھیں دین کی بات نہ بتائے وہ آدمی جو کوئی ملازم رکھے اس سے پورا کام لے لیکن پوری اجرت نہ دے وہ آدمی جو عورت پر مہر کے لئے ظلم کرے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو انھوں نے آسماں کی طرف اپنا سر اٹھایا اور کہا اے اللہ تو کس کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مظلوم کے ساتھ جب تک کہ ظالم اس کا حق نہ ادا کر دے۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں ایک ظالم بادشاہ نے ایک عالی شان محل تعمیر کروایا اور اس کے ایک پہلو میں ایک فقیر بڑھیا نے اپنی جھونپڑی تعمیر کی بادشاہ ایک دن سواری پر بیٹھ کر محل کا چاروں طرف سے مشاہدہ کرنے نکلا اس کی نظر اس کٹیا پر پڑی پوچھا یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا ایک بڑھیا کی ہے۔اس نے

حکم دیا اور وہ کٹی اجاڑ دی گئی جب بڑھیا آئی تو اس نے اسے اجڑا ہوا دیکھا کہا: اسے کس نے گرایا ہے لوگوں نے کہا بادشاہ نے۔ عورت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: یارب اذالم اکن انا حاضرۃ فاین کنت انت۔ اے پروردگار! جب میں یہاں موجود نہ تھی تو کیا تو بھی نہ تھا۔ اللہ نے حضرت جبریل کو حکم دیا اور اس کے محل کو تل پٹ کر دیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب خالد بن برمک اور ان کے لڑکے قید ہوئے تو لڑکے نے کہا ابا جان عزت کے بعد ہم قید و بند میں مبتلا کر دئے گئے۔ کہا اے بیٹے! مظلوم کی فریاد رات کی تاریکیوں میں شرف قبولیت پاتی ہے جس سے ہم غافل ہوتے ہیں لیکن اللہ اس سے غافل نہیں ہوتا۔

یزید بن حکیم کہتے ہیں مجھے کبھی کسی سے اتنا خوف محسوس نہیں ہوا جتنا اس آدمی سے ہوا جس پر میں نے ظلم کیا تھا۔ اور میں جانتا ہوں کہ اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ کہتا تھا حسبی اللہ۔ بس میرے لئے اللہ کافی ہے اور اللہ میرے اور تمھارے درمیان ہے۔

رشید نے ابوالعاہیہ شاعر کو قید کر دیا تو اس نے مندرجہ ذیل دو شعر اس کی خدمت میں بھیجے۔

اما واللہ ان الظلم شوم ومازال المسیء ھو الظلوم

بخدا ظلم بدنصیبی ہے اور ظالم آدمی ہی برائیاں پھیلاتا ہے ÷

ستعلم یاظلوم اذا التقینا غدا عند الملیک من الملوم

اے ظالم کل جب ہم شہنشاہ مطلق سے ملیں گے تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ قابل ملامت کون ہے

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں:۔

قیامت میں ظالم جب جہنم کے پل پر آئے گا تو مظلوم اسے پہچان لے گا اس

طرح تمام ظالم بغیر مظلوم کو اپنی سب نیکیاں چکائے ہوئے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ پھر اگر ان کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو ظلم کے بمقدار مظلوموں کی خطائیں ان کے اوپر لاد دی جائیں گی یہاں تک کہ وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ڈھکیل دئے جائیں گے۔[1]

حضرت عبداللہ بن انیس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا قیامت میں آدمی ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اکٹھا کئے جائیں گے پھر ایک ندا کرنے والا ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور اور نزدیک ہر جگہ سے سنا جا سکے میں بدلہ دینے والا فرشتہ ہوں کوئی بھی جنتی جنت میں نہیں داخل ہو سکتا یا کوئی دوزخی دوزخ میں نہیں جا سکتا اگر وہ کسی پر ظلم کئے ہوئے ہو یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ دلاؤں حتی کہ طمانچہ جیسی چیزوں کا بھی اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو گا کہ ہم ننگے پاؤں ننگے بدن آئیں گے۔ آپ نے فرمایا نیکیوں اور بدیوں کے حساب سے بدلہ ملے گا اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔[2]

---

[1] طبرانی نے اوسط میں ابوامامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسکے رواۃ کی توثیق میں کئی طرح کے اقوال ہیں منذری

[2] احمد نے حسن سند سے روایت کی ہے (منذری) ابن قیم نے الصواعق میں اسکی نسبت ابویعلی موصلی کی طرف کی ہے بخاری نے ادب المفرد میں اور ضیاء نے مختارہ میں اور طبرانی نے معجم میں کہا اس کی سند حسن ہے یہ روایت ھمام بن یحییٰ عن القاسم بن عبدالواحد عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن جابر سے روایت کیا ہے۔ بخاری نے اپنی صحیح میں تعلیقاً ذکر کیا ہے لیکن جزم کے ساتھ اور اس کے آخر میں ویذکر عن جابر کا لفظ ہے۔

آپ نے فرمایا :-

جس کسی نے ایک کوڑا ظلم سے مارا ہوگا قیامت میں اس کا بدلہ چکانا ہوگا [1]

بیان کیا جاتا ہے کہ کسریٰ نے اپنے شہزادے کے لئے ایک معلم رکھا۔ جب لڑکا پڑھ لکھ کر صاحب علم وفضل ہو گیا تو معلم نے ایک دن اسے بلایا اور بلا کسی قصور کے خوب پٹائی کی جس کا کینہ لڑکے کے دل میں بیٹھ گیا۔ جب کسریٰ ضعیف ہو کر انتقال کر گیا تو شہزادہ ملک کا وارث ہوا اور اس نے معلم کو دربار میں طلب کیا اور کہا کہ تم نے فلاں وقت بلاسبب کے اتنی تکلیف دہ سزا کیوں دی تھی ؟ معلم نے کہا اے بادشاہ جب آپ علم وفضل کے کمال کو پہنچ گئے تو مجھے یہ علم ہوا کہ بادشاہ کے بعد ملک کے وارث آپ ہی ہوں گے تو میں نے سوچا کہ آپ کو مار اور ظلم کی تکلیف کا مزہ چکھا دوں تاکہ اپنے دور سلطنت میں آپ کسی پر ظلم نہ کریں۔ شہزادے نے کہا۔ جزاک اللہ خیرًا ۔ اللہ آپ کو اس کا بہترین بدلہ دے ۔ پھر حکم دیا کہ انھیں انعام سے نوازا جائے اور پھر رخصت کیا۔ ظلم کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ یتیم کا مال ہڑپ کر لیا جائے۔ حضرت معاذ بن جبل والی روایت گذر چکی ہے کہ آں حضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ "مظلوم کی فریاد سے بچو کیونکہ اللہ اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ ایک روایت میں

مظلوم کی دعا بادلوں کو چیر کر جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ میری عزت وجلال کی قسم میں تیری مدد کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد ہی [2]

---

[1] بزار اور طبرانی نے حسن سند سے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔ منذری

[2] احمد نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح میں روایت کیا ہی منذری

کسی کہنے والے نے کہا ہے :۔

توق دعا المظلوم ان دعاءہ لیرفع فوق السحب ثم یجاب

مظلوم کی بد دعا سے بچو اسلئے کہ اسکی دعا بادلوں کے اوپر تک پرواز کرتی ہے پھر اسے قبول کیا جاتا ہے

توق دعا من لیس بین دعائہ وبین اللہ العالمین حجاب

اس شخص کی بد دعا سے بچو جس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے

ولا تحسبن اللہ مطی حالہ ولا انہ یخفی علیہ خطاب

یہ خیال نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اس سے التفات نہیں کرے گا نہ وہ ایسا ہے کہ کوئی بات اس پر پوشیدہ ہے

فقد صح ان قال وعزتی لانصرن المظلوم وھو مثاب

یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم میں مظلوم کی مدد کروں گا اور اسے بدلہ دیا جائے گا

فمن لم یصدق ذا الحدیث فانہ جھول والا عقلہ فمصاب

جو شخص اس بات کو صحیح نہ مانے وہ یا تو نادان ہے یا اس کی عقل پر پتھر پڑ گیا ہے

ایک بڑا ظلم یہ بھی ہے کہ آدمی کسی کے حق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرے باوجودیکہ اس کی قدرت رکھتا ہے۔ صحیحین میں وارد ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

مستطیع آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے :۔

ایک روایت میں ہے :۔

صاحب استطاعت کا کسی کے حق سے انکار کرنا ظلم ہے جو اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔

یہ بھی ظلم ہے کہ شوہر بیوی کا نان نفقہ، اس کی مہر وغیرہ حقوق کی ادائیگی نہ کرے اور یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مذکور میں داخل ہے۔

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت میں غلام یا لونڈی کا ہاتھ پکڑ کر تمام انسانوں کے سامنے ندا کی جائے گی یہ فلاں بن فلاں ہے جس شخص کا

اس پر کوئی حق ہو وہ اپنا حق لینے کے لئے آئے فرمایا کہ عورت خوش ہوگی کہ اس کا کوئی حق اس کے باپ یا بھائی یا شوہر پر ہو پھر آپ نے آیت کی تلاوت فرمائی فَلَآ اَنسَابَ بَیۡنَھُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ یعنی اس دن لوگوں کے درمیان نسب کا کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا نہ کوئی کسی سے کچھ پوچھے گا۔ فرمایا کہ اللہ اپنا حق جتنا چاہے گا معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد کو کچھ بھی معاف نہ کرے گا۔ پھر غلام کو لوگوں کے لئے کھڑا کرے گا پھر اہلِ حق سے فرمائے گا آؤ اپنا حق حاصل کرنے کیلئے پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا کہ اس کے نیک اعمال سے لے کر ہر حق دار کو اس کے حق کے مطابق دے دو پس اگر اللہ کا ولی ہوگا اور ذرے کے برابر کم بچ رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ دگنا کر کے جنت میں داخل فرما دے گا اور اگر بد اعمال ہوگا اور کچھ بھی نہ بڑھ رہا ہوگا تو فرشتے کہیں گے۔ اے ہمارے رب اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور تقاضا کرنے والے ختم نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان سب کی برائیاں لے کر اس کی برائیوں میں ملا دو پھر اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کی تائید آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں ذکر ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ پھر فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، سب کچھ لے کر حاضر ہوگا اور یہ بھی کہ فلاں کو گالی دی، فلاں کو مارا فلاں کا مال لے لیا پھر اس کی نیکیاں ان پر تقسیم کر دی جائیں گی۔ پھر اگر ادائیگی حق سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان سب کی خطائیں اس کے نام لکھ دی جائیں گی اور پھر جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ یہ مسلم اور ترمذی کی روایت ہے۔

فصل

یہ بھی ظلم میں داخل ہے کہ کوئی شخص کسی کو مزدوری پر رکھے یا کسی انسان کو کسی کام پر مقرر کرے اور اس کی اجرت نہ دے جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین طرح کے لوگ ہیں کہ قیامت میں ان کا فریق میں ہوں گا اور جس کا فریق میں ہوں تو یقیناً وہ مغلوب ہوگا۔ وہ آدمی جس کو میرے نام سے کوئی چیز دی گئی اور وہ اس سے پھر گیا۔ وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی وہ آدمی جس نے کسی کو ملازم رکھ کر اس سے پورا کام لیا لیکن اجرت پوری نہ دی۔

نیز کسی یہودی یا عیسائی پر کوئی ظلم کرے۔ اسے کم دے، یا طاقت سے زیادہ کام لے یا اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز لے لے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے۔ انا حجیجہ او انا خصمہ یوم القیامۃ کہ قیامت میں میں اس کا فریق ہوں گا۔ نیز اس میں یہ بھی داخل ہے کہ جھوٹی قسم کھا کر یہ ثابت کرنا چاہے کہ اس کے ذمہ قرض ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی وارد ہے۔

جس شخص نے کسی مسلمان کی کمائی ضبط کر لی اللہ نے اس کے لئے جہنم واجب اور جنت حرام کر دی کہا گیا اے اللہ کے رسول اگر تھوڑی چیز ہو فرمایا خواہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

نخف القصاص غداً اذا وفیت ما کسبت یداک الیوم بالقسطاس

ڈرو کل کے دن بدلے سے جب تمھیں تمھارے آج کے کام کا انصاف سے بدلہ دیا جائے گا۔

فی موقف ما فیہ الا شاخص　　او مهطع او مقنع للراس

ایسے مقام پر ہو گی جس میں نگاہیں گڑی ہوں گی گردنیں اٹھی ہوا گی یا سر جھکے ہوں گے

اعضاؤھم فیہ الشھود وسجنھم　　نار وحاکمھم شدید الباس

بدن کے اعضاء خود گواہی دیتے ہوں گے ان کا قید خانہ جہنم ہو گا اور انکا حاکم سخت گیر ہو گا

ان تمطل الیوم الحقوق مع الغنی　　فغداً تودیھا مع الافلاس

آج اگر قدرت کے باوجود دوسروں کا حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرو گے تو کل افلاس کے باوجود اسے دینا ہو گا

مذکور ہے کہ قیامت میں کچھ لوگ ایسے شخص کی ملاقات سے بہت زیادہ ڈرتے ہوں گے جس پر ظلم کیا ہو گا کہ مبادا وہ بدلے کا مطالبہ کر بیٹھے۔ جیسا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

قیامت میں تمھیں حق داروں کا حق ضرور ادا کرنا ہو گا حتی کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ بھی دلایا جائے گا [1]

آپ نے فرمایا۔

جس شخص نے اپنے کسی بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز میں ظلم کیا ہو تو اس دن کے آنے سے پہلے کہ جب نہ درہم ہو گا نہ دینار اسے صاف کرلے اگر اس کے پاس عمل صالح ہو گا تو اس کے ظلم کے بمقدار اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوا گی تو اس کے گناہوں کو لے کر اس کے اوپر لاد دیا جائے گا پھر جہنم رسید کر دیا جائے گا [2]

عبداللہ بن ابوالدنیا نے حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کیا ہے

---

[1] مسلم اور ترمذی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

[2] بخاری اور ترمذی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے (منذری ترغیب)

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-
قیامت میں سب سے پہلے ایک مرد اور عورت کا جھگڑا پیش ہوگا واللہ عورت کی زبان کلام نہیں کرے گی بلکہ اس کے ہاتھ اور پیر دنیا میں اپنے شوہر پر جو دشواریاں ڈالتی تھی اس کے خلاف گواہی دیں گے اور مرد کے اوپر اس کے ہاتھ پیر بھلائی یا برائی کی گواہی دیں گے اسی طرح اس کے خادموں کو بلایا جائے گا ان سے دانق (درہم کا چھٹا حصہ) اور قیراط (درہم کا بارہواں حصہ) کے سکے نہیں لئے جائیں گے بلکہ اس ظالم کی نیکیاں اس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اس مظلوم کی برائیاں اس ظالم پر لادی جائیں گی پھر ظالموں کو لوہے کے آنکسوں میں لایا جائے گا پھر حکم ہوگا انھیں جہنم کی طرف ہانک لے جاؤ [۱]
قاضی شریح فرماتے ہیں کہ ظالموں کو خبر لگ جائے گی اور انھیں بھی جنھوں نے کسی کا حق کم کیا ہوگا۔ ظالم عذاب کا انتظار کریں گے اور مظلوم نصرت الٰہی اور ثواب کا۔ یہ بھی مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر ظلم کے لئے کسی شخص کو مسلط کر دیتا ہے۔
طاؤس یمانی ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے اور اس سے کہا اتق اللہ یوم الاذان اللہ سے " روزِ اذان ،، کا خوف کھاؤ۔ ہشام نے کہا روزِ اذان کیا ہے کہا اللہ تعالیٰ کا فرمان فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۔ کہ ایک ندا کرنے والے نے ندا کی کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

---

[۱] طبرانی نے سند میں عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی سے روایت کیا ہے جو ضعیف ہیں سعید بن منصور نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا کہ مالک اسے پسند کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد)

ہشام یہ سن کر بے ہوش ہو گیا۔ طاؤس نے فرمایا کہ جب بیان کا یہ حال ہے تو مشاہدے کا کیا عالم ہو گا۔ اے ظالم کا نام پسند کرنے والے تم پر ظلم کا کتنا بوجھ ہے۔ قید خانہ جہنم ہے اور حق فیصلہ کرنے والا ہے۔

فصل

ظالموں کی ہم نشینی ان سے لگاؤ اور ان کی مدد سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ ہود ۱۱۳	ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آجاؤ گے اور تمھیں کوئی ایسا ولی اور سرپرست نہ ملے گا جو خدا سے تمھیں بچا سکے اور کہیں سے تم کو مدد نہ پہونچے گی۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا یعنی تم ان کی طرف محبت، گفتگو کی نرمی اور وفاداری سے پورا میلان نہ کرو۔ سدی اور ابن زید نے فرمایا: ظالموں سے مداہنت نہ کرو۔ عکرمہ نے کہا یعنی ان کی اطاعت اور ان سے محبت نہ کی جائے۔ ابوالعالیہ نے کہا ان کے افعال سے راضی نہ ہوا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ (الصافات ۲۲)	اکٹھا کرو ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو۔

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

آگے کچھ ایسے امراء ہوں گے جن کے خاص ساتھی اور حاشیہ نشین ہوں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے پس جو شخص ان میں داخل ہوا۔ ان

کے جھوٹ کی تصدیق کی ان کے ظلم پر مدد دی وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور جو ان میں داخل نہیں ہوا اور ان کے ظلم پہ ان کی اعانت نہ کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔[1]

آپ نے فرمایا :-

جو کسی ظالم کی مدد کرے گا وہ ظالم اس پر مسلط ہو جائے گا۔[2]

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ظالموں کے مددگاروں کو بغیر دلی نفرت کے نہ دیکھو تا کہ تمہارے نیک اعمال اکارت نہ جائیں۔

مکحول دمشقی نے کہا کہ قیامت میں ایک ندا کرنے والا پکارے گا! کہاں ہیں ظالم اور ان کے مددگار سو کسی نے اگر اسے روشنائی یا دوات یا قلم ڈبو کر دیا ہو گا وہ اسی ظالم کے ساتھ حاضر ہوں گے اور ان سب کو آگ کے ایک تابوت میں اکٹھا کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

سفیان ثوری کے پاس ایک درزی آیا اور کہا کہ میں بادشاہ کا کپڑا سلتا ہوں کیا میں بھی ظالموں کے گروہ اور ان کے مددگاروں میں شامل کیا جاؤں گا۔ سفیان ثوری نے فرمایا۔ تم خود ظالموں میں سے ہو اور ظالموں کے مددگار وہ ہیں جو تجھ جیسے لوگوں کے ہاتھ سوئی، دھاگہ فروخت کرتے ہیں۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا :-

---

[1] احمد ابو یعلی اور ابن حبان نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے نہ کہ ابن مسعود سے جیسا کہ منذری میں ہے غالباً یہ کاتب کی غلطی ہے۔

[2] سیوطی نے جامع صغیر میں ابن عساکر عن ابن مسعود کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے ؛

جہنم میں سب سے پہلے وہ کوڑے والے لوگ ہوں گے جو ان سے لوگوں کو ظالمانہ طور پر مارتے ہوں گے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا:۔

ظالموں کے مددگار اور اس کے اعوان وانصار جہنم کے لئے ہیں۔

ایک روایت میں ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ میرے ذکر سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں اور ان کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں انھیں لعنت کروں

ایک روایت میں ہے کہ ان میں سے جو مجھے یاد کرتا ہے میں اسے لعنت سے یاد کرتا ہوں۔

آپ کا ارشاد ہے۔

کوئی بھی تم میں سے ایسی جگہ پر نہ ٹھہرے جہاں کسی مظلوم کو سزا دی جا رہی ہو کیوں کہ اس جگہ جو لوگ بھی موجود ہوتے ہیں سب پر لعنت نازل ہوتی ہے۔ جب کہ اسے اس ظلم سے روک نہ رہے ہوں [1]

آپ نے فرمایا:۔

ایک آدمی اپنی قبر میں دفن کیا گیا تو اس سے کہا گیا کہ ہم تجھے سو بار ماریں گے وہ ان سے سفارش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک مار تک بات پہونچ گئی پھر اسے مارا جس سے قبر شعلے سے بھڑک اٹھی اس نے کہا تم نے مجھے ایسی مار کیوں ماری؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ تو نے ایک نماز بغیر

---

[1] طبرانی نے حسن سند سے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے جس کا لفظ یقتل فیه رجل ظلما الخ ہے ترغیب۔

طہارت کے پڑھی تھی اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا تھا اور اس کی مدد نہیں کی تھی [1]

یہ اس شخص کی حالت ہے جو طاقت کے باوجود مظلوم کی مدد نہ کرے لیکن جو ظالم ہے اس کا حال کیا ہوگا ؟ صحیحین میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا :-

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم ایک صحابی نے پوچھا میں اس کی مدد مظلوم ہونے کی حالت میں کروں تو اچھا ہے لیکن جب ظالم ہو تو کیسے مدد کروں فرمایا اسے ظلم سے باز رکھو یہی اس کی مدد ہے [2]

ایک عارف نے بیان کیا کہ میں نے ایک آدمی کو خواب میں دیکھا جو مر چکا تھا اور زندگی میں مغرور ظالموں کی خدمت کرتا تھا ۔ بہت بری حالت میں گرفتار ہے ۔ میں نے کہا بھائی یہ تیرا کیا حال ہے ؟ کہا بہت برا حال ہے ! میں نے کہا کہاں ٹھکانا ملا ۔ کہا اللہ کے عذاب میں ۔ میں نے کہا اور ظالموں کا کیا حال ہے ؟ کہا برا حال ہے کیا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا ہے ۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝ اور ظالم جان جائیں گے کہ کس چکر میں پھر رہے ہیں ۔

ایک عارف نے بیان کیا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا ہاتھ مونڈھے

---

[1] طبرانی نے ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے اس کی سند میں یحییٰ بن عبد اللہ بابلی ضعیف ہے (مجمع الزوائد) اور ترغیب میں اس کی نسبت ابوالشیخ ابن حبان کی کتاب التوبیخ کی طرف کی ہے اور اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

[2] بخاری نے انس سے مسلم نے جابر سے روایت کیا ہے ۔ منذری

سے کٹا ہوا ہے اور وہ پکار رہا ہے کہ مجھ کو دیکھنے والا کبھی کسی پر ظلم نہ کرے میں
اس کے پاس آیا اور کہا اے بھائی کیا قصہ ہے ؟ اس نے کہا بڑا عجیب ہے !
میں ظالموں کا مددگار تھا ایک دن ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے بہت
بڑی مچھلی شکار کی جو مجھے بہت اچھی لگی میں نے اس سے کہا کہ مچھلی مجھے دے
دو۔ اس نے کہا کہ میں اسے بیچ کر اپنے بال بچوں کی روزی کا بندوبست کروں گا
میں نے اسے مارا اور مچھلی چھین لی اور اسے لے کر چلا کہ راستے میں مچھلی نے میرے
انگوٹھے میں بہت زور سے کاٹا پھر جب گھر آیا اور اسے رکھا مجھے شدید تکلیف
ہوئی اور میرے ہاتھ میں ورم آگیا۔ جب صبح ہوئی تو طبیب کے پاس گیا اور درد
کی شکایت کی۔ طبیب نے کہا یہ جسم سڑنے کی بیماری کی ابتدا ہے اسے کٹوا دو
ورنہ ہاتھ کٹوانا پڑے گا چنانچہ میں نے انگوٹھا کٹوا دیا۔

شدت تکلیف سے آرام اور نیند نہ آئی پھر کہا گیا کہ اپنی ہتھیلی کٹوا دو
میں نے کٹوا دی اور تکلیف کلائی کی طرف بڑھ گئی جو ناقابل برداشت تھی کہا گیا
اسے کہنیوں تک کٹوا دو میں نے کٹوا دیا پھر درد بازو تک پہونچ گیا اور پہلے سے
بہت زیادہ تھا تو کہا گیا کہ اسے مونڈھے سے کٹوا دو ورنہ بیماری تمام جسم میں سرایت
کر جائے گی میں نے کٹوا دیا۔

ایک آدمی نے پوچھا تیری اس بیماری کا کیا سبب ہے تو میں نے مچھلی کا قصہ
بیان کیا۔ اس نے کہا اگر تو پہلے دن مچھلی والے کے پاس جا کر اسے راضی کر لیتا تو
تیرا کوئی عضو نہ کٹتا لہذا تم اب بھی چلے جاؤ اور اسے راضی کر لو ورنہ تمہارا سارا
جسم گل جائے گا۔ میں اسے مسلسل شہر میں تلاش کرتا رہا ایک دن وہ مل گیا میں
اس کے قدموں میں گر گیا اسے بوسہ دینے لگا اور زار زار رونے لگا۔ میں نے کہا
اے میرے بھائی میں نے خدا کے لئے تم سے معافی کا سوال کیا لیکن تم نے مجھے معاف

تو کیا اس نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں وہی ہوں جس نے تمھاری مچھلی چھین لی تھی اور اپنا سارا ماجرا سنایا اور ہاتھ دکھلایا۔ وہ دیکھ کر رو پڑا اور بولا میرے بھائی میں تجھ سے راضی ہو گیا تیری یہ مصیبت بہت بڑی ہے۔

میں نے کہا میرے بھائی سچ بتاؤ کیا تم نے بددعا کی تھی کہا ہاں میں نے کہا تھا:"اے اللہ اس نے اپنی طاقت کے بل پر مجھ کمزور سے تیری عطا کی ہوئی روزی ظلم سے چھین لی تو مجھے اس کی ذات میں اپنی قدرت کا کرشمہ دکھادے میں نے کہا میرے بھائی اللہ نے تجھے اپنی قدرت دکھادی اور میں اللہ عزوجل سے توبہ کرتا ہوں کہ ظالموں کے خدمت گذاروں اور ان کے مددگاروں میں سے نہ ہوں گا جب تک بھی میری زندگی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے [1]

نصیحت:۔ میرے بھائیو! موت نے کتنی جانیں لے لیں اور وہ واپس نہ ہوئیں۔ کتنے پڑوسیوں کو پڑوسیوں سے جدا کر دیا۔ کتنی آنکھوں کو سکون کے بعد چشموں کی طرح اشکبار کر دیا۔

یا معرضا بوصال عیش ناعم ستصد عنہ طائعا او کارھا

اے عیش دنیا میں مگن بھلائیوں سے دور رہنے والے خوشی ناخوشی تم سے سب چھن جائے گا

ان الحوادث تزعج الاحرار عن اوطانھا والطیر عن اوکارھا

گردش وقت لوگوں کو وطن سے اور پرندوں کو گھونسلوں سے دور کر دے گی

وہ بادشاہ کہاں ہے مشرق و مغرب پر جو حکمراں تھا۔ جس نے کتنے شہر آباد کئے اور باغات لگوائے، آرزوئیں پوری کیں اور عمدہ گھوڑوں کی سواری کی

---

[1] قصہ نصیحت انگیز ہے لیکن سند مذکور نہ ہونے کے باعث صحت کا حکم مشکل ہے۔

اس کی بدکرداری نے اسے برے انجام تک پہونچا دیا۔ اب گرج اور کڑک گویا اسی کو ڈرا رہی ہیں اس کو ایسی مصیبت آن پڑی جو بوڑھا بنا دے اس کو اس دوست نے چھوڑ دیا جو کبھی جدا نہ ہوتا تھا سچے اور مخلص رفیق نے۔ وہ انسانوں کی بستی سے اٹھا کر خدا کے پڑوس میں پہونچا دیا گیا۔ قسم ہے رب کی موت آ کر رہی جس سے بچنا ناممکن ہے۔ دنیا کی عزت کے بعد اسے ذلیل کر دیا۔ نرم بستروں کے بدلے سخت مٹی پر لٹا دیا گیا۔ اسے کیڑوں نے کھا لیا سڑے گلے سامان کی طرح۔ اب اسے انتہائی تنگی کی زندگی گذارنی ہے۔ مخلص دوست سے دور ہو گیا گویا اس کے ساتھ رہا ہی نہ ہو۔ قسم ہے رب کی اسے دینا سے گریز سودمند نہ ہو سکا۔ اس کے خزانے اسے نہ دئے گئے بلکہ وہ مزید اس کے لئے نقصان کا باعث ہوئے وہ دوسروں کے لئے مقام عبرت بن گئے۔ کتنے بھیانک راستوں سے پراگندہ حال گذرنے کے بعد وہ نہیں جانتا کہ برباد ہوا یا کامیاب چند دنوں کے بعد یہ احوال تمھیں کبھی پیش آئیں گے۔ آج تم جن حالات میں مگن ہو وہ خواب و خیال ہیں یا دنیا تمھارے ساتھ وفا نہ کرے گی۔ جو کچھ تم نے سنا ہے کل دیکھ لو گے تم بھی اور ہم بھی۔ افسوس! کیا یہ بات تمھارے لئے کچھ اثر انگیز نہیں ہے۔

ستائیسواں گناہ کبیرہ

ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ الشوریٰ ۴۲

البتہ الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ظالمانہ ٹیکس وصول کرنے والا ظالموں کے بڑے مددگاروں میں سے ہے بلکہ خود ظالم ہے۔ وہ وصول کرتا ہے جس کا وہ حق دار نہیں اور ایسے کو دے دیتا ہے جس کا وہ مستحق نہیں اسی لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

ظالمانہ ٹیکس وصول کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

نیز فرمایا :۔

جبرًا ٹیکس لینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

اور یہ اسی بنا پر ہے کہ بندگانِ خدا پر ظلم کرکے زیر بار ہوا۔ اور پھر قیامت میں اس کے پاس کیا ہوگا جو لوگوں کا لیا ہوا واپس کرے گا اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو وہ لوگ اس کی نیکیاں لے لیں گے وہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں داخل ہے کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت

میں نماز روزہ حج وزکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور ساتھ ہی دوسروں کو مارا پیٹا ان کا
مال چھینا اور گالیاں بھی دیں۔ تو اس کی نیکیاں ان سب کو دے دی جائیں گی اور
ان کی خطاؤں کو اس کے نام لکھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔
اس عورت والی حدیث میں ہے جس نے رجم کے ذریعہ خود کو پاک کروایا تھا۔
اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ ایسی توبہ اگر جبراً ٹیکس وصول کرنے والا کرے
تو قبول کر لی جائے۔
جابرانہ ٹیکس وصول کرنے والے میں ڈاکوؤں سے مشابہت پائی جاتی ہے
اور ٹیکس جمع کرنے والا، اس کا محرر اس کا شاہد، کسی لشکری یا بوڑھے سے اس کا
وصول کرنے والا، اس کا بیان کرنے والا اس میں شامل ہیں اور حرام کے کھانے
والے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں وارد ہے۔
جنت میں ایسا جسم داخل نہ ہوگا جس کا گوشت حرام مال سے پلا ہے
جہنم اس کے لئے بہتر ہے۔
واحدی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ کہدو[1]
ناپاک اور پاک مال برابر نہیں ہو سکتے۔ کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔
حضرت جابر رضہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
ایک آدمی نے سوال کیا
اے اللہ کے رسول شراب میری تجارت تھی اور میں نے اس کی خرید وفروخت
سے مال اکٹھا کر رکھا ہے اگر میں حسب قانون الٰہی اس مال میں محنت کروں

---

[1] اپنی تفسیر وسیط میں بلا سند ذکر کیا ہے اور سیوطی نے لباب النقول فی اسباب
النزول میں ضعیف سند سے ذکر کیا ہے ؛

تو کیا میرے لئے سود مند ہوگا ؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر تو اسے حج یا جہاد پر خرچ کردے یا صدقہ کردے تو اللہ کے یہاں
اس کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کے
سوا کچھ پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق
میں یہ آیت نازل فرمائی قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ
وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ کہ گندہ مال پاکیزہ مال کی طرح
نہیں ہوسکتا ۔ خواہ گندے مال کی کثرت تمھیں اچھی کیوں نہ لگے ۔
عطاء اور حسن نے کہا اس سے مراد حلال اور حرام ہے ۔ اللہ تعالےٰ
عافیت میں رکھے ۔

نصیحت کہاں گئے مضبوط قلعوں کے تعمیر کرنے والے اور بڑے بڑے باغات لگوانے والے ۔ سر پر آرائے عزت وجاہ ۔ تمام آرزوؤں کی تکمیل کرنے والے ، حیات دوامی کا گمان کرنے والے ۔ لیکن انکا گمان غلط ہوگیا ، موت نے انھیں بے قرار و بے سکون کردیا ۔ گھوڑے کی پشت سے اتار کر مصیبت کے گھر کی طرف لے چلی ۔

تبنی و تجمع والآثار تندرس ... وتاس اللبث والاعمار تختلس
تم عمارت بناتے اور دولت جمع کرتے ہو حالانکہ گذرے ہوئے لوگوں کے محلات مٹتے جارہے ہیں تم ٹھہرنا چاہتے ہو اور زندگی تمھیں فنا کرنا چاہتی ہے

ذا اللب فکر فمافی العیش من طمع ... لا بد ما ینتھی امر وینعکس
اے ہوش مند عقل سے کام لے عیش کی طمع نہ کر یہ ضروری ہے کہ حالات دگرگوں ہوجائیں

این الملوك وابناء الملوك ومن ... کانوا اذا الناس قاموا هیبة جلسوا
کہاں ہیں شاہ ، شاہزادے اور وہ لوگ جنھیں دیکھ کر بیٹھے ہوئے لوگ خوف سے اٹھ کھڑے ہوتے تھے

ومن سیوفهم فی کل معترك ... تخشی ودونهم الحجاب والحرس
جن کی تلواروں سے ہر معرکے میں لوگ خوف کھاتے تھے اور انکی نگرانی کیلئے بہت سے پہرے دار اور محافظ تھے

اضحوا ایہلکتہ فی وسط معرکۃ　　صرعی وصاروا ببطن الارض وانطمسوا

عین لڑائی میں شکست خوردہ ہو کر ہلاک اور زمین میں روپوش ہو گئے

وعمہم حدث وضمہم حدث　　باتوا فہم جثث فی الرمس قد حبسوا

مصیبتوں نے انھیں گھیر لیا وہ گردش حالات کی نذر ہو گئے جب سوئے تو وہ لاش تھے پھر قبروں میں قید کر دیئے گئے

کانہم قط ما کانوا وما خلقوا　　ومات ذکرہم بین الوری ونسوا

گویا وہ کبھی پیدا نہیں کیے گئے سارے لوگ ان کی یاد سے غافل ہو گئے

واللہ لو عاینت عیناک ما صنعت　　ایدی البلی بہم والدود یفترس

بخدا اگر تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو کہ کیسے وہ بوسیدگی کی نذر ہو گئے اور کیڑے انھیں کھائے ہیں

لعاینت منظر اتشجی القلوب لہ　　والبصرت منکرا من دونہ الیلس

تو تم ایسا منظر دیکھو گے جو دلوں کو پریشان اور نگاہوں کو مایوس کر دے

من اوجہ ناضرات حار ناظرھا　　فی رونق الحسن منہا کیف ینطمس

ایسے تر و تازہ چہرے کہ دیکھنے والا جن کی رونق کی تعریف کرے کس طرح پھیکے ہو گئے

واعظم بالیات ما بہا رمق　　ولیس تبقی لہذا وھی تنتھس

بوسیدہ ہڈیاں ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے اور وہ ایسی بھی نہیں ہیں کہ انھیں نوچا جا سکے

والسن ناطقات زانہا ادب　　ما شانہا شانہا بالآفۃ الخرس

بولنے والی زبانیں جنھیں ادب نے مزین کر رکھا تھا ان کا کیا حال ہے؟ انھیں گونگے پن کا عیب لگ گیا ہے

حتام یا ذا النہی لا ترعوی سفہا　　ودمع عینک لا یہمی وینبجس

اے ہوشمند کب تک بے وقوفی سے رجوع نہیں کرے گا اور کب تک تیری آنکھوں کے آنسوؤں میں جوش نہیں آئے گا

نصیحت سن اے ہر روز حیات کا ایک مرحلہ طے کرنے والے۔ تیرے اعمال نامے میں رائی کے برابر کی چیزیں بھی لکھی ہوئی ہیں یا تجھ کو کسی ڈرانے والے کی نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور نہ کسی ناصح کی بات پر کان دھرتا ہے

حالاں کہ ہدایت کی روشنی ظاہر ہے لیکن اسے نہ دیکھا اور نہ غور کیا تو دنیا میں باقی رہنے کی آرزو کرتا ہے جبکہ اس شخص کا انجام تیرے سامنے ہے جس نے بقا کی آرزو کی اور اس کا عشقِ دنیا عیب کا سبب ہو گیا۔ خیر! جس طرح چاہو رہو مگر حساب اور قیامت کا دن تمھارے آگے ہے۔ تمھارا یہ خوبصورت جسم یقیناً کیڑوں کی خوراک بن جائے گا۔ انتہائی تعجب اس مومن کی کم نظری پر ہے جو قیامت اور سوال و جواب پر یقین رکھتا ہے۔ کیا اس دھوکے اور نادانی پر بھی تیرا یقین ہے؟ افسوس! ارے اپنی بقیہ زندگی کو جو مومن کا انمول جوہر ہے اللہ کی معرفت میں لگا دے۔

○

اٹھائیسواں گناہ کبیرہ

حرام خوری

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ البقرہ ۱۸۸ اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناروا طریقے سے نہ کھاؤ۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا یعنی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال باطل طریقے پر کھانے کی دو شکلیں ہیں (۱) ظلم سے جیسے غصب، خیانت، چوری وغیرہ۔ (۲) کھیل تماشے کے ذریعہ جیسے جوا وغیرہ۔ صحیح بخاری میں ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-

کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت میں جہنم ان کی قسمت ہے [1]

صحیح مسلم میں آپ نے فرمایا :-

آدمی لمبا سفر کر کے پراگندہ حال اور غبار آلود آتا ہے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اے رب اے رب ! کر کے دعا کرتا ہے حالاں کہ اس کا کھانا بھی حرام اس کا پینا بھی حرام اس کا لباس بھی حرام اس کا رزق بھی حرام پھر کس طرح اس کو قبولیت حاصل ہو۔

حضرت انس سے روایت ہے :-

کہا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے مستجاب الدعا کر دے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس اپنی کمائی پاک کر تیری دعا قبول ہو گی ۔ ایک آدمی حرام کا ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی [2]

بیہقی نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا :-

اللہ نے تمھاری روزی کی طرح تمھارے اخلاق بھی تقسیم کئے ہیں اللہ جس سے محبت کرتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا دنیا عطا کرتا ہے لیکن دین صرف اسی کو دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اللہ نے

---

[1] خولہ انصاریہ کی روایت ہے ۔

[2] منذری نے ترغیب میں ابن عباس سے نقل کیا ہے اس دعا کے طلب کرنے والے سعد بن وقاص تھے اس کی نسبت طبرانی کی طرف کی ہے ۔

جسے دین دے دیا اسے اپنا محبوب بنالیا - جو آدمی حرام مال کماتا ہے تو خرچ کرنے پر اس میں برکت نہیں دی جاتی ہے اور نہ صدقے کو قبول کیا جاتا ہے اور جو کچھ چھوڑ مرتا ہے وہ اسے اور جہنم کی طرف گھسیٹتا ہے - اللہ برائی کو برائی سے نہیں میٹتا بلکہ برائی کو بھلائی سے میٹتا ہے

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
دنیا بڑی شیریں اور سرسبز ہے جس نے دنیا میں حلال مال کمایا اور اسے حق راہ میں خرچ کیا تو اللہ اسے ثواب دے گا اور جنت کا وارث بنائے گا اور جو اس میں حرام مال کمائے گا اور ناحق جگہ میں اسے خرچ کرے گا تو اللہ اسے ذلت کے گھر میں داخل کرے گا - کتنے خواہشات نفس کی پیروی حرام طریقے سے کرنے والے قیامت میں جہنم میں ڈالے جائیں گے [1]

آپ نے فرمایا:
جو اس کی پرواہ نہیں رکھتا کہ یہ مال کہاں سے کمایا ہے تو اللہ اس کی بھی پرواہ نہ کرے گا کہ اسے جہنم میں کس دروازے سے داخل کرے

ابو ہریرہ سے مروی ہے فرمایا:
منہ میں مٹی پھانک لینا اس سے بہتر ہے کہ اس میں حرام لقمہ جائے [2]

---

[1] بیہقی نے روایت کیا - ترغیب منذری

[2] احمد اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے محمد بن اسحاق کے نیز توثیق بھی ان کی کی گئی ہے جیسا کہ ھیثمی نے مجمع میں کہا ہے اور منذری نے کہا سند جید ہے -

یوسف بن اسباط سے مروی ہے کہ جوان آدمی جب عبادت کرتا ہے تو شیطان اپنے مشیروں سے کہتا ہے کہ اسکی روزی کا حال معلوم کرو اگر اس کی روزی حرام ہے تو کہتا ہے چھوڑ دو کہ تھکے ہارے اس کی یہ عبادت حرام رزق کے ساتھ کچھ نفع نہ دے گی اس کی تائید میں صحیح روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جس آدمی کی روزی حرام ہے اس کا کپڑا حرام ہے اس کی عبادت کیسے قبول ہوگی ؎۱

ایک حدیث میں ہے:-

ایک فرشتہ شب و روز بیت المقدس پر آواز دیتا ہے کہ جو شخص حرام روزی کھائے گا اللہ تعالیٰ اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہ فرمائیگا

عبداللہ بن مبارک نے فرمایا مجھے شبہے کے ایک درہم سے زیادہ پسند لاکھ درہم کا صدقہ کر دینا ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس شخص نے حرام مال سے حج کیا اور کہا لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں تو ایک فرشتہ کہتا ہے تیری حاضری اور حصول سعادت دونوں ناقابل قبول ہیں تیرا حج تیرے منہ پر مار دیا گیا ؎۲

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

جس کسی نے کوئی کپڑا دس درہم میں خریدا اور اس کی قیمت میں ایک درہم حرام کا ہے تو جب تک اس کپڑے میں ہوگا اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ ؎۳

؎۱ صحیح مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے

؎۲ طبرانی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اسکی سند میں سلیمان بن داؤد دیمانی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد

؎۳ ابن عمر کی روایت ہے اسکی سند میں ہاشم ہیں جنھیں بشیمی غیر معروف کہتے ہیں منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا

وہب بن ورد نے فرمایا اگر ستون کی طرح عبادت کے لئے برابر کھڑے رہو پھر بھی وہ تمھیں کوئی نفع نہ دے گی جب تک تمھیں اس بات کا احساس نہ ہو کہ تمھارے پیٹ میں حلال رزق ہے یا حرام۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے پیٹ میں حرام روزی ہے تاآں کہ اللہ سے توبہ کرلے۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں جس آدمی نے حرام مال نیک راہ میں خرچ کیا اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے کپڑے کو پیشاب سے دھلا ہو حالانکہ کپڑا پانی ہی سے پاک ہوتا ہے اور گناہ کا کفارہ حلال ہی سے ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم حلال مال کے دس حصوں میں سے نو حصے اس ڈر سے چھوڑ دیتے تھے کہ مبادا حرام میں نہ پڑ جائیں۔

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایسا بدن جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام روزی سے پلا ہے [1]

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر کا ایک غلام تھا جو ہر روز ایک متعین مقدار پر مکاتبت ہونے کی بنا پر رقم ادا کیا کرتا تھا۔ اور

---

[1] ترمذی صحیح ابن حبان نے لا یدخل الجنۃ لحم ودم نبتا علے سحت النار اولی بہما کے لفظ سے روایت کیا ہے اور یہاں ابوبکر صدیق کی حدیث کے الفاظ ہیں اسے ابو یعلی بزار طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اس کی بعض سندیں حسن ہیں۔ ترغیب منذری۔

جب وہ مال لے کر آتا تو حضرت ابوبکر پوچھتے کہ کہاں سے لائے؟ اگر آپ کو پسند ہوتا تو کھاتے ورنہ ترک کر دیتے ایک رات وہ کھانا لے کر آیا حضرت ابوبکر اس دن روزے سے تھے اس میں سے ایک لقمہ کھا لیا اور اس سے پوچھنا بھول گئے پھر کہا کہ کہاں سے لائے؟ اس نے کہا زمانۂ جاہلیت میں میں نے کچھ لوگوں میں کہانت کی تھی مجھے کہانت تو اچھی طرح آتی نہ تھی مگر میں نے دھوکہ دے کر ایسا کیا تھا حضرت ابوبکر نے فرمایا افسوس ہے تیرے اوپر تو نے مجھے برباد کر دیا پھر اپنا ہاتھ منہ میں داخل کیا اور قے کرنے لگے لیکن نہیں نکل رہا تھا تو کہا گیا کہ یہ پانی سے نکل سکتا ہے پھر پانی منگا کر پیا اور قے کر کے معدے کی ساری چیز خارج کر دی ان سے کہا گیا اللہ آپ پر رحم کرے اس ایک لقمے کے لئے یہ سب آپ نے کیا۔ فرمایا اگر یہ میری جان لے کر نکلتا تو میں اسے ضرور نکالتا میں نے رسول اکرم جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہے تو اس کے لائق جہنم ہی ہے۔ لہذا مجھے ڈر پیدا ہوا کہ ایک لقمے سے میرے جسم کی پرورش ہو۔[1]

علماء نے فرمایا ہے کہ اس میں جابرانہ ٹیکس وصول کرنے والا، خیانت کرنے والا، دھوکے باز، چوری کرنے والا، آوارہ، سود خور، سود دینے والا، یتیم کا مال کھانے والا، جھوٹی گواہی دینے والا، منگنی کی چیز لے کر انکار کر جانے والا، رشوت لینے والا، کم ناپنے اور تولنے والا۔ عیب دار چیز کو عیب ظاہر

---

[1] بخاری نے عائشہ سے کچھ اختصار سے نقل کیا ہے۔

کئے بغیر بیچنے والا، جوا باز، جادوگر، نجومی، تصویر ساز، زانیہ، نوحہ کرنے والی، دلال جب بیچنے والے کی اجازت کے بغیر اجرت لے لے۔ اور خریدنے والے کو زیادہ کی خبر دینے والا اور وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ سب داخل ہیں۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ قیامت میں کچھ لوگ لائے جائیں گے جن کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑ جیسی ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انھیں پراگندہ غبار کی طرح اڑا دے گا پھر انھیں جہنم رسید کر دے گا پوچھا گیا اے اللہ کے رسول کیسے اس طرح ہوگا فرمایا وہ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے حج کرتے تھے لیکن جب ان کے سامنے کوئی حرام چیز آتی تھی تو لے لیتے تھے اس طرح اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دئے [۱]

ایک صالح آدمی کو موت کے بعد ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا کہا بہتر ہے لیکن مجھے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے اس لئے کہ میں نے ایک سوئی عاریت میں لی تھی اور پھر اسے واپس نہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت میں رکھے اور اپنے مرضی کے اعمال کی توفیق دے۔

نصیحت:۔ خدا کے بندو! یہ شب و روز کی گردش تمام اوقات مقررہ کو ختم کر دیتی ہے۔ دنیا میں اقامت کا انجام زوال ہے

---

[۱] طبرانی نے ابوامامہ باہلی سے روایت کیا ہے اس کی سند میں کلثوم بن زیاد اور بکر بن سہل دمیاطی میں کچھ ضعف ہے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔ مجمع الزوائد

صحت کا انجام بیماری ہے۔ سلامتی کی انتہا نقصان ہے۔ تکمیل آرزو کے بعد نامرادیوں کا ہجوم۔ کیا تم نے سفر کا قصد نہ کیا حالانکہ اس کا وقت قریب ہے۔ کیا روشن نصیحتیں تم پر ظاہر نہ ہوئیں حالاں کہ تمھارے سامنے اس کی مثالیں پیش کی گئیں۔

وعزیز ناعم ذل لہ   کل صعب المرتقی وعر المرام

صاحب شوکت اور خوش حال آدمی جس کے لئے حصول مقصد کی دشواریاں آسان ہوگئیں

فکساہ بعد لین ملبس   خشنا بالرغم منہ فی الرغام

نرم و نازک لباس کے بجائے اب اسے قبر کی مٹی میں کھردرا لباس پہنایا

ووجوہ ناظرات بدلت   بعد لون الحسن لونا کالقتام

تر و تازہ چہرے خوبصورتی کے بعد سیاہ رنگت میں بدل دئے گئے

وشموس طالعات افلت   بعد ذاک النور منہا بالظلام

کتنے طلوع ہونے والے سورج روشن ہونے کے بعد تاریکیوں میں ڈوب گئے

ومنیف شامخ بنیانہ   لین الاعطاف مہتز القوام

بلند و بالا پہاڑوں کا حال یہ ہے کہ ان کی بنیادیں ہل گئیں :

اف للدنیا فما شیمتہا   غیر نقض العقد او خفر الذمام

تف ہے دنیا پر اس کی عادت عہد و پیمان کا توڑنا ہے

فاستعدوا الزاد تنجوا واعملوا   صالحا من قبل تقویض الخیام

سامان سفر تیار کر لو اور دنیا چھوڑنے سے پہلے نجات کے لئے نیک اعمال کرو

اے زیب و آرائش کے رسیا یہ بجلی کی چمک کی طرح ناپائدار ہے۔ اے خواہشات نفس کے پجاری اور واجبات و حقوق کے ترک کرنے والے خدا سے مقابلہ کرتے ہو اور خلق سے شرم کرتے ہو۔ بدکرداریوں سے مختلف بیماریوں کے

اپنانے والے تم ان کا انجام دیکھ لوگے اور آخر کار ہلاکت کے قید میں ڈال دئے جاؤگے اپنے نفس بیمار پر گریہ کر کیونکہ تو رونے کے قابل ہے۔

تعجب ہے جس نے کتنے دوستوں کو موت کے گھاٹ اترتے دیکھا۔ ان کی ہلاکت کا یقین بھی ہوا لیکن آنکھوں سے آنسو بھی خشک نہ ہوئے اور آخرت پر ایمان اس کے دل میں سرد ہو گیا۔ چین کی نیند سو رہا ہے۔ گناہوں کی سزا کا قانون بھول گیا اور خواہشات کے پیچھے اپنے رب سے اعراض کیا اب موت کا پیالہ اسے بھی پلایا گیا جس کے پینے سے دور بھاگتا تھا موت اسے اپنے گھر بار اور اہل خاندان سے چھین کر لے گئی۔ اسے قبر میں منتقل کر دیا جہاں غرور کے بعد ذلت مقدر ہے۔

اے عقل مند اس کی قبر پر گزر اور اس پر توجہ دے! وعظ و پند نے کانوں کے پردے پھاڑ دئے لیکن اس نے کوئی عبرت نہ حاصل کی۔ افق سے روشنی نمودار ہوئی لیکن وہ اسے نہ دیکھ سکا۔ عبرتوں کے نقشے اس کے سامنے آئے لیکن اس کی پروا نہ کی۔ تو اس پر آنسو نہ بہا۔

افسوس اس دل پر جو ذکر اللہ سے نہیں لرزتا۔ اس میں حرص دنیا نے جگہ بنالی ہے۔ اے بوڑھاپے کو پہونچنے والے کیا عمر رفتہ واپس آسکتی ہے۔ بیدار ہو اور عمر باقی کو کام پر لگا کیوں کہ قیامت کی دہشت بہت عظیم ہے اور حساب سخت ہے اور راستہ پر خطر ہے۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ یقینا تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا ⁂

انتیسواں گناہ کبیرہ

خودکشی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○ (النساء ۲۹)

اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقین جانو کہ اللہ تمھارے اوپر مہربان ہے جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے :

واحدی نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے بعض بعض کو قتل نہ کرے کیوں کہ تم ایک دین کے پیرو ہو اور تم ایک جان کی مانند ہو۔ یہی قول ابن عباس اور اکثر لوگوں کا ہے۔ اور دیگر لوگوں نے کہا کہ اس آیت میں ممانعت خودکشی کی ہے اور اس کی صحت کی وہ حدیث دلیل ہے جو ابو منصور محمد بن منصوری نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

کہا کہ ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوا اس وقت میں غزوۂ ذات السلاسل میں تھا مجھے ڈر ہوا کہ اگر غسل کروں تو ہلاک ہو جاؤں گا۔ لہذا تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر صبح کی نماز ادا کی پھر میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اے عمرو تم نے

ناپاکی کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تو میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ آپ سے بتائی پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مجھے معلوم ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ الآیۃ یعنی اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو یقیناً اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے اس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہیں کہا [۱]

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عمرو بن العاص نے مذکورہ آیت کی تاویل اپنے نفس کی ہلاکت کے بارے میں کی لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا۔

جندب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں میں ایک زخم خوردہ آدمی تھا۔ جس نے تکلیف سے گھبرا کر چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جس سے اس قدر خون بہا کر وہ مرگیا اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمایا کہ اس بندے نے میرے حکم سے پہلے اپنے بارے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کردی (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

جس نے لوہے کے ٹکڑے سے خودکشی کی اسی کے ہاتھ میں وہ لوہا ہوگا اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے اپنے پیٹ میں اسے گھونپتا ہوگا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے ہوگا اور اسے پھانکتا ہوگا۔ (بخاری مسلم)

---

[۱] ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ منذری نے مختصر میں کہا کہ حسن ہے۔

ثابت بن ضحاک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مثل ہے اور جس کسی نے کسی مومن
کو کوئی تہمت لگائی وہ اس کے قتل کی طرح ہے اور جس کسی نے کسی چیز
سے خودکشی کی تو قیامت میں اسی سے عذاب دیا جائے گا [۱]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے جو آپ نے اس آدمی کے
بارے میں بیان فرمائی جسے اس کے زخموں نے بے تاب کر دیا تھا اس نے موت
کے لئے جلد بازی کی اور اپنی تلوار سے خودکشی کر لی تھی آپ نے فرمایا۔
وہ جہنمی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں خیر کی ہدایت دے اور نفس کی برائیوں سے محفوظ رکھے
وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

نصیحت:۔ اے ابن آدم! اپنے اعمال کو کیسے قابل اعتماد تصور کرتا ہے جبکہ تجھے علم ہے کہ وہ خالص مکر ہیں۔ خدا کے ساتھ معاملے کو کیوں چھوڑ دیتا ہے جبکہ تو جانتا ہے کہ وہ سودمند ہے۔ اپنے توشۂ سفر میں کمی کیوں کرتا ہے جب کہ تو جانتا ہے کہ راستہ لمبا ہے۔
اے ہم سے روگردانی کرنے والے یہ بے پروائی کب تک! اے موت سے غافل تیری عمر برابر گھٹ رہی ہے۔ اے صحت اور بدن کے دھوکے میں گرفتار ہر روز اس میں کمی آرہی ہے۔ اے بعض اجزا کے فنا کرنے والے کل تیرا سب کچھ فنا ہونے والا ہے اے حفاظت کی فکر نہ کرنے والے موت کا دامن بہت کشادہ ہے

---

[۱] بخاری مسلم ابوداؤد اور نسائی نے اختصار سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے صحیح کہا ہے یہ لفظ ترمذی کا ہے (ترغیب)

اسے ہلاکت کے گھاٹ اترنے والے تمام حوض خشک ہو چکے ہیں۔ اے ہنسنے والے جب کہ جوانوں کی آنکھیں بیدار ہیں۔ اس شخص پر تعجب ہے جس کے سامنے یہ آفات ہیں اس کی آنکھوں میں نیند کیسے آتی ہے۔

○

تیسواں گناہ کبیرہ

اکثر باتوں میں جھوٹ بولنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ○ (آل عمران ٦١)

سو ! جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

نیز فرمایا :-

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ الذاریات ۱۰

اٹکل پچو رائے زنی کرنے والے ملعون ہیں۔

نیز ارشاد ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۔ غافر ۲۸

یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والے جھوٹے شخص کو ہدایت نہیں دیتا۔

صحیحین میں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سچائی نیکیوں کی راہ دکھاتی ہے اور نیکیاں جنت کی راہ دکھاتی ہیں

اور آدمی سچائی اپنا شیوہ بنا لے تو اللہ کے یہاں اسے صادق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ برائیوں کی راہ دکھاتا ہے اور برائیاں دوزخ کی راہ دکھاتی ہیں اور آدمی جھوٹ بولنا اپنا شعار بنا لے تو اللہ کے یہاں وہ کذاب لکھا جاتا ہے۔

صحیحین میں آپ سے مروی ہے:۔

منافق کی تین علامتیں ہیں خواہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور اس کا گمان ہو کہ وہ مسلمان ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے جب امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔ [1]

آپ نے فرمایا:۔

چار باتیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس کسی میں ان میں سے ایک ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی۔ تا آں کہ اسے چھوڑ دے امانت میں خیانت کرے بات کرے تو جھوٹ بولے عہد کرے تو مکر جائے جھگڑے تو گالی بکے [2]

صحیح بخاری میں آپؐ کی خواب والی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا:۔

ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو گدی کے بل لیٹا ہوا ہے دوسرا وہاں کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکس ہے جو گدی تک اس کا جبڑا پھاڑتا ہے اس کی آنکھیں گدی تک دھنسا دیتا ہے پھر دوسری طرف

---

[1] ابوہریرہ سے مروی ہے۔

[2] بخاری مسلم ابوداؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے

جاتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے پھر پہلی طرف لوٹنے سے قبل وہ ویسا ہی
ہو جاتا ہے جیسا تھا اسی طرح وہ قیامت تک کرتا رہے گا۔ میں نے ان
سے کہا یہ کون ہے انھوں نے کہا یہ صبح کو گھر سے نکلتا تھا اور ایسی جھوٹی
باتیں اڑاتا تھا جو چاروں طرف پھیل جاتی تھیں [1]

آپؐ نے فرمایا :-

مومن خیانت اور جھوٹ کے سوا ہر چیز پر پیدا کیا جاتا ہے [2]

حدیث میں آیا ہے :-

ظن سے بچو کیوں کہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے [3]

آپؐ نے فرمایا :-

تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی
طرف قیامت میں دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہے۔ زناکار بوڑھا، جھوٹا مالک اور مغرور فقیر [4]

آپ کا ارشاد ہے :

اس شخص کے لئے ویل ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرے
اور اس میں جھوٹ بولے اسکے لئے ویل ہے ویل ہے [5]

---

[1] بروایت سمرہ بن جندب [2] احمد نے ابو امامہ سے منقطع سند سے نقل کیا ہے جسکا لفظ یطبع المومن علی الخلال کلھا ہے اس کا شاہد سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے جسے بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے جس کے رجال صحیح ہیں البتہ دارقطنی نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے (ترغیب) [3] متفق علیہ بروایت ابوہریرہ [4] مسلم وغیرہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے [5] احمد نے نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے اسمیں احمد کے شیخ عمر بن ھرون کے بارے میں اختلاف ہے (ترغیب)

جھوٹی گفتگو پھر اس پر قسم کھانا سب سے بڑھ کر ہے۔ جیسا کہ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے :-

وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (المجادلہ ۱۴) جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں ؛

صحیح بخاری میں ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت میں کلام نہ کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا ایک آدمی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہے لیکن ضرورت مند مسافروں کو نہیں دیتا ایک وہ جو کسی سے کوئی سامان بیچے اور قسم کھائے کہ میں نے اتنے پر لیا ہے وہ اسے سچ سمجھ کر لے لے حالاں کہ وہ اس کے برخلاف تھا ایک وہ آدمی جو کسی امام سے دنیا کی خاطر بیعت کرے اگر وہ امام اسے کچھ دنیاوی فائدہ پہونچا دے تو اس سے وفاداری کرے اور اگر نہ پہنچائے تو بے وفائی کرے [۱]

آپ نے فرمایا :-

یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو جو تمھاری تصدیق کرے لیکن فی الواقع تم نے اس سے جھوٹی بات کہی ہے [۲]

حدیث میں ہے :-

---

[۱] ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا ہے ابوداؤد نسائی اور بیہقی نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے۔ ترغیب

[۲] ترمذی کے سوا صحاح وغیرہ کے ائمہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

جو کوئی ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا ہے گو یا وہ دو بالوں میں گرہ لگا رہا ہے حالاں کہ نہیں لگا سکتا [۱]

آپ نے فرمایا :-

اللہ کے لئے سب سے جھوٹی بات یہ ہے کہ آدمی کہے میں نے خواب میں ایسا ایسا دیکھا حالانکہ کچھ نہیں دیکھا [۲]

حضرت ابن مسعود رضؓ نے فرمایا :-

جو آدمی جھوٹ بولنا اپنا شیوہ بنا لیتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نقطہ سا بننے لگتا ہے اس طرح اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کے یہاں جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے [۳]

مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ زبان کی حفاظت کرے سوائے بھلی باتوں کے کیوں کہ خاموشی میں سلامتی ہے اور سلامتی سب سے بڑھ کر ہے ۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ بھلی بات کہے یا چپ رہے ۔

یہ حدیث جس کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے اس بات کے لئے نص صریح ہے کہ آدمی بھلی بات ہی کے لئے کلام کرے ۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں :-

میں نے کہا اے اللہ کے رسول کون سے مسلمان افضل ہیں ؟ فرمایا جو اپنی

---

[۱] بخاری نے روایت کیا ہے ۔

[۲] بخاری بروایت ابن عمر

[۳] مؤطا امام مالک ۔ ترغیب ۔

زبان اور اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو کسی طرح کی اذیت نہ دیں [1]

صحیحین میں ہے :-

ایک آدمی گفتگو میں ایسی بات کہتا ہے جس کے حرام ہونے کی اسے کوئی فکر نہیں ہوتی تو وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں پھینکا جائے گا - جتنی مسافت پورب اور پچھم کے درمیان ہے [2]

مؤطا امام مالک میں بلال بن حارث مزنی سے مروی ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

آدمی اللہ کی رضامندی کی گفتگو کرتا ہے لیکن اس کا گمان کبھی نہیں ہوتا کہ اس بات کی کیا جزا ہو سکتی ہے اس بات کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک کے لئے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے ایک آدمی گفتگو میں . . . . اللہ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے لیکن اس کا گمان کبھی نہیں کہ اس کی کیا جزا ہو سکتی ہے - اس بات کے بدلے میں اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اپنا غضب اس کے لئے لکھ دیتا ہے [3]

کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں آپ نے کتنے عیوب دیکھے فرمایا ان کا شمار نا ممکن ہے - لیکن میں نے آٹھ ہزار عیوب گنے ہیں - اور ایک اچھی خصلت میں نے

---

[1] بخاری مسلم ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے - منذری نے ترغیب میں کہا کہ ابو موسیٰ وہی اشعری ہیں ان کا نام عبد اللہ بن قیس ہے -

[2] یہ روایت ابوہریرہ کی ہے اسے نسائی نے بھی نقل کیا ہے (ترغیب)

[3] ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے - نسائی ابن ماجہ اور حبان نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد ہے - ترغیب ۱۲

ایسی پائی کہ اگر اس کو اپنا لیا جائے تو تمام عیوب کو ڈھانک لے اور وہ ہے " زبان کی حفاظت "۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے گناہوں سے محفوظ رکھے اور توفیق دے کہ ہم اسے اس کی مرضی کے کاموں میں استعمال کریں۔

نصیحت:- اے بندۂ خدا! زندگی سے بہتر کوئی شے نہیں اور تو اسے برباد کر رہا ہے۔ شیطان سے بڑھ کر تیرا کوئی دشمن نہیں اور تو اس کی اطاعت کر رہا ہے۔ نفس کی تابع داری سے زیادہ مضر کوئی چیز نہیں اور تو اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ سلامتی کے اوقات سے بڑھ کر کوئی پونجی نہیں اور اس میں تو اسراف کر رہا ہے۔ تیری عمر کا بہترین حصہ گزر گیا اور اب بڑھاپے کے سوا کچھ نہ رہا۔ جسم تو موجود ہے لیکن دل موجود نہیں۔ بڑھاپے اور عیب دونوں کا اکٹھا ہونا مصیبتوں کا انبوہ ہے۔

عشق و محبت کا زمانہ گزر رہا ہے جو تجھے نصیحت کے لئے کافی ہے۔ اے غافل شخص نیک خصلتوں سے عاری۔ کہاں ہے خدا کے ڈر سے رونا۔ کہاں ہے وہ زمانہ جو کھیل کود میں برباد ہو گیا۔ تم نے اپنا انجام کچھ سوچا۔ تیرے وہ گناہ جنھیں لکھنے والے نے قید تحریر میں لے لیا قیامت میں تجھے ان پر کتنا آنسو بہانا ہوگا اس وقت میرا کون ہوگا جب حساب دینے کے لئے کھڑا ہوں گا۔ اور مجھ سے سوال ہوگا کہ تو نے واجبات شرعیہ کیسے ادا کئے۔ تو نجات کی امید کیسے کرتا ہے جب کہ دنیا میں تمام لہو و لعب میں مشغول ہے اور جھوٹی آرزوؤں میں مگن ہے۔

موت بڑی سخت اور کڑوی شئی ہے۔ مہلت دے دے اپنے نفس کو کہ غائب کا انتظار کرے جو قہر کے ساتھ آئے گا اور ایسا تیر چلائے گا جو درست نشانے پر لگے۔ اے تمام مصیبتوں سے محفوظ رہنے کی آرزو کرنے والے تو نے ایسا گھر تعمیر کیا جو مکڑیوں کے جالوں کی مانند ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو سواریوں کی پشت پر

سوار ہوئے۔ جن کی آرزؤں کے سارے راستے مسدود ہو گئے۔ اور تو چند دنوں کے بعد مصائب کے دامن میں جانے والا ہے لہذا اس وقت سے پہلے غور و فکر کرلے۔

○

اکتیسواں گناہ کبیرہ

برا فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ○ مائدہ ۴۴

اور جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔

نیز ارشاد ہے :۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ مائدہ ۴۵

اور جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔

نیز فرمایا :۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ مائدہ ۴۷

اور جو لوگ اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ لوگ فاسق ہیں۔

حاکم نے اپنی صحیح میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ اس امام کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جس نے اللہ

کے حکم کے بغیر فیصلہ کیا ہے [1]

نیز حاکم نے بریدہ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا :۔

قاضی تین طرح کے ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں ۔ ایک قاضی نے حق کو پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا دوسرا وہ جس نے حق پہچان کر قصداً ظلم کیا وہ جہنم میں جائے گا ۔ تیسرا وہ جس نے بلا علم کے فیصلہ کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا [2]

لوگوں نے پوچھا کہ جو قاضی نہیں جانتا تھا اس کا کیا گناہ آپ نے فرمایا اس کا گناہ یہ ہے کہ اس نے علم کے بغیر قضا کا منصب قبول کیا۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بلا چھری کے ذبح کیا گیا [3]

فضیل بن عیاض نے کہا کہ قاضی کو چاہیئے کہ ایک دن فیصلہ کرے اور ایک دن خود پر روئے ۔ محمد بن واسع نے کہا قیامت میں حساب کے لئے سب سے پہلے قاضیوں کو طلب کیا جائے گا ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :۔

انصاف پرور قاضی کو قیامت میں لایا جائے گا اور شدید ترین حساب لیا جائے گا جس سے وہ پسند کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے

---

[1] اس کی سند میں عبد اللہ بن محمد عدوی لغو ہے اس حدیث کے لئے حاکم پر نکیر کی گئی ہے (منذری) [2] ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے (ترغیب) مصنف نے صغریٰ میں اسے قوی بتلایا ہے [3] ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن غریب کہا ہے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کی ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۔ ترغیب

درمیان ایک کھجور کے بارے میں فیصلہ نہ کیا ہوتا ۔[۱]

معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ آں حضرت نے فرمایا :۔

قاضی جہنم میں ایک لمحے میں عدن سے زیادہ دوری کی رفتار سے آئے گا

حضرت علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :۔

ہر والی اور قاضی قیامت میں لاکر اللہ تعالیٰ کے سامنے پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا پھر اس کا راز کھولا جائے گا اور تمام انسانوں کے سامنے اسے سنایا جائے گا اگر انصاف ہو گا تو اس کے سبب اسے نجات دے گا اور اگر اس کے ماسوا ہو گا تو یہ پل بہت زور سے ہلے گا جس سے ہر عضو کے درمیان ایک مخصوص دوری ہو جائے گی پھر وہ پل اسے لے کر جہنم میں ٹوٹ گرے گا ۔

مکحول فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے فیصلہ کرنے اور اپنی گردن مارنے کے بارے میں تو میں اپنی گردن مارنے کو پسند کروں گا اور قضا کو چھوڑ دوں گا ۔

ایوب سختیانی فرماتے ہیں :۔ میں نے زیادہ اہل علم کو قضا سے دور بھاگتے ہوئے پایا ۔ ثوری سے کہا گیا کہ شریح کو قاضی بنا دیا گیا ہے ۔ فرمایا بھلا آدمی تھا لوگوں نے اسے بگاڑ دیا ۔ مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو بلایا تاکہ انھیں بصرہ کا قاضی بنا دے انھوں نے انکار کیا ۔ اس نے دوبارہ حکم بھیجا اور کہا اسے قبول کرو ورنہ تم کو کوڑے لگائے جائیں گے انھوں نے جواب دیا تم بادشاہ ہو تمھیں اس کا اختیار حاصل ہے ۔ دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے بہتر ہے ۔

---

[۱] احمد اور ابن حبان نے صحیح میں نقل کیا ہے ۔ ترغیب ۔

وہب بن منبہ نے کہا کہ : جب حاکم ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو رعیت میں اللہ تعالیٰ کمی پیدا کر دیتا ہے حتی کہ بازاروں میں روزی میں دودھ میں غرض ہر چیز میں کمی آجاتی ہے اور جب خیر اور عدل کا ارادہ کرتا ہے تو اہلِ مملکت پر برکت ہی برکت ہوتی ہے ۔

حمص کے ایک والی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس لکھا کہ شہر حمص ویران اور شکستہ ہو گیا اس کی مرمت کی سخت ضرورت ہے ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جواب میں اسے لکھا ۔

اسے انصاف سے مضبوط کرو اور اس کے راستوں کو ظلم نیز سلامتی کے ذریعہ صاف کرو اور کہا کہ قاضی کے لئے حرام ہے کہ غصے کی حالت میں فیصلہ کرے اور جب قاضی میں عمل کی کمی ارادے کی کمزوری اور بداخلاقی اور پرہیز گاری کی کمی کی صفتیں جمع ہو جائیں تو اس کی بربادی میں کوئی کمی نہیں رہ گئی اس کے لئے واجب ہے کہ خود کو اس منصب سے الگ کرے اور جلد سے جلد اس سے چھٹکارا حاصل کرے ۔

نصیحت :- عمر کا زیادہ ہونا دراصل اس کا کم ہونا ہے ۔ جو ملک الموت سے بچتا ہے وہ اس کا شکار ضرور ہوتا ہے ۔ اے طالبِ دنیا ! کیا تم نے ہر کمی پوری کر لی ۔ اے عمر کی زیادتی والے ! کیا زندگی کی مہلتوں کو غنیمت سمجھا ۔ اے راہ ہدایت پر چلنے والے اور پھر ہوس کے جال میں پھنس جانے والے ۔ حشر میں حساب کے وقت تیرے ساتھ کون ہوگا ۔ افسوس ہے اس آدمی پر جو رات کو چین سے سوتا ہے اور کل قیامت کے خوف سے بے پروا ہوتا ہے وعظ و پند اس کے کان کے پردوں سے ٹکراتے ہیں وہ انھیں سنتا ہے لیکن پھر تمام نصیحت برباد جاتی ہے ۔ نفوس میں حرص دنیا نے جگہ بنا لی اور وہ اللہ کے آگے

شرمسار نہیں۔ ہدایت کے واشگاف ہوتے کے بعد ہوس کے راستوں میں دور تک نکل گیا ہے۔ بہت سے لوگ حج و تو بیخ پر مائل تو بہ ہوتے ہیں لیکن پھر حرام چیزوں کا مسلسل ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ البقرہ ۱۸۸

اور تم لوگ نہ تو ناروا طریقے پر آپس میں ایک دوسرے کا مال کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض سے پیش کرو کہ تمھیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

یعنی انھیں رشوت نہ دو تاکہ دوسرے کا حق خود لے لو باوجود سے کہ تمھیں اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کو لعنت بھیجی ہے —— ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے [۵۱]

---

[۵۱] ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حاکم نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے الرائش یعنی الذی یسعی بینہما۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ فرماتے ہیں :۔۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے کو لعنت فرمائی ہے ۔

علماء نے فرمایا راشی وہ ہے جو رشوت دیتا ہے اور مرتشی جو رشوت لیتا ہے رشوت دینے والے کو لعنت اس لئے پہونچتی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو اذیت دینا چاہتا ہے یا جس چیز کا وہ مستحق نہیں اسے حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن جب اپنا حق حاصل کرنے کے لئے یا اپنے اوپر سے کسی کا ظلم ہٹانے کے لئے دے تو وہ لعنت میں داخل نہیں ہے لیکن حاکم پر رشوت حرام ہے خواہ اس سے کسی کا حق باطل کر دے یا کوئی ظلم دفع کرے۔ دوسری روایت میں آیا ہے۔

رشوت لینے کے لئے دونوں کے درمیان دوڑ دھوپ کرنے والے پر بھی لعنت ہے [1]

وہ رشوت دینے والے کے تابع ہے اگر راشی کا ارادہ درست ہے تو یہ بھی لعنت سے بچ جائے گا ورنہ دونوں ملعون ہوں گے۔

فصل

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

جس شخص نے کسی کی سفارش کی اس پر اس نے اسے ہدیہ دیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا۔

---

[1] ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے ۔ ترغیب

تینتیسواں گناہ کبیرہ

مردوں عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
اللہ تعالیٰ نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے [1] - ایک روایت میں ہے مرد صفت عورت پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے [2] - ایک روایت میں ہے اللہ نے مردوں میں سے مخنثوں اور عورتوں میں سے لباس اور گفتگو میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے [3]

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
اللہ تعالیٰ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی جو مردوں کا لباس پہنتی ہے

---

[1] بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور مؤطا نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کا لفظ لعن رسول اللہ الخ طبرانی کا لفظ ہے لعن اللہ المتشبہات
[2] مصنف نے صغریٰ میں کہا اس کی سند حسن ہے۔
[3] ترغیب ترہیب میں اس کی نسبت بخاری عن ابن عباس کی طرف کی ہے۔

اور ایسے مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے [۱]

لہذا اگر کسی عورت نے مردوں کے لباس وغیرہ میں سے جیسے بے سلا ہوا تنگ آستین والا کپڑا وغیرہ استعمال کیا تو اس نے پہناوے میں مردوں کی مشابہت اختیار کی تو اسے اللہ اور رسول کی لعنت ہو گی اور ایسے شوہر کو بھی لعنت ہو گی جو بیوی کی اس حرکت پر راضی ہو اسے منع نہ کرے۔ کیوں کہ اسے حکم ہے کہ اسے اللہ کی اطاعت کا حکم کرے اور اس کی معصیت سے روکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ — اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

تحریم ۶

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا چرواہا ہے وہ قیامت میں ان کے بارے میں پوچھا جائے گا [۲]

آپؐ نے فرمایا :- [۳]

سنو! مرد اس وقت ہلاک ہو گئے جب انھوں نے عورتوں کی اطاعت کی

حضرت حسنؓ نے فرمایا :-

---

[۱] ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے کہا کہ شرط مسلم پر ہے ترغیب

[۲] بخاری اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا۔

[۳] مسلم وغیرہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اس کا شاہد ابن عمر کی حدیث ہے۔ ابن حبان نے صحیح کہا ہے حاکم نے کہا شرط مسلم پر ہے۔ (منذری)

قسم ہے اللہ کی جو آدمی عورت کی خواہشات کی اطاعت کرتا ہے اللہ
اسے جہنم میں منہ کے بل ڈالے گا۔
آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
دو طرح کے لوگ جہنمی ہوں گے ایسے لوگ جن کے پاس گایوں کی دم
جیسے کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں وہ عورتیں جو لباس
پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ ریجھنے والی اور رجھانے والی ہیں ان کے
سر اونٹ کے کوہان جیسے اٹھے ہوتے ہیں یہ ابرو باختہ عورتیں جنت
میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ اس کی
خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہے۔ مسلم
نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو زبیر بن
عبدالمطلب کے پاس تھے کہ ایک عورت بکری ہانکتی ہوئی آئی جو کندھے پر کمان
ڈالے ہوئے تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے پوچھا تو مرد ہے یا عورت؟ اس نے کہا
عورت ہوں وہ ابن عمرو کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مردوں سے مشابہت
اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے
مردوں پر لعنت بھیجی ہے۔
عورت کے لئے قابل لعنت افعال یہ ہیں۔ زینت کا اظہار کرنا۔ نقاب کے
اندر سے سونے اور موتی وغیرہ کی نمائش کرنا اور گھر سے باہر نکلتے وقت مشک وعنبر
یا کوئی تیز خوشبو استعمال کرنا نیز رنگین کپڑے اور ازار ریشمی کپڑے اور آستینوں
کی کشادگی اور لمبائی کے باوجود تنگ قبائیں پہننا وغیرہ وغیرہ اس طرح کے افعال
ان جاہلانہ اظہار زینت کے طریقوں میں سے ہیں جن پر خدا ناراض ہوتا ہے اور ان

حرکتوں کا مرتکب دنیا اور آخرت میں ملعون قرار پاتا ہے۔ یہ افعال زیادہ تر عورتیں ہی کرتی ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

میں نے جہنم میں جھانکا تو اکثر کو عورتوں میں سے پایا [1]

آپؐ نے فرمایا:

میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ نہیں چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے ان کی اصلاح فرمائے اور ہماری بھی

نصیحت:- اے انسان تو گویا موت کے ساتھ ہے اس نے تجھے تیز چلایا اور گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ ملا دیا اور تجھے تنہائی اور تاریکی کے گھر میں منتقل کر دیا اور وہاں سے مختلف خیموں میں پناہ اختیار کئے ہوئے مردوں کی جماعت میں تیرے مال و جائداد کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے تو اس موت کو کثرت مال اور خادموں کی طاقت سے نہیں روک سکتا۔ حد سے تجاوز کرنے پر تو بے انتہا نادم ہے۔

افسوس ہے اس آنکھ پر جو سو رہی ہے اور اس کا طلب کرنے والا بیدار ہے تو اس وعید سے کب ڈرے گا۔ تیرے دل میں خوف کی آگ کب بھڑکے گی کب تک تیری نیکیاں او س زدہ اور برائیاں پھلتی پھولتی رہیں گی۔ کب تک تجھے وعظ و نصیحت کارگر نہ ہوگی تو اس دن سے کب ڈرے گا جب جسم کا ایک ایک عضو بول اٹھے گا۔ نہ فنا ہونے والی دولت اپنا کر فنا ہونے والی دنیا کو کب ٹھکرائے گا۔ تاریک رات میں شب بیداری تو کب کرے گا۔ کہاں ہیں وہ

---

[1] بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

لوگ جنھوں نے خدا سے اپنا معاملہ درست کیا اور الگ تھلگ رہے تاریک راتوں میں اٹھ کر رکوع وسجود کئے اور گرمی کی دوپہر میں روزے رکھے اور صبروشکر کیا وہ تو گذر گئے تو ان کے بعد باقی رہا لیکن جو وہ پاگئے وہ تجھ سے کھو گیا اگر تم نے ان سے ملنے کی کوشش نہ کی تو وہ دور تر ہو جائیں گے۔

یا نائم اللیل کم ترقد　　قم یا حبیبی نقد دنا الموعد

اے رات کے سونے والے کتنا سوؤ گے۔ اے میرے دوست اٹھ وقت مقرر قریب آن لگا

من نام حتی ینقضی لیلہ　　لم یبلغ المنزل قبل ان یجھد

جو شخص رات بھر سویا وہ پریشانی سے پہلے منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکتا

قل لذوی الالباب اھل التقی　　قنطرۃ العرض لکم موعد

پرہیزگار اور اہل دانش سے کہو پل صراط تمھارا وقت مقرر ہے۔

○

چونتیسواں گناہ کبیرہ

اہل وعیال میں برائیوں کو اچھا جاننا اور دو آدمیوں میں بگاڑ کی کوشش کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اَلزَّانِی لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ　　زانی جب تک زنا سے تائب نہیں ہوتا زانیہ

مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ النور ۳

یا مشرکہ ہی سے نکاح کرے اور اسی طرح زانیہ عورت سے زانی اور مشرک ہی نکاح کرے اور مسلمانوں پر یہ نکاح حرام ہے۔

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

تین طرح کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے والدین کا نافرمان، اہل وعیال میں برائیوں کو اچھا جاننے والا اور مردانہ طور طریقے والی عورت[1]

نسائی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

تین طرح کے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے عادی شراب نوش، والدین کا نافرمان، دیوث جو برائیاں اپنے اہل وعیال میں برقرار رکھتا ہے[2]

جو آدمی اپنی بیوی میں فحش عادتیں پائے لیکن محبت کی بناپر غفلت برتے یا بیوی کا قرض ہے جس کی ادائیگی سے عاجز ہو یا گراں مہر ہو یا چھوٹے بچے ہوں جن کا معاملہ قاضی کے پاس لے جاکر ان کا حق چاہے ایسا شخص ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن سے اعراض کیا جائے گا۔ اور جس انسان میں غیرت نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

نصیحت :- اے فانی خواہشات میں مشغول انسان آنے والی موت کے لئے کب تیاری کرے گا۔ گزرے ہوئے قافلوں سے ملنے کی کوشش کب تک نہیں کرے گا۔ کیا تم شریفوں سے ملنے

---

[1] نسائی بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے ابن عمر کی روایت کو صحیح کہا ہے (منذری ترغیب)

[2] احمد بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے (منذری)

کی توقع رکھتے تھے اور خواب عشرت میں مگن ہو! افسوس - افسوس -

اے بزعم خویش لذتوں کی آرزو کرنے والے موت کے حملے سے بچ! اس

کی چال سے بچ اس لئے کہ ہر آن اور ہر سانس میں مخفی ہے -

تمضی حلاوۃ ما اختفیت وبعدھا تبقی علیک مرارۃ التبعات

در پردہ اعمال کی مٹھاس ختم ہو جائے گی پھر تیرے لئے انجام کی تلخی رہ جائے گی

یا حسرۃ العاصین یوم معادھم لو انھم سبقوا الی الجنات

ہائے قیامت کے روز گنہ گاروں کی حسرت! کاش جنت کی طرف جانے کو ملتا

لو لم یکن الا الحیاء من الذی ستر العیوب لاکثروا الحسرات

عیوب کو چھپانے والے سے حیا نہ ہوتی تو یہ لوگ بہت زیادہ حسرت کا اظہار کرتے

اے وہ انسان جس کا صحیفہ عمل گناہوں سے خشک ہو گیا اور عمل کا ترازو

گناہوں کی کثرت سے ہلکا پڑ گیا - کیا تو نے اپنے ہم مثل لوگوں کی خواہشات کو

نامکمل نہیں دیکھا - کتنے عشرت کے پلے ہوئے بدن کفن میں لپیٹ دئے گئے

اپنے نفس کو دنیا سے کب آزاد کرو گے دوسروں کے لئے یہ مکانات کب چھوڑو

گے - کہاں ہیں بہادر، شہسوار شاہان فارس، کہاں ہیں پردہ نشین

خواتین کی نعمتوں سے بہرہ اندوز، کہاں ہیں ترش رو متکبر، کہاں ہیں کشادہ

محلات تعمیر کرنے والے؟ قبروں کی تنگنائیوں میں قید کر دئے گئے - کہاں ہیں

غرور سے دامن گھسیٹ کر چلنے والے اب وہ قبر میں بے ستر کے ہیں - کہاں ہیں

اپنے مال اور اہل و عیال میں مگن موت سے غافل؟ اسے جھپٹنے والے ہاتھ

نے چھین لیا - کہاں ہے مالوں کا جمع کرنے والا؟ مال چھین لیا گیا - اور نگہبان

ہلاک ہو گیا -

سچی بات یہ ہے کہ جو دنیا کا مکر سمجھ لے وہ اسے چھوڑ دے اور جس کے

چل چلاؤ کا وقت ہو وہ اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور جو نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہے وہ شکر ادا کرے اور جو دار السلام کی طرف بلایا گیا وہ خواہشات دنیا کو ترک کر کے حاضری کی فکر کرے۔

○

پینتیسواں گناہ کبیرہ

حلالہ کرانا

حضرت ابن مسعود رض کی صحیح حدیث میں آیا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں کو لعنت فرمائی ہے[1]

امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث پر تمام اہل علم نے جن میں حضرت عمر بن خطاب عثمان بن عفان عبداللہ بن عمر فقہاء تابعین شامل ہیں عمل کیا ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں اور نسائی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حلالہ کرنے والے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو فرمایا ہرگز نہیں! نکاح دلی خواہش سے ہوتا ہے نہ کہ چوری اور فریب سے اللہ کی کتاب سے استہزار کرنا جائز نہیں۔

اسے ابو اسحاق جوزجانی نے روایت کیا اور عورت کا بغیر مجامعت علیحدہ کرنا

---

[1] نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (صغریٰ للمصنف)

صحیح نہیں۔ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

سنو میں تمھیں عاریتی بکرے کے بارے میں بتاتا ہوں لوگوں نے کہا ہاں
اے اللہ کے رسول ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا حلالہ کرنے والا۔
اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں
کو لعنت فرمائی ہے ۔ ابن ماجہ

حضرت ابن عمر سے مروی ہے۔

ایک آدمی نے ان سے پوچھا اس عورت کے بارے میں آپ کیا فرماتے
ہیں جس سے میں نے اس لئے شادی کی ہے کہ اس کے شوہر کیلئے حلال
کروں جس نے مجھے اس کے لئے نہ حکم دیا ہے اور نہ وہ جانتا ہی ہے
حضرت ابن عمر نے اس سے کہا ہرگز نہیں نکاح تو رغبت سے ہوتا ہے
اگر تجھے وہ اچھی لگے تو روک لے اور اگر ناپسند ہو تو الگ کر دے ۔ ہم
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسے زنا تصور کرتے تھے۔

صحابہ اور تابعین کے آثار بہت ہیں ۔ اثرم اور ابن منذر نے عمر بن خطاب
سے روایت کیا ہے انھوں نے فرمایا ۔

میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا یا جس کے لئے حلالہ کیا جائے لایا جائے تو
میں اسے پتھر سے مار کر ہلاک کر دوں ۔

حضرت عمر بن خطاب سے عورت کو شوہر کے لئے حلال کرنے کے بارے میں
پوچھا گیا تو فرمایا :-

یہ زنا ہے۔

عبداللہ بن شریک عامری سے روایت ہے فرمایا :-

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سنا جن سے ایک آدمی کے بارے میں

سوال کیا گیا جس نے اپنے چچا کی لڑکی کو طلاق دی تھی پھر وہ شرمندہ ہوا اور اس کی طرف اس کا میلان ہوا ایک آدمی نے اس کی خاطر حلال کرنے کے لئے اس سے شادی کرنے کا ارادہ کیا اس پر حضرت ابن عمر نے فرمایا دونوں زانی ہیں خواہ وہ بیس سال یا اس سے بھی زیادہ اکٹھا رہیں جب کہ وہ جانتا ہے کہ وہ حلالہ کرنے کے لیے شادی کئے ہوئے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے :-

کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میرے چچا کے لڑکے نے اپنی عورت کو تین مرتبہ طلاق دے دی ہے پھر وہ پشیمان ہے فرمایا تیرے چچا کے لڑکے نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے اسے شرمندہ کر دیا شیطان کی پیروی کی تو اس کے لئے کوئی سبیل نہ چھوڑی اس نے کہا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی آدمی اسے اس کے لئے حلالہ کرے فرمایا جو اللہ کو دھوکہ دے گا اسے اللہ دھوکا دے گا۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا :-

اگر پہلے یا دوسرے شوہر یا عورت تینوں میں سے کسی ایک کی نیت حلالے کی ہو تو دوسرے کا نکاح باطل ہے اور عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہے۔

حسن بصری نے فرمایا :-

تینوں میں سے کسی ایک نے اگر حلالے کا ارادہ کیا تو کار باطل گیا۔

امام التابعین سعید بن مسیب نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے ایک عورت سے اس لئے نکاح کیا تھا کہ اسے پہلے شوہر کیلئے حلال کر دے : لا تحل

ہرگز حلال نہیں ہوگی۔ یہی قول مالک بن انس لیث بن سعد سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی ہے۔ اسماعیل بن سعید نے کہا :-

میں نے امام احمد سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس کے جی میں یہ ہو کہ پہلے شوہر کے لئے اسے حلال کرے گا اور عورت اسے نہ جانتی ہو فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے اور اگر اس نے حلالہ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ ملعون ہے۔

امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ :-

جب نکاح میں حلالہ کرنے کی شرط لگادی گئی تو نکاح باطل ہو گیا کیوں کہ اس نکاح میں ایسی شرط ہے جو اسے بے مقصد بنا دیتی ہے تو متعہ کے نکاح کی طرح وہ باطل ہو گیا اور اگر نکاح سے پہلے یہ شرط ٹھہری ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ نکاح درست ہو گا اور اگر نکاح ایسے ہی کیا گیا ہو نہ نکاح میں شرط ٹھہرائی گئی ہو اور نہ اس سے پہلے تو یہ مکروہ ہو گا لیکن فاسد نہیں ہو گا اور اگر اس سے شادی کی اس شرط پر کہ جب اسے حلال کر دے گا تو طلاق دے دے گا تو اس کے بارے میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے اس کی شرط ہمیشگی نکاح سے مانع ہے اور یہ وقتی نکاح کے مشابہ ہے رافعی میں یہی قول صحیح ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ ایک یہ شرط فاسد ہے جو نکاح سے ملی ہوئی ہے اس لئے نکاح باطل نہیں ہو گا جس طرح کوئی اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کرے گا یا اس کے ساتھ سفر نہیں کرے گا واللہ اعلم۔

نصیحت :- وہ لوگ جنھوں نے دنیا کو چھوڑنے سے پہلے چھوڑ دیا

ان کی یہ خوبی اللہ کے لئے ہے۔ اپنے قلوب کو اس کے شک کی تاریکیوں سے پاک کر لیا۔ انھوں نے اپنے مولیٰ عزوجل کے کلام سے لذت حاصل کی اس کی تابعداری کی اس کے انعامات کو شکر کے ساتھ استعمال کیا۔ اس کی فرماں برداری میں نیند کی لذت چھوڑ دی۔ تمام مخلوقات سے کٹ کر اس کے ہو گئے۔ ایک باہوش اور دانا انسان کی طرح اس کی اطاعت میں لگ گئے۔ وہ ایسے راضی برضا ہوئے کہ جو حالات پیش آئے چون وچرا نہ کیا انھوں نے اپنی جان بیچ دی کتنی بہترین خرید و فروخت ہے یہ۔ انھوں نے شرح صدر کے ساتھ اس کی اطاعت کی۔ اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے کھلا ہوا پایا۔ انھوں نے خدا سے گریہ وزاری کی۔ جس سے پپوٹے دکھنے لگے۔ اور وقت سحر بھی نالاں وگریاں بیدار ہوئے۔ لباس زہد پر صبر کیا۔ انھوں نے اپنے نفس کو پاک کیا تو وہ قابل ستائش ہو گیا انھیں تم پیشانیوں سے پہچان سکتے ہو جن سے صداقت کے آثار نمایاں ہیں۔ سکون کی خوشبو ان سے بکھرتی ہے۔ ان کی تعریف کی خوشبوئیں ہر جگہ سونگھی جا سکتی ہیں۔

○

چھتیسواں گناہ کبیرہ

پیشاب سے نہ بچنا جو عیسائیوں کا شعار ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ مدثر ۴ — اور اپنے کپڑے پاک صاف رکھ ۝

حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا :-

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے آپ نے فرمایا - ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن عذاب کسی بڑی بات سے نہیں ہو رہا ہے ان میں سے ایک چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا - بخاری مسلم

آپ نے فرمایا :-

پیشاب سے بچو اس لئے کہ عام عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے - دار قطنی جو آدمی اپنے جسم اور کپڑے کو پیشاب سے نہیں بچاتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی - حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں شفی بن مانع اصبحی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

چار طرح کے لوگ اپنی گندگی کے سبب جہنمیوں کے لئے باعث اذیت ہوں گے اور وہ حمیم اور جحیم کے درمیان گھسٹتے پھرتے ہوں گے اور ویل اور ہلاکت کو آواز دیں گے جہنمی آپس میں کہیں گے یہ تکلیف بر تکلیف کا سبب ہیں ان کی یہ حالت کیوں ہے ؟ آپ نے فرمایا ایک ان میں سے پتھر کے تابوت میں بند ہوگا دوسرا اپنی آنتیں گھسیٹتا ہوگا تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہتا ہوگا چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہوگا - آپ نے فرمایا تابوت والے سے کہا جائے گا کیا حال ہے کہ تکلیف بر تکلیف کا سبب ہے وہ کہے گا وہ اس حال میں مرا تھا کہ اس کی گردن پر لوگوں کے مال کا بوجھ تھا پھر آنتیں گھسیٹنے والے سے کہا جائے گا کہ کیا بات ہے جو اس طرح مصیبت بر مصیبت کا سبب ہے وہ کہے گا کہ اس کی پروا نہ کرتا تھا کہ کہاں پیشاب لگا ہے

اور لگے ہوئے پیشاب کو دھل ڈالے پھر پیپ والے سے کہا جائے گا
کہ یہ ہمارے لئے مزید تکلیف کا باعث ہے کہے گا وہ ہر بری بات سے
لذت اندوز ہوتا تھا دوسری روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کا گوشت
کھاتا تھا اور چغل خوری کرتا تھا پھر اپنا گوشت کھانے والے سے پوچھا
جائے گا کہ یہ ہماری شدید اذیت کا سبب ہے کہے گا کہ وہ لوگوں کا
گوشت کھاتا تھا یعنی غیبت کرتا تھا [1]
اللہ عافیت میں رکھے یقیناً وہ ارحم الراحمین ہے۔

نصیحت:- بندگان خدا گزرے ہوئے لوگوں کی موت کو یاد کرو
اور ان کے انجام کو سوچو کہ وہ کہاں گئے یہ خوب جان
لو کہ وہ بکھر گئے اور الگ الگ ہو گئے اہل خیر سعادت مند ہوئے۔ اور اہل شر بد بخت
ٹھہرے۔ تم بھی اپنے آپ کو سنبھالو قبل اس کے کہ وہی انجام تمھارے سامنے بھی آئے۔
والمرء مثل هلال عند مطلعه یبدو اضیئلا لطیفا ثم یتسق
آدمی چاند کی طرح ہوتا ہے کہ دھیمی روشنی سے شروع ہوتا ہے پھر بڑھنے لگتا ہے
یزداد حتی اذا ما تم اعقبه کر الجدیدین نقصا ثم یمتحق
بڑھتا جاتا ہے پھر جب پورا ہوتا ہے تو اسے گھٹانے کے لئے رات دن کا تعاقب شروع ہو جاتا ہے

---

[1] ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں غیبت کی مذمت میں اسے روایت کیا طبرانی
نے کبیر میں لین سند سے اور ابونعیم نے روایت کیا اور کہا کہ سفی بن مانع کی صحبت کے
بارے میں اختلاف ہے یہ بھی کہا گیا کہ اسے صحبت حاصل ہے۔ منذری نے کہا کہ شفی کو
بخاری اور ابن حبان نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ (ترغیب ترہیب)

کان الشباب رداء قد بهجت به فقد تطایر منه للبلا خرق

جوانی ایک چادر کی مانند تھی جس سے تو نے خوشی حاصل کی لیکن پرانی ہو تے پردہ پھٹنے لگی

ومات یتبسم یجید المشیب به کاللیل ینھض فی اعجازہ الافق

خوشی کی زندگی گذارنے والا بڑھاپے کے بعد موت کا شکار ہو جاتا ہے جس طرح افق کی سفیدی سے رات کی سیاہی ختم ہو جاتی ہے

عجبت والدھر لا تفنی عجائبه من راکنین الی الدنیا وقد صدقوا

مجھے تعجب ہے دنیا کی طرف مائل ہونے والوں پر اور یہ عجائب کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں

وطالما نغصت بالفجیع صاحبھا یطارق الفجع والتنغیص قد طرقوا

کتنی بار دنیا نے مصیبت سے دنیا دار کا عیش کڑوا کر دیا اور اضطراب اور بے چینی کے ہتھوڑے اس پر پڑے

دار تغلیبھا الآجال مھلکة وذو التجارب فیھا خائف فرق

یہ ایسا گھر ہے جس کے اوقات مقام ہلاکت ہیں اہل تجربہ یہاں ہمیشہ ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں

یا للرجال لمخدوع بباطلھا بعد البیان ومغرور بھا یثق

افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو اس باطل کے دھوکے میں ہیں اور سب کچھ واضح ہو جانے کے بعد اسکے فریب میں مبتلا ہیں

اقول والنفس تدعونی لزخرفھا این الملوک ملوک الناس والسوق

میں کہہ رہا ہوں اور نفس اسکی دلکشی کی طرف کھینچ رہا ہے کہاں ہیں بازاری اور رعیتوں کے بادشاہ

این الذین الی لذاتھا جنحوا قد کان قبلھم عیش ومرتفق

وہ لوگ کہاں ہیں جو اسکی لذتوں کے گرویدہ ہوئے اس سے پہلے جن کے پاس اسباب عیش و عشرت بہت تھے

امست مساکنھم قفرا معطلة کانھم لم یکونوا قبلھا خلقوا

ان کی بستیاں ویران اور سنسان ہو گئیں گویا کہ وہ آج سے پہلے پیدا ہی نہیں کئے گئے تھے

یا اھل دار لا بقاء لھا ان اغترار الظل زائل حمق

اے گھر والو تمھارا گھر باقی رہنے والا نہیں ہے ڈھلتے سائے سے دھوکے میں پڑنا حماقت ہے

سینتیسواں گناہ کبیرہ

ریاو نمود

اللہ تعالیٰ نے منافقین کا حال بتاتے ہوئے فرمایا :-

یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ النساء ۱۴۲

لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں ۔

نیز ارشاد ہے :-

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ○ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ ماعون

ان نمازیوں کے لئے ویل اور ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں اور دکھلاتے ہیں اور برتنے کی چیزوں سے روکتے ہیں ؛

فرمایا :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَاءَ النَّاسِ

(البقرہ ۲۶۴)

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات احسان جتا کر اور اذیت دے کر برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھلانے کے لئے خرچ کرتا ہے ۔

ارشاد ہے :-

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ

جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے نیک عمل کرنا چاہیئے اور اپنے

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا ۝ رب کی عبادت میں غیر اللہ کو شریک نہیں کرنا چاہیئے (یعنی عمل میں ریاکاری نہیں کرنی چاہیئے)

الکہف: ۱۱۰

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

سب سے پہلے قیامت میں ایک ایسے آدمی سے سوال جواب ہو گا جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا اللہ تعالیٰ اسے عطا کی گئی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تونے ان کو کیا کیا وہ کہے گا میں نے انھیں تیری راہ جہاد کے لئے استعمال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تونے قتال اس لئے کیا تھا تاکہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور بہادر کہا گیا پھر حکم رب ہو گا منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مختلف قسم کے بہت سے مال دے رکھے ہوں گے اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی دی ہوئی نعمتیں یاد دلائے گا وہ اقرار کرے گا پھر اللہ اس سے پوچھے گا کہ تونے ان نعمتوں کو کیا کیا وہ کہے گا تیرے تمام پسندیدہ راستوں میں میں نے اسے تیری رضا کے لئے خرچ کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تونے جھوٹ کہا بلکہ اس لئے خرچ کیا تاکہ لوگ تجھے سخی کہیں اور کہہ لیا گیا اسے بھی حکم ہو گا اور منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرا آدمی ہو گا جس نے علم سیکھا اور اسے سکھایا یا قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا اس سے اللہ اپنی نعمتیں گنائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ سوال کرے گا تونے ان نعمتوں کا استعمال کیسے کیا وہ کہے گا میں نے علم سیکھا دوسروں کو سکھایا تیرے لئے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تونے جھوٹ کہا تونے اسلئے پڑھا تاکہ

لوگ تجھے عالم کہیں پھر حکم ہوگا اور منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ مسلم

آپ نے ارشاد فرمایا :۔

جس نے اللہ کو سنایا اللہ اسے سنائے گا جو ریا کاری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا مقصد پورا کر دے گا [1]

خطابی نے فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص بغیر اخلاص کے کوئی کام کرے گا اور اس کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگوں کو خوب دکھلائے اور سنائے تو اسے ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جس چیز کو وہ چھپاتا تھا اسے ظاہر کر دیا جائے گا اور اس سے اس کو خوشی ہوگی۔

آپ نے ارشاد فرمایا :۔

تھوڑی ریا بھی شرک ہے [2]

نیز فرمایا :۔

سب سے زیادہ میں تمھارے بارے میں چھوٹے شرک سے ڈرتا ہوں پوچھا گیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہے ؟ فرمایا۔ ریا۔ جس دن بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جن کو تم اپنے

---

[1] متفق علیہ بروایت جندب بن عبداللہ طبرانی کبیر میں اسی کے مثل عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اور بیہقی نے بھی ابن عمر ہی سے روایت کی ہے۔ ابو زید نے نقل کیا ہے اور مسند احمد وغیرہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے۔ عراقی نے احیاء کی تخریج میں بتایا ہے۔

[2] حاکم اور طبرانی نے معاذ سے نقل کیا ہے (عراقی)

اعمال دکھاتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا وہ تمھیں اس کا
بدلہ دے سکتے ہیں ؟ [1]

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہا گیا :-
وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اور ظاہر ہوا ان کے لئے اللہ کی جانب سے وہ معاملہ جس کا وہ گمان نہ کرتے تھے دنیا میں وہ ایسے کام کرتے تھے جن کے بارے میں ان کا گمان ہوتا تھا کہ یہ اچھے کام ہیں۔ لیکن قیامت میں وہ برے ثابت ہوں گے بعض سلف جب اس آیت کی تلاوت کرتے تھے تو کہتے تھے ! ویل لاھل الریاء ریاکاروں کو تباہی ہو۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ

ریاکار قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا اے ریاکار، اے بے
وفا اے بدکار اے ٹوٹے میں پڑنے والے جا جن کے لئے تو نے کیا ہے
ان سے اپنا اجر لے لے ہمارے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہیں ہے [2]

حسن نے فرمایا :- ریاکار اللہ کی تقدیر پر غالب آنا چاہتا ہے۔ وہ "برا آدمی ہے" وہ چاہتا ہے کہ لوگ کہیں کہ وہ صالح ہے حالانکہ خدا کی جانب سے وہ خراب لوگوں میں سے ہے لہذا ضروری ہے کہ مومنوں کی فراست سے وہ پوشیدہ نہ رہے۔

---

[1] احمد نے مسند میں بیہقی نے شعب الایمان میں محمود بن لبید سے روایت کیا ہے انھیں رویت حاصل ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں طبرانی نے رافع بن خدیج سے روایت کیا۔ عراقی

[2] ابن ابی الدنیا نے جبلہ یحصبی سے انھوں نے ایک صحابی سے روایت کیا جس کا نام نہیں لیا اس کی سند ضعیف ہے۔ عراقی

قتادہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اس بندے کو دیکھو کیسا میرے ساتھ استہزاء کرتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے
حضرت عمر بن خطاب نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی گردن جھکائے ہوئے تھا۔
فرمایا اے گردن والے اپنی گردن سیدھی کرو اللہ کا ڈر گردن میں نہیں
بلکہ دل میں ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے جو
سجدے میں تھا اور رو رو کر دعائیں کر رہا تھا حضرت ابو امامہ نے اس سے کہا:۔
تو اور یہاں! یہ کام تیرے گھر میں ہوتا تو بہتر تھا۔

محمد بن مبارک صوری نے فرمایا ذکر اللہ رات میں زیادہ بہتر ہے بہ نسبت
دن کے کیونکہ دن کی یاد میں مخلوق شریک ہوتی ہے اور رات کی یاد صرف اللہ
کے لئے ہوتی ہے۔

حضرت علی بن ابو طالب نے فرمایا:۔ ریا کار کی تین علامتیں ہیں۔
(۱) جب تنہا ہوتا ہے تو سستی برتتا ہے جب لوگوں میں ہوتا ہے تو
چست ہوتا ہے۔
(۲) جب اس کی تعریف کی جائے تو زیادہ کام کرتا ہے۔
(۳) اور جب مذمت کی جائے تو ڈھیل دے دیتا ہے۔

فضیل بن عیاض رح نے فرمایا:۔
لوگوں کے لئے عمل کا چھوڑ دینا ریاء ہے اور لوگوں کے لئے کام کرنا
شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان دونوں چیزوں سے محفوظ
رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قول فعل حرکات و سکنات میں اخلاص عطا
فرمائے بے شبہ وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

نصیحت :- بندگان خدا تمہاری عمر کے دن تھوڑے ہیں اور نصیحتیں دو ٹوک ہیں بعد والے پہلوں سے نصیحت پکڑیں۔ قافلے کے کوچ سے پہلے اے غافل بیدار ہو جا۔ اے رحلت کا یقین رکھنے والے۔ اے ہوس کے سمندر میں غوطہ زن کب ساحل پر پہونچے گا کیا تو بھاری نیند سے بیدار ہو گیا؟ اور حاضر دل سے محفل وعظ میں شریک ہوا؟ اور باہوش انسان کی طرح شب خیزی کی؟ اپنے پیغامات تو نے آنسوؤں سے تحریر کئے؟ جس میں ندامت کی گرم سانسیں مخفی ہیں اور بہتے ہوئے آنسوؤں کی کشتی میں انھیں چھوڑ دیا اس امید پر شاید کہ ساحل گیر ہو۔

افسوس ہے اس جاہل اور غافل انسان پر جس نے بڑھاپے پر گناہوں کا بار لاد لیا۔ جواں مردی کا وقت ضائع کر دیا اور خواہشات کی طرف جھک پڑا بڑی بڑی عمارتیں اور پناہ گاہیں تعمیر کرتا ہے اور اپنی قبر کی یاد سے غافل ہے پھر بھی دعویٰ ہے کہ وہ عقل مند ہے۔ واللہ کتنے جواں مردوں نے اعلیٰ منزلیں طے کر لیں وہ ابھی ان کی طرح کامیابی کی امید میں ہے ہرگز نہیں! غلط کرتوت کے سہارے کوئی بھی باطل پرست کامیاب نہ ہوگا :

ایھا المعجب فخرا بمقاصیر البیوت

اے حویلیوں اور محلات پر فخر کرنے والے

انما الدنیا محل لقیام و قنوت

یہ دنیا اللہ کے سامنے کھڑے ہونے اور عاجزی ظاہر کرنے کیلئے ہے

فغداً تنزل بیتا ضیقا بعد النحوت

کل تمھیں ایسے گھر میں ٹھہرنا ہے جسے بہت تنگ بنایا گیا ہے

بین اقوام سکوت ناطقات فی الصمود

ایسے لوگوں کے درمیان جو خاموش ہیں اور اپنی خاموشی ہی میں بول رہے ہیں

فارض فی الدنیا بثوب ومن العیش بقوت

اس لئے دنیا میں تن کے کپڑے اور تھوڑی روزی پر راضی ہو جا

واتخذ بیتا ضعیفا مثل بیت العنکبوت

اور ایسا ناپائدار گھر بنا جو مکڑی کے جالے کی مانند ہو

ثم قل یا نفس ھذا بیت مثواک فموت

پھر کہہ اے نفس یہ تیرے ٹھہرنے کی جگہ ہے پھر موت ہے

○

اڑتیسواں گناہ کبیرہ

حصول دنیا کیلئے علم سیکھنا اور علم کا چھپانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ فاطر ۲۸

اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں :

یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت رکھنے والے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا : کہ مراد یہ ہے کہ مجھ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو میرے جبروت اور عزت وسلطنت کا علم رکھتے ہیں۔ مجاہد اور شعبی نے فرمایا :- العالم من خاف اللہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ ربیع بن انس نے فرمایا :- جو اللہ سے نہ ڈرے وہ عالم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ○

(البقرہ ۱۵۹)

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں درآں حالے کہ ہم انھیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں یقین جانو اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں :

یہ آیت علماء یہود کے بارے میں اتری ہے " بینات " سے مراد تعزیر حدیں اور احکامات ہیں اور " ھدی " سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تعریف کا بیان ہے - مراد یہ ہے کہ چھپانے والوں کو اللہ اور تمام چیزوں کی لعنت پڑتی ہے - حضرت ابن عباس نے فرمایا - جن وانس کے ماسوا ہر چیز کی لعنت پڑتی ہے - ابن مسعود نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں تو یہود و نصاریٰ میں سے ان لوگوں پر لعنت پہونچتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کے اوصاف کو چھپاتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ○

(آل عمران ۱۸۷)

ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمھیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا انھیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا مگر انھوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں :

واحدی نے کہا کہ یہ آیت یہود مدینہ کے بارے میں اتری ہے - اللہ تعالیٰ نے تورات

میں ان سے وعدہ لیا ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف ان کی نبوت کو بیان کریں اور اسے نہ چھپائیں۔ حسن نے فرمایا: علماء یہود سے یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ لوگوں سے اپنی کتاب کی باتیں بیان کریں جس میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: لیکن انھوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا۔ علم میں اپنی برتری کی بنا پر لوگوں سے خوب دنیا حاصل کرتے تھے ابن عباس نے فرمایا ان کی یہ خرید و فروخت برائی اور گھاٹے کی ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس شخص نے علم سیکھا اس کی غرض اللہ کی معرفت حاصل کرنا نہیں ہے اسے صرف دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے ایسا شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا [۱] ابوداؤد

آپ نے فرمایا:۔

جس شخص نے علم اس لئے سیکھا کہ علماء سے فخر کرے یا نادانوں سے جھگڑے یا اپنی طرف لوگوں کے دل مائل کرے تو اس کا راستہ جہنم کی طرف ہے ایک لفظ میں ہے اسے اللہ جہنم میں داخل کرے گا۔ ترمذی [۲]

ارشاد ہے:۔

جس آدمی سے کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے چھپا لیا تو قیامت میں اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی [۳]

---

[۱] ابن ماجہ اور حبان نے صحیح میں نقل کیا ہے [۲] اسکی سند میں اسحاق بن یحیی لغو ہے۔ صغری

[۳] صحیح سند سے مروی ہے عطار نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے نیز اسی کے مثل عبد اللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے اور کہا کہ شیخین کی شرط پر ہے اور نہیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔ صغری

آپ کی مسنون دعا ہے :۔

اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے[۱]

آپ نے فرمایا :۔

جس نے علم غیر اللہ کے لئے سکھا یا اس کا مقصد غیر اللہ ہوں تو اسے اپنا ٹھکانا دوزخ بنالینا چاہیئے[۲]

ابن مسعودؓ نے فرمایا :۔

جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا ایسا علم اس کے کبر و غرور میں اضافہ کرے گا ۔

حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

بُرا عالم قیامت میں لایا جائے گا اور جہنم میں اسے پھینک دیا جائے گا اور وہ اپنی آنتوں کے ساتھ ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا تمھارا یہ حشر کیوں ہے ؟ جبکہ ہم نے تجھ سے ہدایت حاصل کی ہے وہ کہے گا کہ میں جس چیز سے تم کو روکتا تھا خود وہی کرتا تھا[۳]

ہلال بن علا نے فرمایا :۔ علم حاصل کرنا سخت دشوار ہے اور اس کی حفاظت

---

[۱] مسلم ترمذی اور نسائی نے زید بن ارقم سے روایت کیا پوری حدیث ہے (ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب بھا (منذری)

[۲] ترمذی نے حسن کہا (صغری) منذری نے کہا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے خالد بن دریک عن ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ان سے سماع ثابت ہے دونوں کے رجال اسناد ثقہ ہیں ۔

[۳] ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حسن کہا ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور کہا کہ شیخین کی شرط پر ہے اور سب نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے (منذری ترغیب)

اس سے بھی سخت ہے اور اس پر عمل کرنا حفاظت کرنے سے مشکل ہے اور اس سے سلامتی پانا عمل سے مشکل تر ہے ۔[1]
اللہ تعالیٰ ہر بلا سے محفوظ رکھے وہ بڑا کریم ہے۔

نصیحت :- اے انسان اپنے انجام پر کب غور کرے گا۔ ان محلوں سے کب سفر ہوگا۔ تم سے پہلے کے لوگ اپنے مکانوں میں کہاں ہیں؟ وہ آدمی کہاں گئے جو اپنی سوء تدبیر سے واپس نہ ہونے کا گمان کرتا تھا؟ واللہ سب رخصت ہو گئے اور قبروں میں اکٹھا ہو گئے اور صور پھونکنے تک ایک بوسیدہ گھر میں رہنا ہے۔ جب فیصلے کے وقت کھڑے ہوں گے اور آسمان تیزی سے گردش کرتا ہوگا۔ پردے ہٹا دئے جائیں گے۔ عجیب عجیب انسانی اعمال اور سینوں کے راز ظاہر ہوں گے۔ پل صراط نصب کیا جائے گا۔ کتنے قدم ہوں گے جو لڑکھڑا جائیں گے۔ مغروروں کے شکار کیلئے وہاں آنکس رکھے جائیں گے۔ متقیوں کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے وہ ایسی تجارت کا نفع اٹھائیں گے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ گنہ گاروں کو ہلاکت اور بربادی سے پکاریں گے۔ جب وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو جوش مارتے ہوئے جہنم کی چنگھاڑ کو سنیں گے۔

جو انسان قیامت پر ایمان رکھتا ہو دنیا میں اسکے لئے سامان عیش و عشرت نہیں ہے۔ دنیا سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے جو انتہائی جاہل اور ناشکر گذار ہو۔

انما الدنیا متاع ۔۔۔ کل ما فیھا غرور
دنیا ایسی پونجی ہے جس میں دھوکہ ہی دھوکہ ہے

فتذکر ھول یوم ۔۔۔ فیہ السماء تمور
اس لئے ایسے دن کو یاد کرو جس میں آسمان لرزنے لگے گا

انتالیسواں گناہ کبیرہ

خیانت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ الانفال ۲۷

اے ایمان لانے والو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو۔

واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ آیت ابولبابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی طرف بھیجا ان کے اہل وعیال بنو قریظہ کے یہاں تھے۔ تو انھوں نے کہا اے ابولبابہ تمھارا کیا خیال ہے اگر ہم سعد کے فیصلے کو قبول کرلیں۔ ابولبابہ نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا یعنی یہ ذبح کے مترادف ہے۔ یہ ابولبابہ کی طرف سے اللہ ورسول کی خیانت تھی ابولبابہ نے کہا وہاں سے میرے قدم ابھی اٹھے بھی نہ تھے کہ مجھے فوراً احساس ہوا کہ میں نے اللہ اور رسول کی خیانت کردی ہے۔

ابن عباس رضؓ نے فرمایا "امانات" سے مراد فرض اعمال ہیں جنھیں اللہ نے بندوں کو سونپا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انھیں حفاظت سے ادا کرو کلبی نے فرمایا اللہ ورسول کی خیانت ان دونوں کی نافرمانی ہے اور امانت میں

خیانت تو اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی باتوں میں ہے جس نے انھیں نہ مانا اس نے خیانت کی لیکن یہ معاملہ اللہ کی مرضی اور اس کے علم کے ماتحت ہے۔ اور خیانت کرنے والا اخیر میں ہدایت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو بے وفائی کرے اور امانت میں خیانت کرے [1]

آپ نے فرمایا :۔

اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کے پاس امانت داری نہیں اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کے پاس عہد نہیں [2]

خیانت ہر چیز میں بری ہے لیکن بعض خیانت بعض سے بدتر ہوتی ہے ایک پیسے کی خیانت کرنے والا اس خائن کی طرح نہیں ہے جو اہل و عیال اور مال و دولت میں خیانت کرے اور بڑے گناہوں کا ارتکاب کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس شخص کی امانت ادا کرو جس نے اپنی امانت نہیں دی ہے اس شخص کی خیانت نہ کرو جس نے تمھاری خیانت کی ہے۔

ایک حدیث میں ہے :۔

---

[1] بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ مسلم نے زیادہ کیا ہے۔ (وان صلے وصام وزعم انہ مسلم) اسی کے مثل ابو یعلی نے انس سے روایت کیا ہے (ترغیب منذری)

[2] احمد، بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر میں ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ منذری۔

مومن کی طبیعت ہر چیز کو قبول کر سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ
کے [1]

آپ نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دو شریکوں کا تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی دوسرے کی خیانت نہ کرے اسی میں ہے : سب سے پہلے لوگوں سے امانت داری اٹھالی جائے گی اور آخر تک جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے کتنے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں ہے [2]

آپ نے فرمایا :-

خیانت سے بچو ! کیوں کہ یہ بہت برا ساتھی ہے [3]

حدیث میں ہے -

جہنمی ایسے ہی ہوتے ہیں ان میں ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے - جو ادنیٰ لالچ پر خیانت کر بیٹھتا ہے [4]

حضرت ابن مسعود نے فرمایا :-

---

[1] احمد نے بروایت وکیع عن اعمش عن ابی امامہ روایت کیا ہے (ترغیب) اس میں اعمش اور ابو امامہ کے درمیان انقطاع ہے -

[2] ابو داؤد ، حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے -

[3] ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جس کا اول یہ ہے - اللھم انی اعوذ بك من الجوع فانہ بئس الضجیع (منذری ترغیب)

[4] مسلم نے عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت کی ہے -

قیامت میں امانت رکھنے والے کو لایا جائے گا جس نے خیانت کی ہو
گی اس سے کہا جائے گا امانت ادا کرو وہ کہے گا اے اللہ دنیا تو ختم
ہو گئی کیسے ادا کروں ؟ اس وقت جہنم کی گہرائی میں امانت کی شکل
اس کو دکھائی جائے گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا اس میں اترو اور
اسے نکالو فرمایا وہ شخص اس میں اترے گا اور اسے اپنے کندھوں
پر لادے گا تو وہ دنیا کے پہاڑوں سے بھی زیادہ وزنی ہو گی۔ پھر
جب وہ گمان کرے گا کہ اب وہ نکل جائے گا تو وہ لے گرے گی
اور اس کے نیچے وہ بھی ہمیشہ کے لئے جہنم رسید ہو جائے گا۔ پھر
فرمایا نماز ایک امانت ہے وضو امانت ہے غسل امانت ہے اور
ناپ تول سب امانت ہیں [1]

اے رب ہمارے ساتھ مہربانی اور عفو کا معاملہ فرما۔

نصیحت:- بندگان خدا:- کتنے بہترین اوقات تم نے ضائع کر دئیے۔ اور کیسے جاہل لوگوں کی تم نے اطاعت
کی۔ کتنا پیچیدہ سوال ہو گا مال کے بارے میں کہ تم نے کیسے جمع کیا ؟ کتنے
محفوظ صحیفے ہیں اعمال کے تم نے ان میں کیا تحریر کروایا۔ دنیا کے قلیل حصے
کو چھوڑ کر رخصت ہونے سے پہلے۔ قبر کے دامن میں سمٹنے سے قبل۔ اس سے پہلے
کہ تم اس گھر میں جس کے دروازے بند ہوں گے کیڑوں کی خوراک بن جاؤ۔ جہاں
کسی گنہ گار سے اگر کہا جائے کہ تمھیں کیا پسند ہے تو وہ کہے گا کہ دنیا میں لوٹ

---

[1] ترغیب ترہیب میں احمد اور بیہقی کی طرف موقوفاً اسکی نسبت ہے عبداللہ بن امام احمد نے کتاب الزہد
میں ذکر کیا کہ میں نے والد سے اس کے بارے میں پوچھا تو کہا اس کی سند جید ہے۔

جاؤں اور پھر کبھی نہ آؤں۔ غور و فکر کرلو۔

این اھل الدیار من قوم نوح   ثم عاد من بعدھم وثمود

کہاں ہیں قوم نوح کے صاحب خانہ اور پھر اس کے بعد قوم عاد و ثمود کے لوگ

بینما القوم فی النمارق والاستبر   ق افضت الی التراب الخدود

گاؤ تکیوں اور زربفت ریشمینوں میں ملبوس لوگوں کے چہرے کیسے خاک آلود ہو گئے

وصحیح اضحی یعود مریضا   وھو ادنی للموت ممن یعود

ایک صحت مند آدمی صبح کو مریض کی عیادت کرتا ہے لیکن خود مریض سے زیادہ موت کے قریب ہوتا ہے

چالیسواں گناہ کبیرہ

احسان جتانا

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۔ البقرہ ۲۶۴

اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر برباد نہ کردو:

واحدی نے فرمایا یعنی دی ہوئی چیز سے احسان جتائے۔ کلبی نے فرمایا :- صدقے سے اللہ پر احسان جتائے اور صدقہ لینے والے کو تکلیف دے کر۔ صحیح میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

تین طرح کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ جن کی طرف نہ دیکھے گا اور نہ کلام کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ غرور سے تہبند گھسیٹنے والا، احسان جتانے والا، جھوٹی قسم کھا کر سامان تجارت فروخت کرنے والا [1]

"مسبل میں"، تہبند، قمیص۔ پاجامے اور دیگر کپڑے جو قدموں تک گھسٹ رہے ہوں سب داخل ہیں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے [2]

دوسری حدیث میں ہے۔

تین طرح کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے والدین کا نافرمان، عادی شراب نوش، احسان جتانے والا [3] اسی حدیث میں بروایت نسائی یہ بھی ہے جنت میں دھوکے باز بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے [4]

آپ نے فرمایا ہے :-

نیکی کرکے احسان جتانے سے بچو اس لئے کہ یہ شکر کو باطل کر دیتا ہے اور اجر کو مٹا دیتا ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کا فرمان

---

[1] صحیح مسلم اور بخاری کے سوا کثیر ائمہ محدثین نے ابوذر سے روایت کیا ہے (ترغیب المنذری)

[2] مالک ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

[3] نسائی نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور بزار اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے (ترغیب منذری)

[4] ترمذی نے کہا غریب ہے (ترغیب)

سنایا۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات احسان جتا کر تکلیف دے کر باطل نہ کرلو۔

ابن سیرین نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا جو دوسرے آدمی سے کہہ رہا تھا:۔ میں نے تیرے ساتھ احسان کیا۔ ایسا کیا۔ ویسا کیا! ابن سیرین نے اس سے کہا! خاموش! نیکی بھلائی سے خالی ہو جاتی ہے جب اسے جتا دیا جائے۔ بعض لوگ کہتے تھے جس نے اپنی بھلائی کا احسان جتا دیا اس کے شکر کو ضائع کر دیا۔ اور جو اپنے عمل میں غرور کرتا ہے اس کے اجر کو برباد کر دیتا ہے۔

امام شافعی نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

لا تحملن من الانام ان یمنوا علیک منة
ایسا نہ بن کر لوگ تجھ پر احسان جتائیں

واختر لنفسک حظها واصبر فان الصبر جنة
اپنے لئے حصۂ واجب اور صبر اختیار کر کیونکہ صبر ڈھال ہے

منن الرجال علی القلوب اشد من وقع الاسنة
لوگوں کا احسان جتانا دلوں پر نیزے سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے

کسی شاعر نے کہا ؎

وصاحب سلفت منه الی ید ابطأ علیه مکافاتی فعادانی
مجھ پر احسان کرنے والے بعض دوست ایسے ہیں جنکے احسان کا بدلا اگر میں ان سے دیر سے دیتا ہوں تو میرے دشمن بن جاتے ہیں

لما تیقن ان الدهر حاربنی ابدی الندامة مما کان اولانی
انھیں جب یقین ہو جاتا ہے کہ زمانہ اب مجھ سے خلاف ہو گیا تو میرے ساتھ اپنے برتاؤ پر ندامت کا اظہار کرتے ہیں

افسدت بالمن ما قدمت من حسن   لیس الکریم اذا اعطے بمنان

احسان جتا کر اپنی نیکیاں برباد کر لیں شریف آدمی وہ نہیں ہے جو دے کر احسان جتائے۔

نصیحت:- اے خطاؤں کے خوگر کس چیز نے تجھے بے شعور بنا رکھا ہے۔ تم اس دھوکے میں کب تک رہو گے کہ گویا تمھیں دنیا میں بے کار چھوڑ دیا گیا ہے۔ یوں سمجھو کہ موت آگئی اور تجھے ہلاک کر گئی۔ کوچ کا حکم دے کر فرشتے نے تجھے گھبرا دیا ہے اور تو بار عظیم سے جھکا ہوا ہے۔ اے دنیاء فانی پر اطمینان رکھنے والے تیری لغزش کی کیا حد ہے؟ اے نصیحتوں سے اعراض کرنے والے گویا کوئی بھلی بات تم سے کہی نہیں جا رہی ہے۔ تیرا دوست کہاں ہے اور کہاں چلا گیا؟ کثیر زر و مال اور لمبی امیدوں والا کہاں ہے؟ کیا اکیلے عمل کے ساتھ قبر میں نہ چلا گیا۔ کہاں ہے ناز نخرے سے کپڑوں کو گھسیٹتا ہوا چلنے والا؟ کیا اس نے سفر نہیں کیا اور آج تک واپس نہ آیا۔ کہاں ہے عیش و آرام سے محلوں میں زندگی گذارنے والا گویا کہ وہ دنیا میں تھا ہی نہیں اور قبر میں ہمیشہ سے ہے۔ کہاں ہے جس نے سربلندی اور اعزاز حاصل کیا۔ واللہ اس کی نیک بختی کا ستارہ ڈوب گیا۔ کہاں ہیں جابر و ظالم شاہان کسریٰ ان کی دولتوں کے مالک دوسرے لوگ بن بیٹھے۔ دنیا یوں ہی ایک دوسرے کے ہاتھ میں آتی جاتی رہتی ہے۔

○

اکتالیسواں گناہ کبیرہ

تقدیر کا انکار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-
إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ہم نے ہر ایک چیز کو اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے ؛ (القمر ۴۹)

ابن الجوزی نے فرمایا اس آیت کی شان نزول کے بارے میں دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ مکہ کے مشرکین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے تقدیر کے مسئلے میں جھگڑنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو صرف مسلم نے روایت کیا ہے [1]

ابو امامہ نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت قدریہ فرقے کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نجران کا پادری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ! اے محمد تمہارا خیال ہے کہ گناہ تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتم خصماء اللہ [2] تم اللہ سے جھگڑا کرنے والے ہو اس پر یہ آیت

---

[1] ابن عدی ، ابن مردویہ ، ابن عساکر وغیرہ نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی)

[2] ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیا (الدر المنثور)

نازل ہوئی ۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○	مجرم لوگ جو گمراہی میں ہیں جہنم میں پڑیں گے جس
يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى	روز یہ لوگ منہ کے بل آگ میں کھینچے جائیں گے
وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○	حکم ہوگا کہ جہنم کا عذاب چکھو سنو ہم نے ہر چیز اندازہ
اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ○	کے ساتھ پیدا کی ہے ۔

حضرت عمر بن خطاب نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ۔

جب اللہ تعالیٰ قیامت میں پہلے اور بعد کے لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر ایک ندا کرنے والے کو حکم دے گا جس کی ندا کو پہلے اور بعد کے سبھی لوگ سنیں گے : کہاں ہیں اللہ سے جھگڑنے والے ؟ اس پر قدریہ فرقے کے لوگ کھڑے ہوں گے اور انھیں جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا : چکھو جہنم کا مزہ ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا کی ہے [1]

ان کو خصماء اللہ اس لئے کہا گیا کہ یہ لوگ جھگڑا کرتے تھے کہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ بندے کے لئے گناہ مقدر کر دیا جائے پھر اس پر اسے عذاب دیا جائے ۔

ہشام بن حسان نے حسن سے روایت کیا فرمایا کہ واللہ کوئی قدریہ روزہ رکھتے رکھتے رسی کی طرح ہو جائے اور نماز پڑھتے پڑھتے تانت کی طرح ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ منہ کے بل اسے جہنم میں ڈالے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ جہنم کا

---

[1] ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا (الدر المنثور)

مزہ چکھو۔ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ ۝ ہم نے ہر ایک چیز کو اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہم نے ہر چیز ایک اندازۂ مقرر سے پیدا کی ہے حتی کہ عاجزی اور دانائی بھی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا۔

ہم نے ہر چیز ایک اندازۂ مقرر سے پیدا کی ہے۔ واقع ہونے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ نے تمھیں اور جو کچھ تم کرتے ہو سب کچھ پیدا کیا۔

ابن جریر نے فرمایا اس آیت میں " ما "، کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ مصدر کے معنی میں ہے ایسی صورت میں آیت کا مطلب ہوگا اور اللہ نے تم کو اور تمھارے عمل کو پیدا کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ " ما " الذی کے معنی میں ہو تب اس آیت کا مطلب ہوگا اور اللہ نے تم کو پیدا کیا اور جو تم اپنے ہاتھوں سے بت وغیرہ بناتے ہو ان کو پیدا کیا۔ اس آیت میں یہ دلیل موجود ہے کہ بندوں کے افعال مخلوق ہیں۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا ۝ پھر اسے برائی اور بھلائی کی سوجھ دی۔

الہام نفس میں کوئی چیز ڈالنے کو کہتے ہیں۔ سعید بن جبیر نے فرمایا یعنی نفس کو اس کا گناہ اور تقویٰ لازم کر دیا۔ ابن زاید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نفس کو تقویٰ کی توفیق دیتا ہے یا اسے برائی کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر احسان فرمایا اور اسے بھلائی کا راستہ دکھایا اور اپنی رحمت میں داخل کیا اور ایک قوم کو آزمائش میں ڈالا اور اسے اس کے کرتوتوں پر رسوا کیا وہ آزمائش کے سوا دوسری راہ پہ چلنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے تھے تو اسے عذاب دیا اور اللہ انصاف ور ہے وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے لئے اس سے کوئی باز پرس کرنے والا نہیں اور لوگوں سے باز پرس ہوگی ؛

معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ نے جب کبھی کسی نبی کو بھیجا تو اس کی امت میں قدریہ اور مرجئہ ضرور ہوتے تھے اللہ تعالیٰ نے ستر نبیوں کی زبان سے قدریہ اور مرجئہ کی لعنت فرمائی ہے [1]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قدریہ امت محمدیہ کے مجوسی ہیں [2]

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] مصنف نے رسالہ صغریٰ میں اسے بقیہ عن ابی العلاء الدمشقی عن محمد بن حجارۃ عن یزید بن حصین روایت کیا ہے پھر کہا کہ یہ اور اس طرح کی دوسری روایات راویوں کے ضعف کے باعث ثابت نہیں ہیں۔

[2] صغریٰ میں بروایت حسن عن عائشہ مذکور ہے اور اس کے بارے میں بھی گذشتہ روایت کی طرح ضعف کی بات کہی ہے اور انھیں ابن ابی عاصم کی کتاب السنۃ کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ ان میں کلام ہے راویوں کے ضعف کے سبب سے یہ ثابت نہیں ہے ؛

ہر امت میں مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جن کا
گمان یہ ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے سارے امور از خود ہوتے ہیں۔
فرمایا جب تم ان سے ملو تو ان کو بتاؤ کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ
مجھ سے بری ہیں پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے
تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تقدیر کے خیر و شر پر اس کا ایمان
نہ ہو پھر حدیث جبریل اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر کیا
کہ ایمان کیا ہے ؟ فرمایا یہ ہے کہ تم اللہ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں
اس کے رسولوں اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لاؤ [1]

ایمان باللہ کا یہ مطلب ہے کہ تصدیق کی جائے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے
صفات جلال و کمال سے متصف ہے ہر نقص کی صفت سے پاک ہے وہ اکیلا
ہے۔ بے نیاز ہے۔ تمام کائنات کا خالق ہے۔ اپنی منشا سے حکم چلاتا ہے۔ جو
چاہتا ہے کرتا ہے ایمان بالملائکۃ کا مطلب ہے کہ اس بات کی تصدیق کی جائے
کہ فرشتے اللہ کے فرماں بردار بندے ہیں۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ

بلکہ یہ تو اس کے فرماں بردار بندے ہیں اس کے سامنے بڑھ کر بات بھی نہیں کر سکتے اور وہ اسی کے احکام پر عمل کرتے ہیں وہ اللہ ان سے پہلے اور پچھلے واقعات سبھی جانتا ہے اور وہ کسی کے حق میں سفارش نہیں کرتے بلکہ جس کے حق میں خدا

---

[1] ابن عمر کی اس حدیث کا ابتدائی حصہ احمد نے مسند میں ذکر کیا ہے اور آخری حصہ صحیح مسلم میں ہے۔

مُشْفِقُوْنَ ۝ پسند فرماوے اور وہ اس کے خوف سے

الانبیاء ۲۶ کانپتے رہتے ہیں ؛

ایمان بالرسل کا مطلب ہے کہ تصدیق کی جائے کہ پیغمبروں نے اللہ کی طرف سے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے۔ پیغمبروں کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے معجزات سے ان کی تائید کی ہے۔ انھوں نے اللہ کے پیغامات لوگوں تک پہونچائے اور انسانوں کو اللہ نے جو ہدایات دی ہیں انھیں بیان کر دیا۔ ان کی عزت واجب ہے اور پیغمبروں میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔

آخرت پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے آنے کا یقین کیا جائے حشر، نشر، میزان، صراط، جنت، دوزخ جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے سب ایمان بالآخرت میں داخل ہیں۔

ایمان بالقدر کا مطلب ہے کہ تقدیر کے خیر وشر کی تصدیق کی جائے جیسا کہ ابن عباس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یہ جان رکھو کہ لوگ اگر تمھارے نقصان پر اتفاق کرلیں تو وہ ہرگز نقصان نہیں پہونچا سکتے سوائے اتنے کے جتنا اللہ نے لکھ رکھا ہے۔ قلم اٹھا لئے گئے اور دفتر سوکھ گئے۔

سلف اور بعد کے ائمہ کا مذہب ہے کہ جو انسان ان امور کی یقینی تصدیق کرے جس میں کوئی شک اور تردد نہ ہو وہ سچا مومن ہے خواہ ان امور کا تعلق واضح دلائل سے ہو یا پختہ اعتقادات سے۔

تابعین کرام، ائمہ سلف اور فقہا میں سے ستر حضرات نے اجماع کیا ہے کہ سنت جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ کے قضا و قدر پر راضی ہوا جائے اس کے حکم کو تسلیم کیا جائے اس پر صبر کیا جائے

احکام پر عمل کیا جائے منہیات سے رک جایا جائے۔ عمل صرف اللہ ہی کے لئے ہو۔ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان ہو۔ دین میں لڑائی جھگڑا چھوڑ دیا جائے۔ موزوں پر مسح کیا جائے۔ ہر نیک و بد خلیفہ کے ساتھ جہاد کیا جائے۔ اہل قبلہ میں ہر ایک میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

اور ایمان قول، عمل اور نیت کا نام ہے۔ اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور معصیت و نافرمانی سے کم ہوتا ہے اور قرآن اللہ کا کلام ہے حضرت جبرئیل اسے لے کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں یہ مخلوق نہیں ہے۔ سلطان وقت کے جھنڈے تلے صبر کیا جائے خواہ عادل ہو یا ظالم۔ امراء پر تلوار کے ذریعہ بغاوت نہ کی جائے خواہ وہ ظلم کریں۔ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کریں خواہ بلا احلال سمجھے وہ کبائر کا ارتکاب کرے۔ اہل قبلہ میں سے کسی اچھے کام کی بنا پر کسی کے جنتی ہونے کی شہادت نہ دیں۔

ہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کی شہادت دی ہے وہ الگ ہیں۔ صحابہ کے اختلافات سے اپنی زبان کو روک لیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ پھر عمر پھر عثمان پھر علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تمام امہات المومنین اور آں حضرتؐ کی اولاد اور آپ کے اصحاب کے لئے دعا اور اپنے نیک جذبے کا اظہار کریں۔

اس میں لوگوں کے ایسے کلام کا ذکر ہے جن کو علماء نے کفر قرار دیا ہے

فائدہ :- اگر کسی آدمی نے اللہ کے کسی نام یا اس کے حکم، وعدے وعید سے ٹھٹھا کیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ اگر کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے ایسا حکم کرتا تو میں نہ کرتا یہ کفر ہے۔ اگر قبلہ اس طرف ہوتا تو میں اس سمت نماز نہ پڑھتا یہ کفر ہے۔

کسی سے کہا جائے کہ نماز مت چھوڑ اللہ تعالیٰ گرفت فرمائے گا اس نے جواب دیا اگر مرض کی اس شدت پر اللہ میری گرفت کرے گا تو ظلم کرے گا یہ کفر ہے۔ کسی نے کہا اگر فرشتے اور انبیاء مجھ سے اس کی شہادت دیں تو میں نہ مانوں گا یہ کفر ہے۔

کسی سے کہا جائے کہ ناخن تراش لے یہ سنت ہے کہا نہیں تراشوں گا بھلے سے سنت ہے یہ کفر ہے۔ کسی نے کہا فلاں میری نظر میں یہودی کی طرح ہے یہ کفر ہے کسی نے کہا اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے بیٹھا یا انصاف کے لئے کھڑا ہوا یہ کفر ہے۔ کسی نے کسی مسلمان سے کہا اللہ تیرا خاتمہ بالخیر نہ کرے یا تیرا ایمان چھین لے یہ کفر ہے۔ کسی نے کسی سے قسم طلب کی اس نے اللہ کی قسم کھانی چاہی اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ طلاق کے ساتھ قسم کھاؤ یہ کفر ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ کسی نے کہا مجھے تیرا دیکھنا موت کا دیکھنا معلوم ہوتا ہے۔ بعض علماء نے کہا یہ کفر ہے۔ کسی نے کہا اگر فلاں نبی ہوتا تو میں ایمان نہ لاتا یہ کفر ہے۔ کسی نے کہا فلاں نے جو کچھ کہا ہے اگر سچ ہوتا تو ہماری نجات ہو جاتی یہ کفر ہے۔

کسی نے سستی یا حلال سمجھتے ہوئے بلا وضو کے نماز پڑھی تو یہ کفر ہے۔

دو آدمیوں نے جھگڑا کیا ایک نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسرے نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے کلمہ سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ کفر ہے۔ مؤذن کی اذان سنی تو کہا یہ جھوٹ کہتا ہے یہ کفر ہے۔ اگر کہا میں قیامت سے نہیں ڈرتا تو اس نے کفر کیا۔ کسی نے اپنا سامان رکھا اور کہا میں نے اللہ کو سونپا دوسرے نے اس سے کہا تو نے اسے سونپا جو چور کا پیچھا نہ کرے اس نے کفر کیا۔ ایک آدمی بلند جگہ پر خطیب کی طرح بیٹھا لوگوں نے اس سے مسائل دریافت کئے ٹھٹھے کے ساتھ یا کسی نے کہا کہ ثرید کا ایک پیالہ علم سے بہتر ہے یہ کفر ہے۔ کوئی مصیبت میں گرفتار ہوا تو کہا تو نے میرا مال اور میری اولاد چھین لی اور اب کیا چاہتا ہے یہ

کفر ہے۔

کسی نے اپنے لڑکے یا غلام کو مارا اور کہا کیا تو مسلمان نہیں ؟ تو گر جان بوجھ کر کہہ دیا کہ "نہیں"، تو کفر کیا۔ اگر کوئی تمنا کرے کہ کاش زنا یا قتل یا ظلم حرام نہ ہوتا! یہ کفر ہے۔ کوئی آدمی رسی سے باندھ دیا جائے پھر اس سے پوچھا جائے تو جواب دے کہ یہ زنار ہے اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ گر بچوں کے معلم نے کہا: یہود مسلمانوں سے اچھے ہیں کیوں کہ وہ معلمین کو تحفے دیتے ہیں یہ کفر ہے۔ کسی نے کہا نصرانی مجوسی سے اچھے ہیں یہ کفر ہے۔ کسی آدمی سے کہا جائے ایمان کسے کہتے ہیں جواب دے کہ نہیں جانتا یہ کفر ہے۔ ایسے ہی کچھ ناپسندیدہ اور نفرت آمیز الفاظ ہیں مثلاً تیرا کوئی دین نہیں۔ تیرے پاس ایمان نہیں۔ تیرے پاس یقین نہیں تو فاجر آدمی ہے، تو منافق ہے تو زندیق ہے تو فاسق ہے اسی کے مثل دوسرے الفاظ حرام ہیں بندگان خدا کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس سے ایمان کے چھننے کا خطرہ نہ ہو یا دوامی جہنم کا معاملہ اس کے ساتھ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب وسنت پر ایمان کی موت نصیب کرے وہ بڑا ارحم الراحمین ہے۔

نصیحت:۔ بندگان خدا! خزانوں کے اکٹھا کرنے والے کہاں ہیں؟ شہوتوں سے آسودگی حاصل کرنے والے بقا کی امید کرنے والے اپنی طمع میں ناکام رہے۔ انھوں نے اسی دھوکے میں اپنی عمر گنوادی۔ شیطان نے ان کے لئے خواہشات کے جال بچھائے جس میں وہ گر گئے۔ ملک الموت ان کے پاس آیا تو وہ دم نہ مار سکے انھیں ان کے گھر سے نکال لے گیا تو بخدا وہ اب تک واپس نہ آئے وہ قبروں میں بکھرے ہوئے ہیں جب صور پھونکا جائے گا تو اکٹھا ہوں گے۔

وکیف قرت لاھل العلم اعینھم　او استلذ والذیذ العیش او ھجعوا
ہوشمندوں کی آنکھیں کیسے ٹھنڈی ہوں یا زندگی کی لذتوں سے کیسے بہرہ ور ہوں یا کیسے انھیں نیند آئے

والموت ینذرھم جھرا علانیۃ　لو کان القوم اسماع لقد سمعوا
موت انھیں کھلے طور پر ڈرا رہی ہے اگر لوگ صاحب گوش و ہوش ہوتے تو ضرور سنتے

والنار ضاحیۃ لابد موردھم　ولیس یدرون من ینجو او من یقع
جہنم ایسا کنارا ہے جہاں جانا ضروری ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کون نجات پائیگا اور کون اسمیں داخل ہوگا

قد امست الطیر والانعام آمنۃ　والنون فی البحر لا یخشی لھا فزاع
چڑیاں چوپائے بے خوف ہیں سمندر کی مچھلیوں کو کوئی پریشانی نہیں ہے

والآدمی بھذا الکسب مرتھن　لہ رقیب علی الاسرار یطلع
لیکن آدمی اپنے عمل کے بدلے گروی ہے اس کا ایک محافظ اسکے بھیدوں سے پوری طرح باخبر ہے

حتی یری فیہ یوم الجمع منفردا　وخصمہ الجلد والابصار والسمع
قیامت میں وہ خود کو اکیلا پائے گا جسم کی کھال آنکھیں اور کان اسکے دشمن ہوں گے

واذ یقومون والاشھاد قائمۃ　والجن والانس والاملاک قد خشعوا
جب یہ کھڑے ہوں گے اور گواہی دینے والے موجود ہونگے تمام جن و انس اور فرشتے ہیبت میں ہونگے

وطارت الصحف فی الایدی منشرۃ　فیھا السرائر والاخبار تطلع
ہاتھوں میں کھلے ہوئے نامہائے اعمال دئے جائینگے جن میں تمام کاموں کا ذکر اور انکے راز لکھے ہوں گے۔

فکیف بالناس والانباء واقعۃ　عما قلیل وما تدری بما تقع
ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جب کہ خبریں چھوٹی چھوٹی باتوں کا پردہ کھولیں گی اور تو نہیں جانتا کہ تیرا کیا حال ہوگا

افی الجنان وفوز لا انقطاع لہ　ام فی الجحیم فلا تبقی ولا تدع
یا جنت میں؟ جو ایسی کامیابی ہے کہ کبھی ختم نہ ہو یا جہنم میں جس میں نہ مرنے اور نہ جینے کی کیفیت ہوگی ÷ ÷ ÷

تھوی بسکانھا طورا وترفعھم اذا رجوا مخرجا من غمھا قمعوا

جہنم کبھی اہل جہنم کو نیچے لے جائیگی کبھی اوپر لے جائیگی اسکی مصیبتوں سے جب خلاصی کی امید کرینگے تو دبا دئیے جائینگے

طال البکاء فلم ینفع تضرعھم ھیھات لا رقۃ تغنی ولا جزع

خوب روئیں گے لیکن انکی گریہ وزاری انھیں کوئی فائدہ نہ دے گی افسوس یہ جزع فزع انکے کام نہ آئیگا

بیالیسواں گناہ کبیرہ

کان لگانا راز ٹٹولنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوا الحجرات ۱۲ تم ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔

ابن جوزی نے فرمایا: ابو زید، حسن، ضحاک، ابن سیرین نے "تحسسوا" حاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابو عبیدہ نے فرمایا: تجسس اور تحسس ایک ہی چیز ہے دونوں کے معنی ہیں ٹوہ لگانا۔ یحییٰ بن ابو کثیر نے فرمایا تجسس جیم سے" کے معنی ہیں عورتوں کی پوشیدہ باتوں پر کان لگانا۔ اور "حاء کے ساتھ" کے معنی ہیں مردوں کی باتوں پر کان دھرنا اور راز ٹٹولنا۔

مفسرین نے فرمایا: تجسس کے معنی ہیں مسلمانوں کے عیوب اور ان کی قابل شرم باتوں کو ٹٹولنا۔ اس لحاظ سے آیت کے معنی ہوں گے کہ: کوئی بھی اپنے بھائی کا عیب نہ ٹٹولے جب کہ اللہ نے اسے چھپا دیا ہو۔ حضرت ابن مسعودؓ سے

کہا گیا یہ ولید بن عقبہ اس کی ڈاڑھی سے شراب ٹپکتی ہے۔ فرمایا ہم کو راز ٹٹولنے سے منع کیا گیا جب ہم سب پر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کا مواخذہ ہو سکتا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی قوم کی گفتگو سنے جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ پلایا جائے گا۔ بخاری

نصیحت:۔ بندگان خدا موت کا وقت قریب ہے۔ یہ جان مستعار ہلاکت کے ہاتھوں میں گویا پہونچ گئی۔ کتنے چمکتے ہوئے سورج قبر میں غروب ہو گئے۔ اے فنا کے پرندے مصیبت کے جال بچھا دئے گئے۔ اے بندگان خدا تمام خطائیں تحریر کر لی گئی ہیں اور تمام نفوس اعمال کے بدلے میں گروی ہیں اچھے برے کا انجام انھیں کے سر ہے۔ اے جھوٹی آرزو کے دھوکے میں گرفتار بدن حاضر ہے لیکن دل غائب ہے۔ کیا تو اس بات پر خوش ہے کہ بھلائیاں تیرے دامن میں نہ آئیں عمر ختم ہو رہی ہے لیکن احساس فرض نہیں ہے۔ کتنا تعجب انگیز یہ معاملہ کہ بوڑھے ہو گئے مگر توبہ نہ کی اس سے بھی تعجب انگیز یہ کہ موت کا فرشتہ بیدار ہے لیکن جسے موت کا پیالہ پینا ہے وہ غفلت کی نیند سو رہا ہے۔

تینتالیسواں گناہ کبیرہ

چغل خوری

یعنی لوگوں میں فساد پیدا کرنے کی غرض سے ادھر کی بات ادھر ملانا۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ حرام ہے اور کتاب وسنت کی دلیلیں اس کی حرمت پر واضح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۢ بِنَمِيمٍ ۝ القلم ۱۱

اور مت مان قسمیں کھانے والے، ذلیل، اکسانے والے ادھر ادھر لگانے والے کی۔

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا [۱]

حدیث میں ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر دو قبروں پر ہوا۔ فرمایا انکو عذاب ہو رہا ہے لیکن وہ کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن ایک لحاظ سے بڑی ہے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اسے دو حصوں میں پھاڑا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دیا اور فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان

---

[۱] ابوداؤد اور ترمذی نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا ہے۔

دونوں کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے ۔ [1]

"کسی بڑے امر میں ان کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے" اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس کا چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہ تھی یا ان کے گمان میں یہ بڑی بات نہ تھی ۔ اسی لئے دوسری روایت میں فرمایا "بلی انہ کبیر" مگر وہ بات بڑی ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

بدترین لوگوں کو تم دو مکھا پاؤ گے کچھ لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتا ہوگا دوسرے لوگوں کے پاس دوسرے چہرے سے اور جو دو زبان والا ہوگا تو قیامت میں اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں رکھی جائیں گی ۔ [2]

امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چغل خوری عام طور پر اس کو کہتے ہیں کہ کوئی کسی سے کہے کہ فلاں آدمی تیرے بارے میں ایسا ایسا کہہ رہا تھا ۔ لیکن اس کی تعریف یہ ہے کہ ایسی بات کا کھول دینا جس کا کھلنا ناپسند ہو خواہ کہنے والا ناپسند کرے یا جس سے کہا جائے یا کوئی تیسرا ۔ اور بات کھولنا خواہ زبان سے کہہ کر ہو یا اشارے کنایے سے اور اس کا تعلق خواہ قول سے ہو یا عمل سے یا کوئی عیب وغیرہ ہو ۔ تو چغل خوری کی حقیقت یہ ہے کہ ایسے راز کا فاش کر دینا جس کا فاش ہونا ناپسند کیا جائے ۔ اور آدمی کیلئے

---

[1] اصحاب ستہ اور ابن خزیمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور لفظ یہی ہے ۔

[2] مالک ، بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔ منذری

ضروری ہے کہ لوگوں کے حالات جو کچھ بھی دیکھے خاموش رہے ہاں اگر کسی بات کے بیان کرنے میں عام مسلمانوں کا فائدہ ہو یا معصیت کا دور کرنا ہو تو یہ الگ مسئلہ ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جس آدمی سے چغلی کھائی جائے کہ فلاں آدمی نے تمھارے بارے میں ایسا ایسا کہا ہے تو اسے چھ باتوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرے اس لئے کہ وہ "چغل خور" ہے، فاسق ہے جس کی بات ماننا شرعاً درست نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اسے اس حرکت سے منع کرے، نصیحت کرے، اس فعل کی قباحت اسے بتائے۔

تیسرے یہ کہ اللہ کی خاطر اس سے نفرت کرے کیوں کہ اللہ کے نزدیک بھی وہ سخت دشمنی کے قابل ہے۔ اور اللہ کے لئے بغض رکھنا واجب ہے

چوتھے یہ کہ جس کی بات بیان کی ہے اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ الحجرات ۱۲

تم بہت مواقع پر بدگمانی کرنے سے پرہیز کیا کرو کیوں کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔

پانچویں یہ کہ بیان کردہ بات کی تحقیق اور جستجو کے لئے اسے برانگیختہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلَا تَجَسَّسُوْا اور مت ٹوہ میں لگو۔

چھٹے یہ کہ چغل خور نے جس چیز کے لئے منع کیا ہو اسے پسند نہ کرے اور اس کی چغلی کو بیان نہ کرے۔

مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ایک آدمی نے کسی کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا سنو! اگر تم چاہو تو ہم تمھارے بارے میں اظہار خیال کریں۔ اگر تم سچے ہو تو تم اس آیت کے مصداق ہو اِنْ جَآءَكُمْ

فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا ۔ الحجرات ۶ ۔ اگر کوئی بدکار تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تم اس بات کی تحقیق کر لیا کرو ۔ اور اگر تم جھوٹے ہو تو اس آیت کے مصداق ہو هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۔ اکسانے والا ادھر کی ادھر لگانے والا ۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمھیں معاف کر دیں ۔ کہا امیر المومنین معافی کا خواستگار ہوں پھر ایسا کبھی نہ کروں گا ۔

ایک آدمی نے صاحب بن عباد[1] کے پاس ایک رقعہ پیش کیا جس میں انھیں ایک یتیم کا مال لینے پر ابھارا تھا جس کے پاس بہت مال تھا ۔ انھوں نے رقعہ کی پشت پر لکھا ! چغل خوری مذموم حرکت ہے خواہ صحیح کیوں نہ ہو ۔ میت پر اللہ رحم کرے ۔ یتیم کو اللہ غنی کرے ۔ مال میں اللہ زیادتی دے ۔ چغل خور کو اللہ لعنت کرے ۔

حضرت حسن نے فرمایا : جو تم سے کسی کی بات بیان کرے سمجھ لو کہ تمھاری بات دوسرے سے ضرور بیان کرے گا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں جو تم سے کچھ بیان کرے وہ تمھاری دوسرے سے بیان کرے گا اس سے بچو ۔

ابن مبارک نے فرمایا : ولد الزنا بات کو نہیں چھپاتا ۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ شخص جو بات نہ چھپائے چغل خوری کرے یہ دلیل ہے کہ وہ ولد الزنا ہے اس کا استنباط انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کیا ہے ۔ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۔ گردن کش اس کے علاوہ بے اصل کا ہے ۔

---

[1] ابن ابی شامہ نے اپنی کتاب الروضتین میں محمود بن زنگی کے مناقب میں ذکر کیا ہے ۔

روایت ہے کہ سلف میں سے ایک شخص نے اپنے ایک بھائی سے ملاقات کی اور اس سے اپنے بعض بھائیوں کے ناپسندیدہ احوال کا تذکرہ کیا تو بھائی نے ان سے کہا کہ آپ نے غیبت کر کے تین گناہوں کا ارتکاب کیا۔ میرے بھائی سے بغض کیا۔ میرے دل کو ادھر پھیر دیا۔ اپنے امین نفس کو تہمت لگا بیٹھے۔

سلف میں سے بعض کہا کرتے تھے جو کوئی خبر دے کہ فلاں نے آپ کو گالی دی ہے وہ یقیناً آپ کو گالی دے گا۔

ایک آدمی علی بن حسین رضؓ کے پاس آیا اور کہا: فلاں نے آپ کو گالی دی ہے اور آپ کو ایسا ایسا کہا ہے۔ کہا اچھا مجھے اس کے پاس لے چلو اس نے سمجھا کہ میں اپنا بدلہ لینے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ لیکن جب علی بن حسین اس کے پاس پہونچے تو کہا اے بھائی جو کچھ تم نے میرے بارے میں کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ میری مغفرت کرے۔ اور اگر تم نے جو کچھ میرے بارے میں کہا ہے غلط ہے تو اللہ آپ کو معاف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (ایندھن اٹھائے ہوئے) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ابولہب کی بیوی چغل خوری کر کے ادھر کی بات ادھر کیا کرتی تھی۔ چغل خوری کو "ایندھن" فرمایا اس لئے کہ یہ دشمنی اور نفرت کا سبب بنتی ہے جس طرح ایندھن آگ بھڑکانے کا سبب بنتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ چغل خور کی حرکت شیطان کی حرکت سے زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ شیطان کی حرکت وسوسہ اندازی سے ہے اور چغل خور کی رو در رو ہے۔

حکایت:- ایک آدمی نے بازار میں ایک غلام کو دیکھا جسے بیچنے کے لئے اس کا مالک آواز لگا رہا تھا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے صرف اتنی بات ہے کہ یہ چغل خور ہے اس آدمی نے اس عیب کو ہلکا

سمجھا اور غلام کو خرید لیا ۔ وہ اس کے پاس کچھ دن رہا ۔ ایک دن مالک کی بیوی سے کہا کہ ہمارا مالک دوسری شادی کرنا چاہتا ہے یا کسی لونڈی کو ہم خوابی کیلئے مقرر کرنا چاہتا ہے اور وہ آپ سے محبت نہیں کرتا اگر آپ چاہتی ہو کہ آپ کی طرف وہ مائل ہو اور اپنا ارادہ بدل دے تو جب سو جائے تو استرا لے کر اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے بال تراش لو اور وہ بال اپنے پاس رکھ لو ۔ عورت نے جی میں سوچا بڑی اچھی بات ہے ۔ چنانچہ اس نے ارادہ کر لیا ۔ پھر جب شوہر آیا تو غلام نے کہا اے مالک میری مالکہ نے اپنے لئے ایک دوسرا رفیق منتخب کیا ہے اور آپ سے چھٹکارا چاہتی ہے آج کی رات آپ کو ذبح کرنا چاہتی ہے اگر آپ میری صداقت کو پرکھنا چاہتے ہیں تو بستر پر خود کو سوتا ہوا ظاہر کیجئے پھر دیکھئے وہ کیسے آتی ہے اس کے ہاتھ میں ایک چیز ہو گی جس سے آپ کو ذبح کرنا چاہے گی ۔ مالک نے اس کی تصدیق کی جب رات ہوئی تو عورت استرہ لے کر آئی تاکہ ٹھوڑی کے نیچے سے بال تراشے ۔ مرد اسے دیکھ رہا تھا ۔ اس نے اپنے جی میں کہا بخدا غلام نے بالکل سچ کہا ہے ۔ چنانچہ جب عورت استرہ لے کر اس کے حلق کی طرف جھکی تو مرد کھڑا ہو گیا ۔ استرا چھین کر عورت کو اس سے ذبح کر دیا اس کے میکے کے لوگ آئے اسے قتل کیا ہوا پایا تو اس آدمی کو بھی قتل کر دیا اس طرح دو فریقوں میں اس بدبخت غلام کے سبب سے خوں ریزی ہو گئی ۔ اسی لئے اللہ نے چغل کو فاسق بتایا ہے فرمایا :

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

اگر کوئی بدکار تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تم اس بات کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تم کسی قوم سے الجھ پڑو پھر تم خود ہی اپنے کئے پر شرمندہ ہو جاؤ ۔

نصیحت :- اے دام ہوس میں گرفتار جسے رہائی کی کوئی سبیل نہیں

معلوم۔ اے بربادیوں سے غافل اے اپنی سلامتی کے فریب خوردہ، موت نے تیرے لئے جال بچھا رکھے ہیں۔ اپنے سفر پر غور کر لے کیا تو اسی حال میں رہے گا اگر تو اب گریہ وزاری نہ کرے گا تو بعد میں تجھے رونا پڑے گا۔

بکیت فما تبکی شباب صباک — کفاک نذیر الشیب فیک کفاک

تو رویا لیکن رونے کے لائق تیری وارفتگی شوق ہے بڑھاپے کا ناصح تیری نصیحت کیلئے کافی ہے

الم تر ان الشیب قد قام ناعیا — مکان الشباب الغض ثم نعاکا

کیا تو نے نہیں جانا کہ بڑھاپا تر و تازہ شباب کی جگہ تجھے موت کی خبر دے رہا ہے

الم تر یوما مر الا کانہ — باھلاکہ للھالکین عناکا

کیا تو نہیں جانتا کہ یہ دن گزر گیا لیکن دوسروں کو فنا کر دینے کے سبب گویا اس نے تمھیں بھی اپنے گھیرے میں لیا ہے

الا ایھا الفانی وقد حان حینہ — اتطمع ان تبقی فلست ھناکا

اے فنا ہو جانے والے تیرا وقت آ گیا کیا تو یہاں ہمیشہ رہنا چاہتا ہے؟ تو سن لے کہ یہاں نہیں رہ سکتا

ستمضی ویبقی ما تراہ کما تری — فینساک ما خلفتہ ھو ذاکا

تو چلا جائے گا اور یہ سب کچھ باقی رہے گا تیرے پیچھے لوگ تجھے بھلا دیں گے

تموت کما مات الذین نسیتھم — وتنسی ویھوی الحی بعد ھواکا

تو ایسے ہی مر جائے گا جیسے پہلے کے لوگ مر گئے جنھیں تو نے بھلا دیا تو بھی بھلا دیا جائیگا تیرے بعد دوسرے زندہ لوگ بھی مر جائینگے

کانک قد اقصیت بعد تقارب — الیک وان باک علیک بکاکا

نزدیکی کے بعد گویا اب تو بہت دور ہو گیا خواہ تجھ پر کتنا ہی رویا گیا ہو

کان الذی یحثو علیک من الثری — یرید بما یحثو علیک رضاکا

وہ شخص جو تجھ پر مٹی ڈالتا ہے وہ گویا اپنے لئے تیری رضا چاہتا ہے

کان خطوب الدھر لم تجر ساعۃ — علیک اذا الخطب الجلیل اتاکا

جب بڑی مصیبت آ جائے گی تو تمھیں ایسا محسوس ہوگا گویا کوئی مصیبت اب تک آئی ہی نہیں تھی

ترى الأرض كم فيها رهون دفينة غلقن فلم يقبل لهن فكاكا

یہ مٹی تم جانتے ہو اس میں کتنے لوگ دفن ہیں وہ ایسے قید کیے گئے ہیں کہ انھیں کبھی نہیں چھوڑا جا سکتا

○

چوالیسواں گناہ کبیرہ

لعنت کرنا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مسلمان کو گالی دینا بد دینی ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے [۱]

آپ نے فرمایا:

مسلمان کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے مانند ہے [۲]

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعنت کرنے والے قیامت میں نہ کسی کے گواہ بن سکیں گے نہ سفارشی ہوں گے [۳]

---

[۱] ابو داؤد کے سوا ابن مسعود سے تمام اصحاب ستہ نے اسے نقل کیا ہے (ترغیب)

[۲] ابن ماجہ کے سوا تمام اصحاب ستہ وغیرہ نے نقل کیا جو ثابت بن ضحاک سے مروی ہے (ترغیب)

[۳] ابو درداء کی روایت ہے ابو داؤد نے یوم القیامۃ کے لفظ کے علاوہ روایت کیا ہے (ترغیب)

آپ نے فرمایا :

کسی دوست کے لئے یہ زیبا نہیں کہ لعنت کرنے والا بنے [1]

حدیث میں آیا ہے۔

کوئی مومن لعن طعن کرنے والا اور فحش و بیہودہ گو نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا :

کوئی آدمی جب کسی کو لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے لیکن آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دئیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف گرتی ہے لیکن اس کے بھی دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں بھٹکنے لگتی ہے پھر جب کوئی راہ نہیں پاتی تو اگر جس کی لعنت کی گئی ہے واقعی اسی لائق ہے تو اس کے پاس چلی جاتی ہے ورنہ لعنت بھیجنے والے کی جانب لوٹ جاتی ہے [2]

عمران بن حصین فرماتے ہیں :

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھی اونٹنی نے شور کیا تو انصاریہ نے اسے لعنت بھیجی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سن لیا آپ نے فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے اسے لے لو اور اسے چھوڑ دو یہ ملعون اونٹنی ہے عمران نے کہا آج بھی گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں میں چل رہی ہے لیکن کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا ہے [3] مسلم

---

[1] مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اسی کی مثل روایت کو صحیح کہا ہے۔ ترغیب

[2] ابوداؤد عن ابی الدرداء (ترغیب) ابن مسعود سے اس کے مثل جید سند سے مروی ہے (ترغیب)

[3] ابوہریرہ سے اسی کے مثل احمد نے روایت کیا ہے ابویعلی اور ابن ابی الدنیا نے اس سے جید سند سے روایت کی ہے (ترغیب)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سب سے بڑھ کر سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر دست درازی کرے [1]

عمرو بن قیس سے مروی ہے۔ فرمایا:
جب آدمی اپنی سواری پر بیٹھتا ہے تو سواری کہتی ہے اے اللہ اسے مجھ پر نرم اور مہربان بنا اور جب اسے لعنت کرتا ہے تو کہتی ہے اللہ اور رسول کی نافرمانی پر اللہ کی لعنت ہو۔

فصل

غیر معین خطاکاروں کی لعنت کے جواز کے بارے میں

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ ھود ۱۸

سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے؛

ارشاد ہے:

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ آل عمران ۶۱

پھر خدا سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو؛

---

[1] بزار نے دو سندوں سے ذکر کیا ہے جن میں ایک قوی ہے ابوداؤد کے بعض نسخوں میں اسی کے مثل ہے طبرانی میں براء بن عازب سے اس کا شاہد ہے اور سعید بن زید سے احمد اور بزار میں روایت کیا اور احمد کے رجال ثقہ ہیں (ترغیب)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے گواہ اور اس کے لکھنے والے کو لعنت فرمائی ہے۔

آپ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے

آپ کا ارشاد ہے :

اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور مصنوعی بال جڑانے والی گودنا گودنے والی اور گودنا گودانے والی چہرے کا بال اکھیڑنے والی اور چہرے کا بال اکھڑوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے چیخ چیخ کر میت پر رونے والی سر منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر سازوں پر لعنت فرمائی ہے۔

آپ نے فرمایا :

اللہ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو اپنے والدین کو ملعنت کرے اور جو اپنی ماں کو گالی دے۔

سنن میں ہے آپ نے فرمایا :

اللہ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی نابینا کو راہ سے بھٹکا دے اور چوپائے سے جنسی پیاس بجھانے والے کو لعنت فرمائی۔ قوم لوط جیسا فعل کرنے والوں پر لعنت فرمائی کاہن کے پاس جانے والے یا عورت کے مقام پشت سے شہوت رانی کرنے والے پر لعنت فرمائی نوحہ کرنے والی اس کے ساتھ رہنے والیوں کو لعنت فرمائی اس پر لعنت

فرمائی جو ایسے لوگوں کی امامت کرائے جو اسے پسند نہ کریں، اس عورت پر لعنت فرمائی جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو، اس آدمی پر لعنت فرمائی جو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے۔ غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے والے پر، چور پر صحابہ رسول کو گالیاں دینے والوں پر لعنت فرمائی، زنخوں مردوں جیسی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں یا عورتوں جیسی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی۔ اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں جیسا لباس پہنے یا عورت جو مردوں جیسا لباس پہنے اس شخص پر لعنت فرمائی جو عام راستے پر پاخانہ بکھیر دے۔

ایسے شخص کو لعنت فرمائی جو کسی عورت کو شوہر یا کسی غلام کو اسکی سیدہ سے محروم کردے اس پر لعنت فرمائی جو حائضہ عورت سے ہم بستری کرے یا کسی عورت کے مقام پشت سے فعل جنس کرے اس شخص کو لعنت فرمائی جو اپنے بھائی کی طرف لوہے کے اوزار سے اشارہ کرے صدقات وزکاۃ نہ دینے والوں پر لعنت فرمائی اس کو لعنت فرمائی جو باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کو آقا بنائے۔ اس شخص کو لعنت فرمائی جو اپنے مویشی کے چہرے کو داغ دے اللہ کے قانون کے خلاف حاکم سے سفارش کرنے والے اور جس کی سفارش کی جائے اس کو لعنت فرمائی اس عورت پر لعنت فرمائی جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے اس عورت کو لعنت فرمائی جو شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گذارے جب تک کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹ جائے۔ طاقت رکھتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینے والوں پر لعنت فرمائی۔ لواطت کے فاعل اور مفعول پر لعنت

فرمائی۔ شراب اور اس کے پینے والے پلانے والے طلب کرنے والے بیچنے والے خریدنے والے کشید کرنے والے کشید کرانے والے اسے لادنے والے جس کے لئے لادا جائے اس کی قیمت کھانے والے اس کو پتانے والے پر لعنت فرمائی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چھ طرح کے لوگوں کو میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے قرآن میں تحریف کرنے والا۔ اللہ کی تقدیر کا انکار کرنے والا۔ ظلم کے ساتھ بات کرنے والا تا کہ اس شخص کو عزت دار بنائے جسے اللہ نے ذلیل کیا اور اس شخص کو ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دار کیا اور میرے اہل وعیال کی بے حرمتی کرنے والا، میری سنت کو ترک کرنے والا۔

پڑوسی کی عورت سے زنا کرنے والے پر لعنت فرمائی اور مشت زنی کرنے والے پر لعنت فرمائی ماں اور بیٹی سے زنا کرنے والے پر لعنت فرمائی فیصلے پر رشوت دینے والے رشوت کیلئے کوشش کرنے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی علم چھپانے والے پر لعنت فرمائی غلہ روک رکھنے والے پر لعنت فرمائی کسی مسلمان کی مدد نہ کرنے والے پر لعنت فرمائی اس والی پر لعنت فرمائی جس میں جذبۂ رحم نہ ہو دنیا سے قطع تعلق مردوں پر لعنت فرمائی جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اور دنیا سے قطع تعلق عورتوں پر بھی صحرا میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت فرمائی، چوپائے سے جنسی خواہش بجھانے والے پر لعنت فرمائی۔

اللہ اور اس کے رسول کی لعنت سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

فصل

یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیئے کہ کسی بے گناہ مسلمان کو لعنت کرنا اجماع امت سے حرام ہے اور مجموعی حیثیت سے مذموم اوصاف کے لوگوں کو لعنت کرنا جائز ہے جیسے اللہ ظالموں کو لعنت کرے۔ کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔ یہود و نصاریٰ کو اللہ لعنت کرے فاسقوں مصوروں وغیرہ کو اللہ کی لعنت ہو۔ اور کسی معین انسان کو لعنت کرنا جو مذموم اوصاف سے متصف ہو مثلاً کوئی یہودی یا عیسائی یا ظالم یا زناکار یا چور یا سود خور تو ظاہر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام نہیں ہے۔ لیکن امام غزالیؒ نے اس کی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے سوائے اس شخص کے جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا کہ اس کی موت کفر پر ہوئی ہے۔ جیسے ابولہب ابوجہل فرعون ہامان وغیرہ۔ انھوں نے فرمایا اس لئے کہ لعنت کا مطلب ہے خدا کی رحمت سے دور کرنا اور ہم نہیں جانتے کہ فاسق اور کافر کا خاتمہ کیسے ہو۔ فرمایا: کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو لعنت کی ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا۔

اے اللہ رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جنھوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

یہ عرب کے تین قبیلے ہیں یہ کہنا درست ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفر پر ان کی موت کا علم تھا۔

فرمایا کہ لعنت کے قریب بددعا بھی ہوتی ہے جو کسی انسان یا ظالم شخص کے لئے کی جائے جیسے کہنا اللہ اسے تندرست نہ کرے۔ اللہ اسے سلامتی نہ دے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو یہ سب مذموم ہے نیز حیوانات اور تمام جمادات

وغیرہ کو لعنت کرنا بھی مذموم ہے۔ بعض علماء نے فرمایا اگر کوئی کسی غیر مستحق آدمی کو لعنت کرے تو اسے اچھی بات کے ذریعہ ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فصل

کسی مبلغ دین، بھلائیوں کے حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے کے لئے نیز ادب آموز اساتذہ کے لئے جائز ہے کہ مخاطب سے کہیں افسوس تیری نامرادی، اے کمزور حال، اے موٹی نظر والے۔ اے خود پر ظلم کرنے والے وغیرہ مگر یہ دھیان رہے کہ اس میں جھوٹ نہ ہو یا صریح بہتان نہ ہو یا کنایہ اور تعریض ہو۔ اس کے جواز کی وجہ صرف ادب سکھانا دل میں بات بٹھانا ہے۔ اللہ ہمارے دل غیر کی محبت سے پاک کردے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں ہماری اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

نصیحت: اے کم زادِ راہ لئے ہوئے انسان سفر بہت لمبا ہے، اے نقصان دہ چیزوں کے قبول کرنے والے اور مفید باتوں کے ترک کرنے والے۔ کیا تجھ پر بھلائیوں کے راستے پوشیدہ ہیں کب تک تو زندگی کو ضائع کرے گا حالانکہ اللہ کے گماشتے تیرا ایک ایک سانس شمار کر رہے ہیں۔

مضی امسک الماضی شہیدا معدلا   واعقبہ یوم علیک شہید

تیرا کل سچی شہادت کے لئے گذر گیا اور اس کے بعد یہ دن بھی تیرے اوپر گواہی دینے کیلئے آیا ہے

فان کنت بالامس اقترفت اساءۃ   فبادر باحسان وانت حمید

اگر کل تو نے برائیاں اکٹھا کی ہیں تو اچھائیوں کی کوشش کر اور اللہ کا شکر گذار بن

ولا تبق فضل الصالحات الی غد   فرب غد یاتی وانت فقید

نیکیوں کو کل پر مت ٹال اس لئے کہ ممکن ہے کل کا دن آئے اور تو نہ رہے

اذا ما المنایا اخطأتك وصادفت   حمیمك فاعلم انها ستعود

جب موت تیرے بجائے تیرے دوست کو پہونچ گئی تو سمجھ لے کہ وہ تجھ پر بھی لوٹ کر آئے گی

پینتالیسواں گناہ کبیرہ

وعدہ خلافی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۔ الاسراء ۳۴

عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔

زجاج نے فرمایا اللہ نے جو کچھ حکم دیا اور جن چیزوں سے منع فرمایا سب عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ مائدہ ۱

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو عہد و پیمان کی پوری پابندی کرو۔

ابن عباس نے "والبی" کی روایت میں فرمایا ہے: عہد سے مراد ہے اللہ نے جو کچھ حلال اور حرام کیا جو کچھ فرض کیا اور قرآن میں جو کچھ حد بیان کی گئی ضحاک نے کہا وہ عہد و اقرار جو اللہ نے اس امت سے لئے ہیں جیسے حلال و حرام

کا خیال رکھنا، فرض نماز کی محافظت اور تمام فرائض و قوانین وغیرہ ۔ نیز عقد کے معنی ہیں مضبوط کرنا یعنی اللہ نے ہم پر جو کچھ فرض کیا اسے اتنا محکم کر دیا ہے کہ اسے کسی حال میں نہیں توڑا جا سکتا ۔ مقاتل بن حیان نے کہا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ یعنی جو عہد اللہ نے تم سے کیا ہے اور قرآن میں جس کے کرنے کا حکم دیا ہے اسے پورا کرو اور جن سے منع کیا ہے انھیں نہ کرو نیز اس میں مشرکین کے ساتھ عہد اور آپس میں لوگوں کے عہد بھی شامل ہیں ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس شخص میں چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ایک خصلت ہو گی اس میں نفاق کی ایک صفت پائی گئی جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے جب عہد کرے تو بے وفائی کرے جب جھگڑا کرے تو گالی بکے ۔ بخاری مسلم [1]

آپ نے فرمایا :

ہر وعدہ خلافی کرنے والے کے پاس قیامت میں ایک جھنڈا ہو گا کہا جائے گا یہ فلاں فلاں قوم کے غدار لوگ ہیں [2]

آپ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین طرح کے لوگ ہیں کہ قیامت میں ان کا فریق مخالف میں ہوں گا ایک وہ آدمی جسے کوئی چیز حسب دستور سنت دی گئی تو اس سے انکار کر گیا ۔ ایک وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اسکی قیمت

---

[1] عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے ۔ ترغیب

[2] مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۔

کھائی ایک وہ آدمی جس نے ملازم رکھا اس سے پورا کام لیا لیکن پوری اجرت نہ دی۔ بخاری ے[1]

آپ نے فرمایا :

جس نے اللہ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا قیامت میں وہ اللہ سے بلا عذر کے ملے گا اور جو شخص مر گیا اور اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ جاہلی موت مرا۔ مسلم ے[2]

آپ نے فرمایا :

جسے پسند ہو کہ وہ جہنم سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اپنے کام کرلے اور لوگوں کے ساتھ ایسا کام کرے جیسے وہ اپنے لئے پسند کرے اور جس نے کسی امام سے بیعت کی اس سے ہاتھ ملایا اور خلوص دل بھی دیا اسے حسب استطاعت اس کی اطاعت کرنی چاہیئے اگر کوئی اس امر میں اس سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن مار دو ے[3]

ے[1] اسی طرح ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔ ترغیب

ے[2] عبداللہ بن عمر

ے[3] مسلم عن عبداللہ بن عمر

چھیالیسواں گناہ کبیرہ

کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۔ الاسراء ۳۶

کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تھیں علم نہ ہو یقینا آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے

واحدی نے کہا کہ " ولا تقف " کی تفسیر میں کلبی نے کہا ہے کہ " مت کہہ جس بات کا تجھے علم نہیں ہے "

قتادہ نے کہا! مت کہہ کہ میں نے سنا ہے حالانکہ نہیں سنا ہے۔ میں نے دیکھا ہے حالانکہ نہیں دیکھا۔ میں جانتا ہوں حالانکہ نہیں جانتا ہے۔ یعنی جو تم نہیں جانتے اسے مت کہو۔

" إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ " کی تفسیر میں والبی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ بندوں سے سوال کرے گا کہ ان اعضاء کو تم نے کس کام میں استعمال کیا اور اس میں غیر مباح چیزوں کی طرف دیکھنے کی زجر و توبیخ بھی ہے۔ نیز ناجائز باتوں کے سننے اور حرام چیزوں کے قصد کرنے کی ممانعت بھی۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ - الجن ۲۶

وہ عالم الغیب ہے وہ خدا اپنے علم غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر انبیائے کرام میں سے جس رسول کو جتنا دنیا پسند کرتا ہے اطلاع دیتا ہے

ابن جوزی نے فرمایا: عالم الغیب صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے اور اس غیب کی خبر جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا صرف انھیں کو دیتا ہے جنھیں رسالت کے منصب عظیم کے لئے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ رسولوں کی صداقت کی دلیل ان کا غیب کی خبر دینا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رسالت کے لئے جسے منتخب فرماتا ہے تو اسے اپنی مرضی سے جتنا چاہتا ہے۔ غیب کی خبر دیدیتا ہے۔ اس آیت میں اس شخص کے کفر کی دلیل ہے جو خیال کرے کہ نجومی غیب کی خبر دیتا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اس کی تصدیق کی تو اس نے شریعت محمدیہ کا کفر کیا [۱]

صحیحین میں زید بن خالد جہنی سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز بارش کی حالت میں جو رات سے تھی ادا فرمائی جب لوٹنے لگے تو لوگوں کی طرف متوجہ

---

[۱] ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے ان کی سندوں میں کلام ہے منذری نے مختصر سنن ابوداؤد میں ذکر کیا ہے۔ حاکم نے کہا کہ صحیحین کی شرط پر ہے اور اس کا شاہد بزار میں جابر کی حدیث ہے جس کی سند بہت عمدہ ہے اور طبرانی کے پاس انس کی روایت ہے جس میں رشید بن سعد ہے۔ (ترغیب)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ تمھارے رب نے کیا کہا ہے۔ لوگوں نے کہا
اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا میرے بندوں میں سے کچھ نے
مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی اور کچھ نے مجھ سے کفر کرتے ہوئے صبح کی
تو جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہمارے لئے بارش ہوئی
وہ میرے اوپر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا کفر کرنے والا
ہے اور جس نے کہا کہ فلاں نچھتر کے سبب ہمیں بارش ہوئی تو وہ میرے
ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔

علماء نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اگر کہے فلاں ستارے کے ذریعہ ہمیں بارش ہوئی اور اس کا مقصد یہ ہو کہ بارش کا کام اسی ستارے سے صادر ہوا ہے تو بلا شبہ وہ کافر اور مرتد ہوا۔ اور اگر اس نے کہا اور اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ ستارہ بارش ہونے کی علامت ہے جب یہ علامت ظاہر ہوتی ہے تو بارش ہوتی ہے اور بارش ہونے کا تعلق اللہ کے فعل اور اس کے خلق سے ہے گو ایسی صورت میں کافر نہ ہوگا البتہ اس کے مکروہ ہونے میں علماء کی رائیں مختلف ہیں لیکن صحیح رائے یہ ہے کہ مکروہ ہے کیونکہ ایسا کافر لوگ ہی بولتے ہیں اور حدیث کا ظاہری مطلب یہی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اسکی
چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ مسلم [1]

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں

---

[1] مسلم نے صفیہ بنت ابی عبید عن بعض ازواج النبی سے روایت کیا ہے۔

کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا یہ کچھ نہیں ہے انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا وہ اس اس طرح کی باتیں نہیں کہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات سچ ہوتی ہے جسے جن محفوظ رکھتا ہے اور اسے کاہن کے کان میں ڈالتا ہے تو وہ اس میں سو جھوٹ ملا کر پیش کرتا ہے۔ بخاری مسلم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور آسمان میں کئے گئے فیصلوں کا ذکر کرتے ہیں جسے شیطان چوری سے سنتے ہیں اور کاہنوں کو خبر کرتے ہیں اور وہ اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتلاتے ہیں۔ بخاری

قبیصہ بن ابوالمخارق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

پرندا اڑا کر شگون لینا۔ بدفالی لینا، زمین پر خط کھینچ کر حال معلوم کرنا حرام ہے۔ ابوداؤد

جوہری نے کہا کہ "جبت" کا لفظ بت، کاہن اور جادوگر وغیرہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے نجوم کی کوئی بات معلوم کی اس نے جادو کی بات معلوم کی اور مزید بھی۔

حضرت علی بن ابوطالبؓ نے فرمایا:۔ کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں عافیت سے رکھے۔

نصیحت: بندگان خدا اسید کچھ ضائع ہونے سے پہلے اپنے اعمال پر دھیان دو۔ قبر میں داخل ہونے سے قبل اپنے حالات درست کر لو۔ وقت سے پہلے سفر کی تیاری کر لو۔ کہاں ہیں دوستا احباب۔ کہاں ہیں مضبوط محل تعمیر کرنے والے بخدا اپنے وطن سے کوچ کر گئے، قبروں میں ان کے کفن بوسیدہ ہو گئے۔ ہوش مندوں کو ڈرانے والے نے آواز دی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ دنیا کی ہر شے فنا ہو جائے گی۔ زمانے کی لپیٹ میں آ گئے۔ انھیں رات کی آغوش میں پہونچا دیا۔ مال اولاد سے الگ کر دیا چند دنوں کے بعد دوست احباب نے فراموش کر دیا۔ مٹی کے فرش پر جا گئے اور سب مال و دولت چھوڑ گئے۔ اگر انھیں زندگی ملے تو یہ اشعار پڑھیں گے۔

من رآنا فليحدث نفسه　　انه وقف على قرب زوال

جس نے ہمیں دیکھا اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ زوال کے کنارے کھڑا ہے

وصروف الدهر لا يبقى لها　　ولما تاتى به صم الجبال

گردش زمانہ اسے نہیں چھوڑے گی خواہ تم اسے پہاڑوں میں لے آؤ

رب ركب قد اناخوا حولنا　　يشربون الخمر بالماء الزلال

بہت سے سوار ہمارے گرد و پیش سواریاں بٹھا کر خوشگوار پانی کے ساتھ شراب پیتے تھے

والاباريق عليهم قدمت　　وعتاق الخيل تردى بالجلال

پیالے ان کے سامنے پیش کیے جاتے تھے اور عمدہ گھوڑوں پر انکے لیے زین کسے جاتے تھے

عمروا دهر العيش ناعم　　ابيض دهرهم غير محال

شاداب زندگی کی ایک لمبی عمر ان کو عطا کی گئی لیکن ان کا زمانہ پھر لوٹنے والا نہیں ہے

ثم اضحوا لعب الدهر بهم　　وكذلك الدهر يودى بالرجال

پھر زمانہ ان کے ساتھ کھیل کھیلا اور اسی طرح انسانوں کو زمانہ برباد کیا کرتا ہے

سینتالیسواں گناہ کبیرہ

شوہر سے بیوی کی کج خلقی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ○ النساء ۳۴

اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو انھیں سمجھاؤ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو پھر اگر وہ تمھاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو یقین رکھو۔ کہ اللہ بڑا بالا و برتر ہے۔

واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہاں "نشوز" کے معنی ہیں شوہر کی نافرمانی اور اس پر اظہار برتری کرنا۔ عطا رنے کہا: یعنی عورت شوہر کے لئے خوشبو نہ لگائے خود سے شوہر کو روکے اور اطاعت شعاری کے بدلے نافرمانی کرے۔

ابن عباس نے فرمایا کہ باہم سونے سے الگ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بستر پر چہرے کے بجائے پیٹھ اس کی سمت پھیر دی جائے اور اس سے کلام نہ کرے شعبی اور مجاہد نے کہا کہ ساتھ سونا چھوڑ دے۔ اور مار، شدید تکلیف دہ نہیں ہونی چاہئے۔ ابن عباس نے فرمایا بلکہ مار ادب دینے کے لئے ہونی چاہیئے مثلاً مکے سے مار لگانا، اور شوہر کے لئے ضروری ہے کہ بیوی کی بداخلاقی کا تدارک اذان الٰہی کے مطابق کرے جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہوا۔

اگر وہ اطاعت شعار بن جائیں تو ابن عباس نے فرمایا کہ مختلف باتوں کی نسبت ان کی طرف نہ کرو۔ صحیحین میں وارد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب مرد عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں [۱] دوسرے لفظ میں ہے وہ اگر شوہر کی خفگی کی حالت میں رات گذارتی ہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔ صحیحین کے لفظ میں ہے جب عورت شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گذارتی ہے اور اس کی نافرمانی کرتی ہے تو آسمان والا اس پر ناراض ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے [۲]

حضرت جابر سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تین طرح کے لوگ ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ آسمان کی طرف ان کی نیکیاں پرواز کرتی ہیں بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دے وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہے یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور مست شرابی یہاں تک کہ اس کا نشہ زائل ہو جائے [۳]

---

[۱] بروایت ابوہریرہ اسی کے مثل ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے (ترغیب)

[۲] نسائی بروایت ابوہریرہ - منذری

[۳] عبداللہ بن محمد بن عقیل سے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے (ترغیب) اور ابن عقیل کے بارے میں لوگوں نے جرح کی ہے کیوں کہ ان میں سوء حفظ پایا جاتا ہے اسی طرح زہیر بن محمد تمیمی بھی۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سننے والے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا۔

عورت سب سے پہلے قیامت میں اپنی نماز اور شوہر کے بارے میں سوال کی جائے گی ؎۱

حدیث میں ہے آپ نے فرمایا۔

کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور شوہر کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ دے۔

بخاری ؎۲

یعنی شوہر موجود ہو روزہ نفلی ہو تو شوہر کے حق کی فرضیت کی بنا پر اس نفلی روزے کی اجازت اس سے لینی ضروری ہے آپ نے فرمایا۔

اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دینے والا ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے ؎۳ ترمذی

حصین بن محصن کی پھوپھی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر

؎۱ ابوالشیخ نے ثواب الاعمال میں انس سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں زیادہ کیا وعن بعلها كيف عملت اليه (منتخب کنز العمال)

؎۲ بروایت ابوہریرہ اسی طرح مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

؎۳ بروایت ابوہریرہ اور کہا کہ حسن صحیح ہے اور بروایت عائشہ ابن ماجہ میں اس کا شاہد ہے اور قیس بن سعید سے ابوداؤد میں اور ابن ابی اوفیٰ سے ابن ماجہ اور ابن حبان میں اور معاذ سے حاکم میں اسکے شواہد ہیں (ترغیب)

کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا :

تمھیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ وہی تمھاری جنت اور جہنم ہے

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر نہ فرمائے گا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہ کرے جب کہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہے [1]

آپ سے مروی ہے ۔

جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے نکلتی ہے تو اسے فرشتے لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے یا توبہ کرے [2]

آپ نے فرمایا :

جس عورت کا شوہر اس سے راضی ہو کر مرا تو وہ جنت میں جائیگی [3]

ان احادیث کے پیش نظر عورت پر واجب ہے کہ شوہر کی رضامندی حاصل کرے اور اس کی ناراضی سے بچے ۔ اور اس کے ارادوں کی پاسداری کرے جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ۔

---

[1] صغریٰ میں مصنف نے کہا نسائی نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے ۔ ترغیب میں ہے بزار نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۔

[2] طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اس کا لفظ ہے (ولا تخرج من بیتہ الا باذنہ فان فعلت لعنتھا ملائکۃ الرحمۃ وملئکۃ العذاب حتی ترجع (ترغیب) [3] ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا حاکم نے صحیح کہا سب نے مساور حمیری عن امہ عن ام سلمہ روایت کیا ہے ۔ ترغیب ۔

جب مرد بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے تو اسے آنا چاہیئے خواہ وہ تنور پر کیوں نہ ہو۔ [۱]

علماء نے کہا ہے۔ اگر حیض و نفاس کا عذر ہو تو آنا جائز نہیں اور مرد کے لئے ضروری ہے کہ ان حالتوں میں بیوی کو طلب نہ کرے ان حالات سے فارغ ہونے اور غسل کرنے کے بعد ہم فراش ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ البقرہ ۲۲۲

حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔

ابن قتیبہ نے کہا "یطھرن" کا معنی ہے خون کا سلسلہ رک جائے اور "فاذا تطھرن" کے معنی ہیں جب پانی سے غسل کر لیں۔ واللہ اعلم جیسا کہ آپؐ کا فرمان پہلے گذر چکا ہے۔

وہ شخص ملعون ہے جو حائضہ عورت کے پاس آئے یا کسی عورت کے مقام پشت سے جنسی پیاس بجھائے۔

نفاس کی مدت چالیس دن کی ہے اس کا حکم حیض کی طرح ہے اس لئے عورت پر ضروری ہے کہ نفاس اور حیض کی مدت میں اگر شوہر اس سے قربت کرنا چاہے تو اس کی اطاعت نہ کرے اس کے ماسوا اطاعت لازمی ہے۔ عورت کو یہ جان لینا ضروری ہے کہ اس کی حیثیت شوہر کے ایک تابع دار اور خادمہ کی سی ہے لہذا وہ خود اپنی ذات نیز شوہر کے مال کا استعمال بغیر اسکی اجازت کے نہیں کر سکتی اسے شوہر کا حق اپنے حق سے مقدم سمجھنا چاہیئے اور اس کے اقرباء

---

[۱] بروایت ترمذی حسن ہے اور نسائی اور ابن حبان نے صحیح میں نقل کیا ہے بروایت ابن علی (ترغیب)

کا حق اپنے اقربار کے حق سے بڑھ کر جاننا چاہیئے۔ اسے نظافت و آرائش سے ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے تاکہ شوہر کے قلب و نظر کو سکون دے سکے۔ شوہر سے اپنے جمال کا فخر نہ کرے یا شوہر میں اگر کوئی قبح ہو تو اسے معیوب نہ بتائے۔

اصبعی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک صحرا میں گیا وہاں میں نے ایک خوبصورت عورت دیکھی جس کا شوہر بدشکل تھا۔ میں نے عورت سے کہا: تیرا دل اس جیسے مرد کی زوجیت میں رہنے سے کیسے راضی ہے؟ اس نے کہا سنو اے جناب شاید اس مرد نے اللہ کے ساتھ اپنے معاملے کو اچھی طرح نبھایا ہو تو اللہ نے مجھے بطور ثواب اس کے لئے بنایا ہو یا خالق کے معاملے کو میں نہ نبھا سکی ہوں تو اللہ نے اسے میرے لئے بطور سزا کے مقرر کیا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اے عورتو! اگر تم اپنے شوہروں کے حقوق جان لو تو شوہر کے قدموں کا غبار اپنے چہروں اور رخساروں پر ملنے لگو۔

آپ نے فرمایا:

تم میں جنتی عورت وہ محبت کیش خاتون ہے کہ جب وہ کچھ باعث تکلیف ہوئی ہو یا اسے تکلیف پہونچی ہو تو اپنے شوہر کی خدمت میں آئے اور اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھے پھر کہے کہ تمھاری خوشی کے بغیر میں سو نہیں سکتی [1]

---

[1] طبرانی نے انس سے روایت کیا ہے اس کے راوی صحیح ہیں سوا ابراہیم بن زیاد قرشی کے منذری اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے باخبر نہیں کہا کہ یہ متن ابن عباس اور کعب بن عجرہ وغیرہ سے مروی ہے (ترغیب)

عورت پر واجب ہے کہ شوہر سے ہمیشہ حیا کرے اس کے سامنے پلکیں جھکا کر رکھے اس کے حکم کی اطاعت کرے اس کی گفتگو کے وقت خاموش رہے اس کے آنے کے وقت کھڑے ہو کر اس کا استقبال کرے۔ اس کی ناراضی کے ہر کام سے دور رہے جب وہ جانے لگے تو اس کے ساتھ کھڑی ہو راحت کے وقت خود کو اس کے ارادے کے تابع کرے اس کی عدم موجودگی میں اس کے بستر، مال اور گھر کی خیانت نہ کرے۔ مشک اور خوشبو کا استعمال کرے۔ ہمیشہ مسواک کا استعمال کرے۔ اس کی موجودگی میں زیب و آرائش سے رہے اور عدم موجودگی میں زیب و زینت ترک کر دے اس کے خویش و اقارب کی عزت کرے اس کی تھوڑی بات کو زیادہ سمجھے۔

فصل

اطاعت شعار بیوی کی فضیلت اور نافرمان کی بدانجامی کے بیان میں

جس عورت کے دل میں خدا کا خوف ہے اسے اللہ اور اپنے شوہر کی اطاعت کی جستجو رکھنی چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے اسے راضی رکھنا چاہیئے کیونکہ شوہر بیوی کے لئے جنت بھی ہے اور جہنم بھی اس لئے کہ آپؐ کا فرمان ہے کہ جو عورت شوہر کی رضامندی لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گی

آپؐ کی دوسری حدیث ہے :

> جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے گی۔ رمضان کا روزہ رکھے گی۔ شوہر کی اطاعت کرے گی تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

آپ نے فرمایا:
شوہر کی فرماں بردار عورت کے لئے ہواؤں کی چڑیاں پانی میں مچھلیاں اور آسمان میں فرشتے نیز شمس و قمر بخشش کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ شوہر کی رضامندی میں رہے اور جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے گی اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی۔ اور جس عورت نے شوہر سے ترش روئی کی تو وہ اس وقت تک اللہ کے غضب میں ہو گی جب تک اسے راضی نہ کرلے اور منا نہ لے اور جو عورت اپنے گھر سے بغیر شوہر کی اجازت کے نکلے گی تو فرشتے اس کو لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ لوٹ آئے۔

آپ سے مروی ہے:
چار طرح کی عورتیں جنت میں جائیں گی اور چار طرح کی عورتیں دوزخ میں جائیں گی۔ جنت میں جانے والی عورتیں یہ ہیں۔ جو پاکدامن اللہ اور اپنے شوہر کی فرماں بردار ہو خوب بچے دینے والی صبر کرنے والی شوہر کے ساتھ تھوڑے پر راضی رہنے والی اور حیادار کہ جب شوہر موجود نہ ہو تو اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے صبر کرنے والی ہو کہ جب شوہر موجود ہو تو اپنی زبان کو روکے رکھے۔ چوتھی وہ عورت[1] ہے

پچھلے صفحہ کا حاشیہ :۔ احمد اور طبرانی نے عبدالرحمن بن عوف سے اس لفظ سے روایت کیا ہے۔ قیل لھا ادخلی الجنۃ من ای ابواب الجنۃ شئت احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوا ابن لہیعہ کے اور متابعات میں اس کی حدیث حسن ہے (ترغیب)

[1] مصنف نے دوسری اور تیسری قسم کی عورت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

جس کا شوہر مر گیا اس کے چھوٹے بچے ہیں اس نے تن دہی سے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی اور بچوں کے ضائع ہونے کے خوف سے شادی نہیں کی۔

اور دوزخ میں جانے والی عورتیں یہ ہیں شوہر سے زبان درازی کرنے والی فحش کلامی کرنے والی اگر شوہر موجود نہ ہو تو نفس کی حفاظت نہ کر سکنے والی شوہر موجود ہو تو اپنی زبان سے اسے تکلیف دینے والی دوسری وہ عورت جو شوہر کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف دے۔ تیسری وہ عورت جو مردوں سے پردہ نہ کرے اور گھر سے جاہلانہ سنگار اور بے پردگی سے نکلے۔ چوتھی وہ عورت جسے کھانے پینے اور سونے کے سوا کسی بات کی پروا نہ ہو نہ نماز کی رغبت ہو نہ اللہ و رسول کی اطاعت کی خواہش نہ شوہر کی اطاعت کا خیال، عورت میں جب یہ باتیں پائی جائیں گی تو وہ ملعون جہنمیوں میں سے ہوگی ہاں اگر اللہ سے توبہ کرے تو اور بات ہے۔

آپ نے فرمایا:

میں نے جہنم میں جھانکا تو اکثر عورتوں کو دیکھا اور یہ اللہ اور رسول نیز شوہروں کی اطاعت کی کمی اور جاہلانہ بناؤ سنگار اور بے پردگی کی وجہ سے ہے [۱]

تبرج یہ ہے کہ جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو بہترین لباس زیب تن کرے اور خوب آرائش کر کے نکلے اور جدھر سے گذرے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دے

---

[۱] صحیحین بروایت عائشہ

اگر خود محفوظ رہے تو رہ جائے لیکن لوگ اس سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

عورت مجسم چھپانے کی چیز ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے تاک لیتا ہے۔

خدا کی نظر میں وہ عورت زیادہ پسندیدہ ہے جو گھر میں رہے۔ حدیث میں آیا ہے:

عورت مجسم ستر ہے اسے گھروں میں روکو۔ عورت جب راستے میں نکلتی ہے تو اس سے لوگ کہتے ہیں کہاں کا ارادہ ہے وہ کہتی ہے ایک مریض کی عیادت کروں گی ایک جنازے میں جاؤں گی اسی طرح شیطان برابر اس کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ عورت کو اللہ کی رضا تلاش کرنی چاہئے مثلاً یہ کہ اپنے گھر میں رہے اللہ کی عبادت کرے اور اس کی اطاعت کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا۔

اے فاطمہ! عورت کے لئے بھلی چیز کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ نہ وہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھیں۔

حضرت علی رضہ فرمایا کرتے تھے۔

کیا تمھیں شرم وغیرت نہیں ہے اپنی عورتیں مردوں کے درمیان کھلے بندوں چھوڑ دیتے ہو وہ انھیں دیکھتی ہیں اور وہ انھیں دیکھتے ہیں۔

ایک روز حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ابن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پردہ کرو ان دونوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا یہ نابینا نہیں ہیں نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں۔ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو[1]

جس طرح مردوں کے لئے ضروری ہے کہ عورتوں سے اپنی نظریں پست رکھیں اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے کہ مردوں سے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء کا قول ابھی گذرا۔ اگر عورت کو اپنے رشتہ داروں یا والدین سے ملاقات کی ضرورت ہے تو اپنے گھر یلو کپڑوں میں ملبوس موٹی چادر اوڑھ کر نکلے اور چلتے وقت اپنی نظر جھکائے رکھے زمین کی طرف دیکھے دائیں بائیں نظر نہ ڈالے بے حیائی کی کوئی حرکت نہ کرے ورنہ خطا کار ہو گی۔

روایت ہے کہ ایک عورت جاہلی بے پردگی کی عادی تھی اپنے گھر سے خوب بن سنور کر نکلتی تھی۔ اتفاقاً جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے کسی قریبی نے اسے خواب میں دیکھا جو خدا کے حضور میں باریک کپڑوں میں حاضر کی گئی پھر ہوا چلی جس سے وہ عریاں ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے اعراض فرمایا اور حکم دیا کہ اس کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہ دنیا میں بے حیائی کی خوگر تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں اور فاطمہ ایک روز نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ کو بہت شدت کے ساتھ روتا ہوا پایا میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اے اللہ کے رسول آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا اے علی رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے اپنی امت کی عورتوں کو مختلف عذابوں میں گرفتار دیکھا ان کی شدت عذاب کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں سے لٹک رہی ہے اور اسکا دماغ

---

[1] ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے اسکے راوی ام سلمہ کے غلام نبہان ہیں

کھول رہا ہے ایک عورت کو دیکھا جو اپنی زبان سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کے حلق میں جہنم کا گرم پانی ڈالا جا رہا ہے ایک عورت کو دیکھا جس کے دونوں پاؤں اس کی چھاتی سے بندھے ہوئے ہیں اور دونوں ہاتھ پیشانی پر ہیں ایک عورت کو دیکھا جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی ہے ایک عورت کو دیکھا جس کا سر خنزیر کا ہے اور جسم گدھے کا اس پر ہزار ہا ہزار قسم کے عذاب ہو رہے ہیں ایک عورت کو دیکھا جس کی صورت کتے کی ہے آگ اس کے منہ سے اندر جاتی اور مقام پشت سے نکلتی ہے اور فرشتے اس کے سر پر آگ کے آنکس سے مار رہے ہیں اس پر حضرت فاطمہ کھڑی ہوئیں اور فرمایا اے میرے حبیب اور میری آنکھ کی ٹھنڈک ان کے اعمال کیا تھے جن کی بنا پر یہ عذاب مسلط کئے گئے ؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بیٹی! بالوں سے لٹکی ہوئی مردوں سے اپنا بال نہیں چھپاتی تھی۔ زبان سے لٹکی ہوئی شوہر کو اذیت دیتی تھی۔ پستان سے لٹکی ہوئی اپنے شوہر کا بستر حرام کرتی تھی اور جس کے پیر پستان پر ہاتھ پیشانی پر بندھے ہوئے ہیں اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط ہیں وہ ناپاکی اور حیض سے نہیں بچتی تھی اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی

اور جس کا سر سور کا تھا اور بدن گدھے کا وہ چغل خور اور جھوٹی تھی اور جس کی شکل کتے کی تھی اور آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی تھی اور پشت سے نکلتی تھی وہ احسان جتانے والی اور حسد کرنے والی تھی [1]

---

[1] مصنف نے اس حدیث کو سند اور صحت و ضعف کے حکم کے بغیر بیان کیا ہے

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت دیتی ہے حور عین اس سے کہتی ہے
اللہ تجھے ہلاک کرے اسے مت تکلیف دے[1]۔ اور اے بیٹی اس عورت
کے لئے ویل ہے جو شوہر کی نافرمانی کرتی ہے۔

فصل

جہاں عورت اس بات کی پابند ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے اور اسے
خوش رکھے مرد پر بھی ضروری ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور کچھ بد خلقی
اگر اس سے ظاہر ہو تو اسے صبر سے برداشت کرے نان نفقہ پوشش و رہائش کا
بندوبست کرے اور اس سے خوشگوار برتاؤ کرے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے :
وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ النساء ۱۹ اور ان کے ساتھ مناسب زندگی گذارو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
عورتوں کے معاملے میں وصیت کو قبول کرو۔ سنو! تمھارا عورتوں پر حق
ہے اور عورتوں کا تمھارے اوپر حق ہے ان کا تمھارے اوپر یہ حق ہے کہ
کھانے پہننے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تمھارا حق ان پر یہ ہے کہ
تمھارا البستر حرام نہ کریں اور جنھیں تم ناپسند کرتے ہو انھیں اپنے گھر میں آنے
کی اجازت نہ دیں[2]

---

[1] ابن ماجہ ترمذی نے کہا حسن ہے اس کے آخر میں قاتلک اللہ کے بعد فانما ھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا مذکور ہے۔ یا بنیۃ الویل الخ یہ معاذ کی حدیث نہیں ہے شاید یہ علی یا فاطمہ کا قول ہے۔

[2] ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے بروایت عمرو ابن الاحوص الجشمی۔ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا (ترغیب)

آپ نے فرمایا "عوان"، یہ عانیہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں قیدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے ماتحت ہونے کو قیدی سے تشبیہ دی۔

آپ نے فرمایا۔

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر ہے[۱]۔ ایک روایت میں ہے تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال پر مہربان ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں پر بہت مہربان تھے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

جو آدمی اپنی عورت کی بدخلقی پر صبر کرے گا اسے اللہ ایسا ہی اجر دے گا جیسا کہ ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر دیا اور جو عورت شوہر کی بدخلقی پر صبر کرے گی اسے اللہ ایسا اجر دے گا جیسا کہ فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم کو دیا۔

روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کی بدخلقی کی شکایت لے کر حضرت عمر امیر المومنین کے پاس آیا اور دروازے پر کھڑا آپ کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے سنا کہ کوئی عورت حضرت عمر سے بڑی تیز آواز میں گفتگو کر رہی ہے اور جھگڑ رہی ہے اور حضرت عمر بالکل خاموش ہیں کوئی جواب نہیں دے رہے ہیں۔ آدمی یہ سوچ کر لوٹنے لگا کہ جب حضرت عمر کی سخت گیری کے باوجود یہ حال ہے تو میں تو کسی شمار میں نہیں۔ اتنے میں حضرت عمر نکلے اور اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ اسے پکارا اور پوچھا کہ کس ضرورت سے آئے؟ اس نے کہا امیر المومنین میں آپ کے پاس اپنی بیوی کی زبان درازی اور بدخلقی کی شکایت لے کر آیا تھا لیکن میں نے

---

[۱] ابن حبان نے اپنی صحیح میں عائشہ سے روایت کیا ہے اس کا شاہد ابن عباس کی روایت ہے حاکم نے صحیح کہا ہے ابوہریرہ سے ترمذی اور ابن حبان میں موجود ہے ترمذی نے صحیح کہا ہے (ترغیب)

دیکھا کہ آپ کی بیوی بھی ایسی ہی ہیں تو میں لوٹ پڑا اور کہا کہ جب امیر المومنین کی اپنی بیوی کے ساتھ یہ حالت ہو سکتی ہے تو میرا کیا شمار ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرے بھائی میں نے اس کی باتیں اس لئے برداشت کیں کہ اس کے میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں۔ وہ میرا کھانا پکاتی ہے کپڑے دھوتی ہے میرے بچوں کو دودھ پلاتی ہے حالانکہ یہ سب اس پر واجب نہیں ہے اور کسی ناجائز فعل سے بچ کر میرا دل اس سے سکون حاصل کرتا ہے۔ اس لئے میں اس کی باتیں برداشت کرتا ہوں۔ آدمی نے کہا امیر المومنین میری بیوی بھی ایسی ہی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا میرے بھائی اسے برداشت کر لو دنیا کی زندگی ایک تھوڑی مدت ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ایک صالح آدمی کا ایک نیک دینی بھائی تھا جس سے سال میں ایک مرتبہ وہ ملاقات کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ آیا۔ دروازہ کھٹکھٹایا اس کی بیوی نے کہا کون؟ تیرے شوہر کا دینی بھائی ملاقات کے لئے آیا ہے اس صالح آدمی نے جواب دیا۔ عورت نے کہا وہ صبح کو لکڑیاں لینے نکلا ہے اللہ اسے صحیح سالم واپس نہ کرے اس سے مہربانی نہ کرے۔ ہر طرح کی مذمت کرنے لگی۔ اتنے میں پہاڑ کی سمت سے اس کا بھائی آتا ہوا نظر آیا جس نے لکڑیوں کا بوجھ ایک شیر کی پیٹھ پر لاد رکھا ہے اور اسے سامنے سے ہانکتا لا رہا ہے وہ آیا سلام اور خوش آمدید کہا گھر میں داخل ہوا اور لکڑیاں بھی داخل کیں اور شیر سے کہا: اچھا جاؤ اللہ تجھے برکت دے پھر اپنے اس دینی بھائی کو گھر میں داخل کیا اور عورت اپنی حالت پر تھی برابر مذمت میں لگی ہوئی تھی لیکن شوہر کوئی جواب نہ دے رہا تھا اس نے بھائی کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر رخصت کیا وہ آدمی اپنے اس دینی بھائی کے صبر پر انتہائی تعجب کر رہا تھا۔

دوسرے سال حسب عادت پھر ملاقات کے لئے آیا دروازہ کھٹکھٹایا
اس کی بیوی نے کہا کون ؟ کہا تمھارے شوہر کا دینی بھائی فلاں ! عورت نے کہا
اھلاً وسہلاً مرحبا خوش آمدید بیٹھیے ان شاء اللہ بخیر وعافیت ابھی تشریف
لائیں گے۔ آدمی نے اس کے لطف کلام سے بہت تعجب کیا۔ اتنے میں وہ بھائی
آگیا لکڑیاں پیٹھ پر لدی ہوئی تھیں اس پر بھی تعجب ہوا اسلام کیا گھر میں اپنے
دینی بھائی کے ساتھ داخل ہوا۔ عورت نے دونوں کے واسطے کھانا حاضر کیا اور
دونوں سے انتہائی مؤدبانہ طریقے سے گفتگو کی۔ جب رخصت ہونے لگا تو کہا
میرے بھائی میں کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا کیا پوچھنا چاہتے ہو؟
اس نے کہا جب پہلے سال آیا تو ایک بے ادب اور بدزبان عورت کی گفتگو سنی
جو بہت زیادہ مذمت کر رہی تھی اور آپ کو دیکھا کہ لکڑی کا بوجھ شیر کی پیٹھ پر
لادے ہوئے ہیں اور وہ پوری طرح آپ کی تابع داری کر رہا ہے۔ اور اس سال
ہم نے عورت کی گفتگو کو بہت باادب پایا اور آپ کو دیکھا کہ لکڑیاں پیٹھ پر
لادے ہوئے آرہے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ جواب دیا کہ میرے بھائی وہ
تند مزاج عورت انتقال کر گئی میں اس کے ساتھ صبر سے گذر کرتا رہا اگرچہ بہت
مشکل میں تھا لیکن برداشت کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے میرے برداشت اور صبر کے
بدلے میں شیر کو تابع کر دیا تھا جب اس عورت کا انتقال ہو گیا اور اس صالحہ
سے میں نے شادی کی اور میں بڑے راحت و آرام سے رہنے لگا تو شیر نے میرا ساتھ
چھوڑ دیا اور لکڑیاں مجھے اپنی پیٹھ پر لانی پڑ رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضی کے اعمال پر صبر کی توفیق بخشے وہ بڑا
سخی اور کریم ہے ۞

اڑتالیسواں گناہ کبیرہ

تصویر بنانا

کپڑے، دیوار، پتھر، سکے، موم، آٹا، لوہا، تانبا وغیرہ پر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ○ الاحزاب ۵۷

جو لوگ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں خدا نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔

عکرمہ نے فرمایا وہ تصویر ساز لوگ ہیں۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو لوگ تصویر بناتے ہیں انھیں قیامت میں عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو۔ بخاری مسلم

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے میں نے ایک مہتابی پر پردہ لگا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑی تو آپ کا چہرہ بدل گیا اور فرمایا۔ عائشہ! قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوقات کی تشکیل کرتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا: پھر میں نے اسے

کاٹ ڈالا اور اس کے دو تکیے بنا دئے ۔ بخاری مسلم

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔

ہر تصویر ساز جہنم میں جائے گا اور جو تصویریں اس نے بنائی ہیں ان سے جہنم میں اسے عذاب دیا جائے گا ۔ بخاری مسلم

انھیں سے دوسری روایت ہے آپؐ نے فرمایا :

دنیا میں جس کسی نے کوئی تصویر بنائی ہے قیامت میں اسے حکم ہوگا کہ اس میں روح ڈالے لیکن یہ کام اس سے کبھی نہ ہو سکے گا [۱]

آپؐ نے فرمایا :

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو میری طرح صورت گری کرتا ہے تو ذرا وہ ایک دانہ جو یا رائی بنا کر دکھائے ۔ بخاری مسلم

آپؐ نے فرمایا :

قیامت میں ایک گردن جہنم سے بلند ہوگی اور کہے گی میں تین طرح کے لوگوں پر مامور ہوں اللہ کے ساتھ جو دوسروں کو پکاریں ، ظالم اور سرکش اور تصویر ساز [۲]

آپ نے فرمایا :

فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو ۔ بخاری مسلم

سنن ابوداؤد میں حضرت علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ

---

[۱] بخاری (ترغیب)

[۲] ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ حسن صحیح ہے ۔ ترغیب

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر یا ناپاک آدمی ہو۔

خطابیؒ نے کہا۔ یہاں ملائکہ سے رحمت اور برکت کے فرشتے مراد ہیں اس لئے کہ نگراں فرشتے ہر حال میں ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ قول بھی ہے کہ ناپاک سے مراد وہ آدمی نہیں ہے جس نے ناپاکی کے بعد نماز کا وقت آجانے تک غسل نہ کیا ہو۔ بلکہ وہ مراد ہے جو ناپاکی کے بعد غسل کرتا ہی نہیں یا بہت زیادہ سستی کرتا ہے اور اسے اپنی عادت بنالیتا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے تمام ازواج سے ملاقات کرتے تھے اس میں وجوب غسل کے اول وقت کی تاخیر ہے

حضرت عائشہ سے مروی ہے :۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوتے تھے اس حال میں کہ آپ جنبی ہوتے تھے اور پانی کا استعمال نہیں فرمائے ہوتے تھے [1]

اور کتے سے مراد ایسے کتے ہیں جو کھیتی کی نگرانی یا شکار کے لئے نہ ہوں کیونکہ وقت ضرورت بعض حالات میں گھر کی نگرانی وغیرہ کاموں کے لئے ان کی حاجت آدمی کو لاحق ہوتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور تصویر سے مراد جانداروں کی تصویریں ہیں خواہ ان کے مجسمے ہوں یا چھت، دیوار یا کسی برتن میں بنی ہوئی ہوں یا کسی کپڑے میں بنی گئی ہوں سب اس میں داخل ہیں ان سے پرہیز ضروری ہے وباللہ التوفیق۔

ان تصویروں کا مٹا دینا ضروری ہے جس کو بھی اس کی طاقت حاصل ہو

---

[1] ترمذی نے روایت کیا اور اسے معلول کہا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عمران بن حسین سے روایت کیا ہے کہ :

مجھ سے علی بن ابو طالب نے فرمایا۔ دیکھو میں تمھیں اس کام پر بھیج رہا ہوں جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا یہ کہ کوئی تصویر نظر آئے اسے مٹادو اور تمام قبروں کو جو بلند ہوں برابر کردو[1]

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے وہ بڑا کریم ہے۔

انچاسواں گناہ کبیرہ

طمانچہ مارنا۔ نوحہ کرنا۔ کپڑے پھاڑنا۔ سر مونڈانا بال نوچنا اور مصیبت میں ہلاکت و بربادی کو پکارنا

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو گال کو طمانچہ مارے۔ جیب و گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا کرے۔

صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔

---

[1] ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ حیان بن حصین ابوالہیاج اسدی کا نام ہے۔

یقیناً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بری الذمہ ہیں۔ چلا چلا کر نوحہ کرنے والی، سر منڈانے اور بال نوچنے والی، مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والی عورت سے۔

ان چیزوں کے حرام ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ نیز بال پراگندہ کرنا اور چہرہ نوچنا وغیرہ وغیرہ۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی کہ تم نوحہ نہیں کرو گی۔ بخاری

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو باتیں لوگوں میں باعث کفر ہیں کسی کے حسب و نسب میں عیب نکالنا میت پر نوحہ خوانی اور گریہ وزاری کرنا۔

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے فرمایا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کو تکلیف لاحق ہوئی جس سے غشی طاری ہو گئی آپ کا سر آپ کے گھر کی ایک عورت کی گود میں تھا وہ چیخ و پکار سے رونے لگی لیکن حضرت ابو موسیٰ اسے کوئی بات کہنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں اس کام سے بری ہوں جس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بری ہیں۔ آپ سر منڈانے والی بال نوچنے والی اور مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والی سے بری ہیں [1]

---

[1] بخاری۔ ابن ماجہ، نسائی (ترغیب)

حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے :-
حضرت عبد اللہ بن رواحہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن ان کی خوبیاں گنانے لگیں۔ کہتیں ہائے ایسے تھے ویسے تھے تو جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں نے کچھ نہیں کہا مگر مجھ سے کہا گیا کہ تو ایسا ہے اور ویسا ہے۔
بخاری ۱ھ

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس پر نوحہ کرنے کے سبب سے

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے فرمایا -
جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے رونے والے کہتے ہیں اے میرے سردار اے میرے پہاڑ اے ایسے ویسے اس پر دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہے ؟ ۲ھ

آپ نے فرمایا -
نوحہ کرنے والی اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت میں اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اسے کولتار کا کپڑا پہنایا گیا ہوگا اور خارشی زرہیں ہوں گی ۳ھ

آپ نے فرمایا :
میں دو طرح کی کم عقلی اور بد دینی کی آوازوں سے روکا گیا ہوں۔ ایک

۱ھ اور زیادہ کیا فلما مات لم تبک علیہ (ترغیب)
۲ھ کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کیا۔ (ترغیب)
۳ھ مسلم اور ابن ماجہ نے ابو مالک اشعری سے روایت کیا ہے۔

لہو ولعب کا نغمہ اور شیطانی باجوں کی راگنی دوسرے مصیبت کے وقت کی آواز چہرے پر تھپڑ مارنا کپڑے پھاڑنا شیطانوں کی سی بری چیخ مارنا۔ حسن نے کہا دو طرح کی آوازیں ملعون ہیں نغمہ کی راگنی اور مصیبت کی فریاد۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ نوحہ کرنے والی عورتیں جہنم میں دو صف میں کھڑی کی جائیں گی تو یہ جہنمیوں میں ایسے بھونکیں گی جس طرح کتے بھونکتے ہیں [۱]

حضرت امام اوزاعی سے روایت ہے :۔

حضرت عمر بن خطاب نے رونے کی آواز سنی تو داخل ہوئے اور ان کے ساتھ ایک دوسرے ساتھی بھی تھے۔ پھر انھیں مارنے کے لئے لپکے اور نوحہ کرنے والی کو پکڑا اور اسے مارا کہ اس کی اوڑھنی گر پڑی اور ساتھی سے فرمایا اسے مارو یہ نوحہ کرنے والی ہے اس کے لئے کوئی حرمت نہیں ہے یہ تمھارے غم و اندوہ میں نہیں رو رہی ہے یہ اپنا آنسو تمھارے درہم لینے کے لئے بہا رہی ہے تمھارے مردوں کو قبر میں تکلیف دیتی ہے اور زندوں کو گھروں میں کیوں کہ یہ صبر سے منع کرتی ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے یہ چیخ و فریاد کا حکم دیتی ہے جس سے اللہ نے روکا ہے۔

نوحہ :۔ بلند آہنگی سے میت کی خوبیاں گنانے کو کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نوحہ میت پر رونے اور اس کی خوبیاں گنانے کو کہتے ہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ : حد سے زیادہ رونا اور آواز بلند کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر آواز بلند نہ ہو

---

[۱] طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے منذری نے ترغیب میں اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اور نہ محاسن کو گنایا جاتا ہو تو حرام نہیں ہے۔ صحیح بخاری اور مسلم میں مروی ہے حضرت
ابن عمر فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی آپ کے ساتھ
عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود بھی تھے
انھیں دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رونے لگے آپ کو روتا دیکھ کر
اور سارے لوگ بھی رو پڑے آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ آنکھوں
کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کے سبب عذاب
دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

صحیحین میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی کسی لڑکی کے بچے کی حالتِ
نزع کی خبر دی گئی تو آپ کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ سعد نے کہا اے اللہ
کے رسول یہ کیا؟ فرمایا یہ رحمت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں
میں رکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بچے ابراہیم کے پاس نزع کی حالت میں
تشریف لے گئے اور آپ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں حضرت عبدالرحمٰن
بن عوف نے کہا اے اللہ کے رسول آپ؟ فرمایا ابن عوف یہ رحمت
ہے۔ پھر فرمایا کہ آنکھ یقیناً آنسو بہاتی اور دل غمگین ہوتا ہے لیکن ہم
وہی کہتے ہیں جسے ہمارا رب پسند فرمائے اور ہم تمھاری جدائی سے اے
ابراہیم بہت رنجیدہ ہیں۔

لیکن یہ صحیح حدیثیں یعنی اِنَّ المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ وغیرہ

میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی بنا پر عذاب دیا جاتا ہے،، ان کا ظاہری اور مطلق مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ یہ حدیثیں موول ہیں اور اس کے مفہوم کی تعیین میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ سب سے زیادہ واضح قول یہ ہے واللہ اعلم کہ یہ حدیثیں ایسے رونے پر محمول کی جائیں گی جس کا کوئی سبب ہو یا تو یہ کہ میت نے خود رونے کی وصیت کی ہو یا اسکے سوا اور کوئی سبب۔

شافعیوں کے نزدیک رونا موت سے پہلے اور بعد میں بھی جائز ہے۔ لیکن صحیح حدیث کی رو سے پہلے رو لینا بہتر ہے۔ حدیث فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ۔ ترجمہ:۔ "اور جب مر جائے تو کوئی بھی ہرگز نہ روئے" امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ موت کے بعد رونا کراہت تنزیہی ہے۔ حرام نہیں ہے انھوں نے حدیث ولا تبکین باکیۃ کو کراہت پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم

فصل

نوحہ کرنے والی عورت کو عذاب اور لعنت ہو گی کیونکہ وہ واویلا کا حکم دیتی ہے اور صبر سے منع کرتی ہے جبکہ اللہ اور رسول نے صبر و ضبط کا حکم دیا ہے۔ اور جزع فزع سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ البقرہ ۴۵	اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

عطاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تمھاری مدد کروں گا تمھیں بے سہارا نہ چھوڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ اِذَا اَصَابَتۡهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُونَ ○

البقرہ ۱۵۵

اور ہم ضرور تمھیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمھاری آزمائش کریں گے ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر ہمیں جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام معاملات کے انجام کو جانتے ہوئے بندوں کو اس لئے آزماتا ہے تاکہ جو صبر کرے اسے ثواب دے اور جو صبر نہ کرے اسے محروم کر دے۔

آزمائش میں حضرت ابن عباس کے قول کے مطابق دشمن کا خوف، قحط مال کا خسارہ، مویشیوں کی ہلاکت، موت، قتل، مرض، بڑھاپا، درختوں پر پھل نہ آنا وغیرہ داخل ہیں۔ اس آیت کو صبر کرنے والوں کی خوشخبری پر ختم کیا ہے کہ جو ان مصیبتوں پر صبر کرے گا اللہ کی طرف سے ثواب کا مستحق ہوگا اور لوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ خالص اللہ کے حکم کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں اللہ نے حکم بہت سی قوموں کو سونپ دیا ہے لہذا جب بندوں کا حکم نہ رہا تو حکم خالص اللہ کی طرف پلٹ آیا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن کو کوئی بھی مصیبت پہونچتی ہے تو وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتی ہے حتی کہ کانٹا بھی جو اسے چبھ جائے مسلم [1]

---

[1] یہ حدیث اور اس کا شاہد بخاری و مسلم دونوں میں ہے جو ابو سعید خدری سے مروی ہے ترغیب

علقمہ بن مرثد بن سابط اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو اپنی وہ مصیبت یاد کرے جو اسے میری جدائی سے پہونچی جو تمام مصیبتوں سے بڑی ہے [1]

آپؐ نے فرمایا۔

جب آدمی کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح قبض کرلی۔ وہ کہتے ہیں اس نے تیری تعریف کی۔ اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو [2]

آپؐ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کا بدلہ جب کہ دنیا کی محبوب چیز میں نے اس سے لے لی اور وہ اجرت کا طالب ہو جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ بخاری

آپ نے فرمایا۔

انسان کی سعادت اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا ہے اور اس کی بدبختی اللہ کے فیصلے پر اظہار ناراضگی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے فرمایا۔

جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرتا ہے تو دروازے پر کھڑا ہو جاتا

---

[1] طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اس میں ابو بردہ عمرو بن یزید ہے اسے ابن حبان نے ثقہ اور دیگر ائمہ نے ضعیف ٹھہرایا ہے۔ مجمع الزوائد

[2] ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا حسن غریب ہے (ترغیب)

ہے اور گھر والے شور و فغاں میں مصروف ہوتے ہیں کوئی چہرے پہ طمانچے مار رہی ہے کوئی بال نوچ رہی ہے کوئی تباہی کو پکار رہی ہے ملک الموت کہتا ہے یہ جزع فزع کس کے لئے ہے قسم اللہ کی میں نے کسی کی عمر کم نہیں کی نہ کسی کی روزی چھینی نہ کسی کے اوپر کچھ ظلم کیا اگر تمہاری شکایت اور ناراضگی مجھ پر ہے تو واللہ میں اسی کام کے لئے مامور کیا گیا ہوں اور اگر اپنی میت پر ہے تو وہ مجبور ہے اور اگر اپنے رب پر ہے تو تم اس کے ساتھ کفر کر رہے ہو اور مجھے تو بار بار آنا ہے یہاں تک کہ تم میں کسی کو بھی باقی نہ چھوڑوں گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ لوگ میت کا مقام دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو کر خود پر رونا شروع کر دیں۔

فصل

تعزیت کے بیان میں

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے صاحب مصیبت کی طرح اجر ملے گا [1]

---

[1] ترمذی نے کہا غریب ہے۔ اس کو موقوفاً روایت کیا ہے (ترغیب)

حضرت ابوبردہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
آپ نے فاطمہ زہراء رض سے فرمایا جس نے بچہ کھونے والی عورت کی تعزیت
کی وہ جنت کی چادر پہنایا جائے گا۔ ترمذی ھ[1]
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا۔
اے فاطمہ تم گھر سے کیوں نکلیں ؟ فرمایا میں اس گھر والوں کے پاس آئی ان
سے اظہار تعزیت کیا اور ان کے مردے کے لئے رحم کی دعا کی ھ[2]
عمرو بن حزم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔
جو مومن مصیبت میں اپنے بھائی کی تعزیت کرتا ہے قیامت میں اللہ
اسے عزت کا جوڑا پہنائے گا ھ[3]
تعزیت کے معنی ہیں صبر دلانا اور ایسا ذکر کرنا جس سے صاحب میت کو
تسلی ہو اس کی مصیبت اور غم ہلکا ہو یہ مستحب ہے کیونکہ اس کا تعلق امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر بھلی بات بتانے اور بری بات سے روکنے سے ہے یہ اللہ تعالیٰ
کے فرمان وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک
دوسرے کی مدد کرو میں بھی داخل ہے۔ تعزیت کے بارے میں یہ بہترین استدلال ہے
تعزیت دفن سے پہلے اور اس کے بعد مستحب ہے۔ شافعیہ نے کہا موت کے

ھ[1] ترمذی نے کہا غریب ہے .... ۔ترغیب
ھ[2] اسے ابوداؤد اور نسائی نے اسی سند سے روایت کیا ہے جس میں ربیعہ بن سیف تابعی مصری
ہیں ان کے بارے میں خفیف کلام ہے جو حسن اسناد میں قدح نہیں پیدا کرتا۔ ترغیب
ھ[3] ابن ماجہ نے روایت کیا ہے البتہ منذری نے ترغیب میں اس سے سکوت کیا ہے۔

بعد سے تین دن تک اس کا وقت ہے ۔ تین دن کے بعد تعزیت مکروہ ہے اس اس لئے کہ تعزیت سے اہل میت کو سکون دلانا مقصود ہوتا ہے اور عام طور پر دل خود ہی سکون پذیر ہو جاتا ہے لہذا پھر اس کے غم کو تازہ نہ کیا جائے ۔

ابو العباس نے کہا تین دن کے بعد بھی تعزیت میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ ہمیشہ کی جا سکتی ہے ۔

امام نووی رح نے فرمایا : صحیح بات یہ ہے کہ تین دن کے بعد تعزیت صرف دو صورتوں میں ہو سکتی ہے وہ یہ کہ تعزیت کرنے والا یا صاحبِ میت دفن کے وقت موجود نہ رہا ہو اور ان دونوں میں سے کسی کا آنا تین دن کے بعد ہوا ہو ۔

اور دفن کے بعد تعزیت کرنا پہلے سے بہتر ہے کیوں کہ اہل میت تجہیز و تکفین میں مشغول ہوتے ہیں نیز ان کی پریشانی جدائی کے سبب دفن کے بعد زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ ایسی صورت میں ہے جب اہل میت کو جزع فزع کرتے نہ دیکھے اور جب دیکھے تو تعزیت دفن سے پہلے کرے تاکہ انھیں صبر و تسکین دے سکے ۔ واللہ اعلم ۔

تعزیت کے لئے مجلس کرنا یعنی اہل میت کسی خاص مکان میں اس غرض سے بیٹھیں کہ تعزیت کرنے والا ان سے کلمات تعزیت کہے مکروہ ہے ۔ تعزیت کا لفظ بہت مشہور ہے سب سے بہترین صورت تعزیت کی وہ ہے جو صحیحین میں اسامہ بن زید سے مروی ہے فرمایا :

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی نے آپ کے پاس خبر بھیجی کہ میرا فلاں بیٹا حالت نزع میں ہے آپ نے پیغام لانے والے سے فرمایا جاؤ اور میری بیٹی کو بتا دو کہ اللہ جو لے لے وہ اسی کا ہے اور جو دے وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز کا اس کے پاس ایک مقررہ وقت ہے اسے حکم دو کہ

صبر و ضبط اختیار کرے اور اجر کی امید رکھے۔

امام نووی نے فرمایا یہ حدیث اسلام کے بہترین اصولوں اور اس کے اجزا پر مشتمل ہے۔ ہر طرح کی مصیبت، غم، بیماری نیز دوسرے مقاصد کیلئے دستور و آداب اور صبر کی تلقین ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے سارا عالم اللہ کی ملکیت ہے اس نے جو کچھ لیا اپنا لیا تمھارا کچھ نہ لیا اور اس نے جو کچھ تمھیں دے رکھا ہے اس کی ملکیت سے وہ باہر نہیں بلکہ اس میں بھی تصرف کا اسے کامل اختیار ہے ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے لہذا اس کے فوت ہونے پر غم مت کرو اس چیز نے اپنا وقت پورا کر لیا اس میں آگے پیچھے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ سب جان لینے کے بعد صبر و ضبط سے کام لو اور مصیبت پر اجر کی امید رکھو۔ واللہ اعلم

معاویہ بن ایاس اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں سے ایک آدمی کو موجود نہیں دیکھا تو معلوم کیا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ان کا لڑکا جسے آپ نے دیکھا تھا وہ انتقال کر گیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کی اور لڑکے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے خبر دی کہ وہ انتقال کر گیا۔ آپ نے تعزیت فرمائی پھر فرمایا اے فلاں تمھارے لئے پسندیدہ کون سی بات تھی یہ کہ تم عمر بھر اس سے فائدہ اٹھاتے یا کل جب جنت کے کسی دروازے پر تم پہونچتے تو تمھارا یہ بچہ تم سے پہلے پہونچ کر دروازے کو تمھارے لئے کھولتا انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے یہی پسند ہے کہ مجھ سے پہلے پہونچ کر دروازہ میرے لئے کھولے آپ نے فرمایا بس ایسا ہی ہوگا پھر لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا یہ ان کے لئے خاص ہے

یا سب مسلمانوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے لئے ہے [1]

حضرت ابو موسیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بقیع کی طرف گئے وہاں آپ نے ایک عورت کو گھٹنوں کے بل ایک قبر پر بیٹھ کر روتا ہوا دیکھا آپ نے اس سے فرمایا اے ماں اللہ سے ڈرو اور صبر کرو! اس نے کہا اے اللہ کے بندے میں مصیبت زدہ ہوں میں نے اپنا بیٹا کھو دیا ہے آپ نے فرمایا اے ماں اللہ سے ڈرو اور صبر کرو! اس نے کہا اے اللہ کے بندے یہ مصیبت تجھ پر آئی ہوتی تو تو مجھے معذور سمجھتا آپ نے فرمایا اے ماں اللہ سے ڈرو اور صبر کرو! اس نے کہا اے اللہ کے بندے تم نے اپنی بات کہہ لی اب جاؤ۔ اللہ کے رسول وہاں سے پلٹ پڑے اسے ایک مسلمان نے دیکھا تو اس عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اس آدمی نے تم سے کیا پوچھا تھا تو اس نے سب گفتگو اسے بتائی اس نے کہا تم انھیں جانتی ہو۔ عورت نے کہا واللہ نہیں جانتی کہا افسوس ہے تجھ پر وہ اللہ کے رسول تھے اتنے میں وہ تیزی سے آپ کی طرف دوڑنے لگی اور آپ سے جا ملی اور کہا اے اللہ کے رسول میں صبر کروں گی آپ نے فرمایا صبر مصیبت کے پہلے جھٹکے پر ہوتا ہے [2]

---

[1] احمد نے روایت کیا ہے اس کے رواۃ صحیح ہیں نسائی ابن حبان نے اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کیا ہے (ترغیب) [2] ابو یعلی نے اپنی مسند میں ابوہریرہ سے اور ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے اسکی سند میں بکر بن اسود ناجی ضعیف ہیں اسکی اصل صحیحین میں انس سے مختصراً مروی ہے۔

صحیح مسلم میں مروی ہے۔

ام سلیم کے بطن سے حضرت ابو طلحہ کا ایک بیٹا مرگیا بیوی نے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو اس کی خبر نہ کرنا جب تک کہ میں ان سے بات نہ کرلوں ابو طلحہ آئے انھیں شام کا کھانا پیش کیا انھوں نے کھایا پیا پھر پہلے سے زیادہ زیب و آرائش کی حضرت ابو طلحہ نے قربت کی تو اس وقت ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کسی نے کسی کو کوئی چیز عاریت میں دی اور پھر اسے طلب کیا تو کیا اسے دینے سے انکار کردینا چاہیے؟ فرمایا نہیں۔ ام سلیم نے کہا: ایسے ہی اپنے بیٹے کو سمجھ لیجئے۔ اس پر حضرت ابو طلحہ غصہ ہو گئے اور کہا میرے بیٹے کے بارے میں پہلے خبر نہیں کیا جب میں آلودہ ہو گیا تو بتا رہی ہو۔ بخدا تم مجھے صبر نہیں دلا سکتیں وہ چل کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور تمام واقعات کی خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری ہم شبی میں برکت دے۔

حدیث میں آیا ہے۔

کوئی آدمی صبر سے بہتر اور کشادہ عطیہ نہیں دیا گیا [۱]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس سے فرمایا۔

یقیناً تم یا تو ایمان اور احتساب کے ساتھ صبر کرتے ورنہ چوپایوں کی طرح غم بھول جاتے۔

ایک آدمی مصیبت میں گرفتار ہوا تو ایک دانشور نے اس کے پاس لکھا

---

[۱] بخاری نے طویل حدیث کے ضمن میں اسے نقل کیا ہے (ترغیب)

جو تجھے دیا گیا تھا وہ چھن گیا مگر اس کے بدلے میں تجھے جو اجر ملنے والا ہے اسے مت گنوا دے۔ ایک شخص نے کہا دانا آدمی مصیبت کے پہلے دن وہ کام کرتا ہے جو نادان پانچ دن کے بعد کرتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مصیبت زدہ کو خود تسلی ہو جاتی ہے اسی لئے شارع نے مصیبت کے وقت صبر کرنے کی تلقین کی ہے۔

امام شافعی کو خبر ملی کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو گیا ہے جس پر عبدالرحمٰن نے بڑا جزع فزع کیا امام شافعی نے ان کے پاس پیغام بھیجا: میرے بھائی ان باتوں سے خود کو تسلی دو جن سے تم دوسروں کو صبر کی تلقین کرتے ہو اور اپنے اس کام کو ناپسند کرو جسے تم غیر کے لئے ناپسند کرتے ہو۔ خوب اچھی طرح جان لو کہ سب سے بڑی مصیبت سکون کو کھو دینا اور اجر سے محروم ہو جانا ہے اور ساتھ ہی بار گناہ کو بھی ضرور لادا جا رہا ہو تو اس مصیبت کا عالم کیا ہوگا۔ اے بھائی! جب اجر تم سے قریب ہو تو اس سے پہلے کہ اسے طلب کرنا پڑے حاصل کر لو کہ مبادا دور ہو جائے۔ اللہ تمھیں صبر کی توفیق دے۔ اور ہمیں اور تمھیں صبر کرنے پر اجر سے نوازے پھر ان کے پاس یہ شعر لکھے ؎

انی معزیک لا انی علی ثقة   من الحیاة ولکن سنة الدین

میں تمھاری تعزیت کر رہا ہوں لیکن اس بنا پر نہیں کہ مجھے اپنی زندگی پر اعتماد ہے بلکہ اسلئے کہ یہ دین کا ایک طریقہ ہے

فما المعزی بباق بعد میتہ   ولا المعزی ولو عاشا الی حین

اپنی میت کے بعد نہ تو مصیبت زدہ باقی رہیگا اور نہ تعزیت کرنیوالا ہی خواہ وہ اسکے بعد ایک مدت تک زندہ رہیں

ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کے پاس لڑکے کی تعزیت میں لکھا۔ بیٹے کی حیات باپ کے لئے فکر و آزمائش ہے اور جب بیٹا پہلے گذر جائے تو برکت و رحمت ہے لہذا اس غم و آزمائش کے مدنظر بے صبری مت کر اور اللہ تعالیٰ برکت و رحمت سے

تجھے جو بدلہ دے گا اسے ضائع نہ کر۔

موسیٰ بن مہدی نے ابراہیم بن سلمہ کو بیٹے کی تعزیت میں لکھا: تجھے اس نے خوش کیا پیدا ہو کر وہ غم و آزمائش تھی اور اب تجھے رنجیدہ کر دیا یہ رحمت و برکت ہے۔ ایک آدمی نے دوسرے کی تعزیت میں کہا جو چیز تیرے لئے آخرت میں اجر کا سبب بن سکے دنیا میں باعث سرور و فرحت ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے ایک بیٹے کو دفن کیا پھر قبر کے پاس وہ ہنسے ان سے لوگوں نے کہا آپ قبر کے پاس ہنستے ہیں؟ انھوں نے کہا میں نے سوچا کہ شیطان کو ذلیل کروں۔

ابن جریج سے مروی ہے فرمایا جو شخص اپنی مصیبت اجر اور صبر و ضبط سے نہیں ٹالتا وہ جانوروں کی طرح تسلی پاتا ہے۔

حمید اعرج سے مروی ہے فرمایا میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا اپنے بیٹے کے بارے میں کہہ رہے تھے میں تجھ سے بہترین محبت کا طریقہ جانتا ہوں پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا یہ انتقال کر جائے اور میں اس پر صبر کروں۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کی موت پر رنجیدہ ہوا اور اس نے حضرت حسن سے اس کا شکوہ کیا انھوں نے کہا کیا تیرا لڑکا تجھ سے دور رہتا تھا کہا ہاں اس کی غیر حاضری حاضری سے زیادہ تھی فرمایا اسے غائب چھوڑ دو کیوں کہ اس میں تمھارے لئے سب سے زیادہ اجر ہے اس نے کہا اے ابوسعید آپ نے بیٹے سے میرے شدید غم کو آسان کر دیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنے ایک بیمار لڑکے کے پاس گئے فرمایا اے بیٹے خود کو کس حال میں پاتے ہو؟ کہا حق پر فرمایا اے بیٹے تم اپنے میزان میں پورے تلو مجھے یہی پسند ہے نہ کہ میرے میزان میں۔ کہا اے ابا جان جو آپ پسند

فرماتے ہیں وہی مجھے بھی پسند ہے۔

امام شافعی کا بیٹا انتقال کر گیا تو موصوف نے یہ شعر کہا۔

وما الدهر الا هکذا فاصطبر له　　رزیة مال او فراق حبیب

گردش زمانہ مفلس بن جانے یا دوست کی جدائی کا نام ہے لہذا اس پر صبر کر

عروہ نام کے ایک آدمی کے پیر میں جسم سڑانے والی بیماری لگی اس نے پنڈلی سے اسے کاٹ دیا اور اسے کسی نے نہ روکا وہ ایک بوڑھا آدمی تھا اور اس رات کو یہی وظیفہ اس کی زبان پر جاری تھا۔ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا　الکہف ۶۲ ہم نے اس سفر میں بڑی تھکاوٹ کا سامنا کیا پھر یہ اشعار پڑھے ؎

لعمری ما اهویت کفی لریبة　　ولا نقلتنی نحو فاحشة رجلی

میری زندگی کی قسم میں نے کسی برائی کے لئے اپنا ہاتھ نہیں پھیلایا اور نہ کسی برے کام کیلئے میرا قدم چلا

ولا قادنی سمعی و لا بصری لها　　ولا دلنی رائی علیها و لا عقلی

اور نہ ہی میرے کانوں اور میری آنکھوں نے اور نہ میری رائے اور میری عقل نے مجھے اسکی طرف مائل کیا

واعلم انی لم تصبنی مصیبة　　من الدهر الا قد اصابت فتی قبلی

میں جانتا ہوں کہ زمانے کی یہ مصیبت صرف مجھے نہیں پہونچی بلکہ مجھ سے پہلے دوسرے لوگوں کو پہونچ چکی ہے

انھوں نے مزید کہا اللہ اس پر رحم کرے۔ اے ہمارے رب تو نے اگر آزمائش کی تھی تو یہ تیری طرف سے سزا ہوئی اور اگر تو نے کوئی چیز لے لی تو تو نے دوسری چیزوں کو باقی بھی چھوڑا ہے۔ ایک عضو لے لیا لیکن باقی اعضاء کو چھوڑا ہے ایک بیٹے کو لے لیا اور باقی بیٹوں کو چھوڑا ہے۔ اسی رات ولید کے پاس بنی عبس کا ایک نابینا آدمی آیا ولید نے اس کی آنکھوں کے متعلق دریافت کیا تو کہا: میں نے ایک شب ایک وادی میں گذاری اور میرے علم کی حد تک کوئی عبسی مال میں مجھ سے زیادہ نہ ہوگا

رات کو سیلاب آیا اور میرے مال اور اہل وعیال کو بہا لے گیا صرف ایک اونٹ اور ایک بچہ رہ گیا اونٹ بہت سرکش تھا میں نے اسے پیچھے کر لیا پھر تھوڑی دور چلے ہوں گے کہ میں نے بچے کی آواز سنی جب پلٹا تو دیکھا کہ لڑکے کا سر اس کے پیٹ میں ہے۔ پھر اونٹ نے اپنے پیر سے میرے چہرے پر مارا جس سے میری آنکھیں ضائع ہوگئیں اب میرا یہ حال ہے کہ نہ اہل وعیال رہے نہ مال رہا نہ لڑکا ہے نہ اونٹ ہے ولید نے کہا اسے عروہ کے پاس لے جاؤ تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس سے زیادہ مصیبت میں گرفتار ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کو مارا گیا تو خون ڈاڑھی پر بہہ رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے۔

لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۔ اللھم انی استعین بک علیھم واستعینک علی جمیع اموری واسألک الصبر علی ما ابتلیتنی ۔	نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی پاک ہے تیری ذات میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا اے اللہ میں تجھ سے ان کے اوپر مدد چاہتا ہوں اور تجھ سے اپنے تمام معاملات پر مدد چاہتا ہوں اور جس آزمائش میں تو نے مبتلا کیا اس کیلئے تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔

مدائنیؒ فرماتے ہیں میں نے صحرا میں ایک عورت کو دیکھا کہ اس سے تروتازہ جسم اور خوبصورت چہرہ میں نے نہ دیکھا تھا۔ میں نے کہا واللہ تیرا یہ حال خوش حالی اور سرور کی بنا پر ہے عورت نے کہا بخدا ایسا ہرگز نہیں میں تو رنج وغم کی ماری ہوئی ہوں۔ میرا شوہر تھا اس کے دو بیٹے تھے عید الاضحیٰ کو باپ نے ایک بکری ذبح کی لڑکے کھیل رہے تھے بڑے نے چھوٹے سے کہا میں بتاؤں کہ ابا نے بکری کو کیسے ذبح کیا تھا؟ اس نے کہا ہاں بتاؤ پھر اس کو ذبح کر دیا اور جب خون بہتا ہوا دیکھا تو گھبرایا اور پہاڑ کی طرف بھاگ نکلا اور وہاں اسے بھیڑیئے نے کھا لیا باپ اسے تلاش

کرنے نکلا اور صحرا میں راہ بھٹک گیا اور پیاس سے مرگیا اس طرح زمانے نے مجھے تنہا چھوڑ دیا۔ میں نے کہا تو اس حال میں صبر کیسے کرتی ہے؟ عورت نے کہا اگر یہ حال مجھ پر ہمیشہ رہتا تو میں ثابت قدم رہتی لیکن یہ ایک زخم تھا جو آخر کار بھر گیا۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

میری امت میں جس شخص کے دو۲ بچے جوانی سے قبل مرگئے وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جس کا ایک ہی بچہ ہو؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ بھی جس کا ایک بچہ مرگیا ہو اے نیک بخت۔ کہا آپ کی امت میں جس کا ایک بچہ بھی نہ ہو؟ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے آخر سے بھیجا ہوا اجر ہوں میری جدائی جیسی مصیبت انھیں اور نہ ہوگی [1]

حضرت ابو عبیدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلوغت سے پہلے جس شخص کے تین بچے انتقال کر گئے وہ اس کے لئے دوزخ کی آڑ بنیں گے ابو درداء نے کہا میں نے دو آگے بھیجے ہیں سید القراء ابی بن کعب نے کہا میں نے ایک بھیجا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایک بھی مگر یہ مصیبت کے پہلے جھٹکے پر صبر کرنے سے ہے [2]

---

[1] ترمذی نے کہا حسن غریب ہے (ترغیب)

[2] ابو عبد اللہ بن مسعود مراد ہیں اسے ابن ماجہ نے بیان کیا۔ منذری نے ترغیب میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا البتہ اس کے آخر میں "ولکن ذالک فی اول صدمۃ" نہیں ہے۔

وکیع سے مروی ہے کہ ابراہیم حربی کے پاس ایک لڑکا تھا جو گیارہ سال کا تھا اس نے قرآن حفظ کر لیا تھا اور فقہ و حدیث میں کافی معلومات بہم پہونچالی تھی وہ انتقال کر گیا میں ان کی تعزیت میں آیا انھوں نے کہا میں اپنے اس بیٹے کی موت کی خواہش رکھتا تھا میں نے کہا اے ابو اسحاق آپ ممتاز عالم ہیں اس طرح کی بات کرتے ہیں ایسے بچے کے بارے میں جسے لوگ حافظ قرآن اور فقہ و حدیث کا عالم کہتے ہیں فرمایا ہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور بچے ہیں جن کے ہاتھوں میں کوزے ہیں اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دن بہت شدید گرمی کا ہے میں نے کہا کہ مجھے بھی پانی پلاؤ بچے نے کہا آپ میرے والد نہیں ہیں میں نے کہا تم لوگ کون ہو؟ کہا ہم وہ بچے ہیں جن کا انتقال اسلام پر ہوا ہے ہمارے باپ ہم سے پیچھے دنیا میں رہے آج ہم ان کا استقبال کر رہے ہیں اور انھیں پانی پلا رہے ہیں۔ فرمایا اسی لئے میں نے بیٹے کی موت کی تمنا کی۔

مسلم نے ابو حسان سے روایت کیا ہے کہ

میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سے ایسی کوئی حدیث بیان کیجئے کہ ہمارے انتقال کئے ہوئے لوگوں کے بارے میں ہمارا دل خوش ہو جائے فرمایا ہاں چھوٹے بچے جنت کے رینگتے کیڑے ہیں وہ اپنے باپ سے ملیں گے یا یہ فرمایا کہ اپنے والدین سے ملیں گے تو اس کا کپڑا پکڑیں گے یا فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑیں گے تو اس وقت تک نہ مانیں گے جب تک جنت میں داخل نہ کر دیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں ابتدا میں لہو ولعب اور شراب و کباب کا رسیا تھا میں نے ایک لونڈی خریدی اس سے ہم بستر ہوا اس سے ایک بچی تھی جس کو میں بہت پیار کرتا تھا جب وہ گھٹنوں کے بل چلنے لگی تو میں جب شراب پیتا تو

میرے پاس چل کر آتی مجھے کھینچتی جس سے شراب گر جاتی جب دو سال کی ہو گئی تو انتقال کر گئی جس سے مجھے شدید غم ہوا۔ شعبان کی پندرہویں رات تھی میں سویا اور شراب سے مست تھا خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے میں اپنی قبر سے نکلا کہ ایک اژدھا میرا پیچھا کرنے لگا میں بھاگنے لگا وہ سانپ بھی تیزی سے دوڑنے لگا راستے میں ایک سفید پوش بوڑھا آدمی ملا میں نے کہا اے شیخ مجھے اس اژدھے سے بچالو یہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے اس نے کہا اے بیٹے میں بوڑھا ہوں یہ طاقت ور ہے تم تیزی سے دوڑو شاید اللہ نجات دے دے میں بھاگتے ہوئے جہنم کے قریب پہونچ گیا اور قریب تھا کہ اس میں گر جاؤں کہ ایک آواز آئی تو ہم میں سے نہیں ہے میں پھر بھاگا اور سانپ میرے پیچھے تھا۔ میں ایک روشن پہاڑ کے پاس پہونچا جس میں محرابیں دروازے اور پردے تھے اتنے میں ایک آواز آئی اس غریب کو سہارا دو دشمن کی زد میں نہ آجائے۔ چنانچہ دروازے کھول دئے گئے پردے اٹھا دئے گئے وہاں میں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھا جن کے چہرے چاند کی مانند روشن تھے اور میری بچی بھی ان کے ساتھ تھی جب اس نے مجھے دیکھا تو نور کے جلو میں اتری اور دائیں ہاتھ سے اس نے سانپ کو مارا جس سے سانپ بھاگ گیا لڑکی میری گود میں بیٹھ گئی اور کہا اے ابا جان۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۔ الحدید ۱۶	کیا مسلمانوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر سے اور جو سچی کتاب خدا کے ہاں سے اتری ہے اس کے پڑھنے سننے سے ان کے دل کانپ جائیں۔

میں نے کہا اے بیٹی کیا تم قرآن جانتی ہو؟ کہا ہم آپ لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں میں نے کہا اے بیٹی یہاں تم کیا کرتی ہو؟ کہا جو بھی مسلمان بچہ مرتا ہے یہاں ٹھیرایا جاتا ہے ہم یہاں آپ لوگوں کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔ میں نے کہا اے بیٹی یہ سانپ

کیا ہے جو مجھے دوڑا رہا تھا اور مجھے کھا جانا چاہتا تھا؟ کہا یہ آپ کا برا عمل ہے جسے آپ نے اتنا مضبوط کر دیا ہے کہ آپ کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا اور وہ بوڑھا انسان؟ کہا وہ آپ کا نیک عمل ہے جو آپ کی بداعمالیوں سے انتہائی ضعیف ہے آپ اللہ سے توبہ کیجئے اور برباد ہونے والوں میں سے نہ ہوئیے۔ کہا پھر میں نے چادر ہٹائی بیدار ہوا اور اسی وقت اللہ سے خالص توبہ کر لی۔

دیکھئے اولاد کی برکت جب وہ بچپن میں مرجاتے ہیں خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں تو آخرت میں والدین کے لئے نفع بخش ہوتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس پر صبر و ضبط کریں اور کہیں۔ الحمد للہ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اس طرح وہ اللہ کا وعدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ	جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ	کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں
البقرہ ۱۵۶	پلٹ کر جانا ہے انھیں خوش خبری دے دو۔

حضرت ثوبان سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کسی آدمی کو مصیبت دو سبب سے آتی ہے یا تو کسی ایسے گناہ کے سبب سے جسے اللہ صرف اسی مصیبت ہی کے ذریعہ بخش سکتا تھا یا کسی درجے کے لئے جس پر اللہ اسی مصیبت کے ذریعہ ہی اسے پہونچا سکتا تھا۔

سعید بن جبیر نے فرمایا مصیبت کے وقت اس امت کو وہ چیز دی گئی ہے جو گذشتہ انبیاء کو بھی نہ ملی یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اگر انبیاء کو دیا جاتا تو حضرت یعقوب کو ضرور ملتا جب کہ وہ فرماتے ہیں یَآ اَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ یوسف پر افسوس۔

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

جس نے مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہا یعنی ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور کہا اے اللہ مصیبت پر مجھے پناہ دے اور اس سے بہتر صلہ عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت فرمائے گا اور اسے بہترین صلہ دے گا۔ کہا کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو گا؟ پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بطور صلہ عطا فرمایا۔ مسلم

شعبی سے روایت ہے کہ شریح نے کہا! کہ مجھے جب کوئی مصیبت پہونچتی ہے تو چار مرتبہ اللہ کی حمد کرتا ہوں ایک یہ کہ مصیبت بہت بڑی نہیں۔ دوسرے یہ کہ صبر کی توفیق دی تیسرے یہ کہ حصول ثواب کے لئے رجوع کرنے کی توفیق دی چوتھے یہ کہ وہ مصیبت میرے دین سے متعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ○ البقرہ ۱۵۷	ان لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اس کی رحمت ان پر سایہ کریگی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔

یعنی ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمت و مغفرت ہوتی ہے اور ایسے ہی لوگوں کو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کی توفیق ہوتی ہے یا یہ کہ جنت و ثواب کا راستہ انھیں مل جاتا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:۔

نعم العدلان ونعم العلاوۃ۔ بہترین انصاف اور بہترین فزونی بخشش
أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ " نعم العدلان
یعنی بہترین انصاف ہے۔ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔ نعم العلاوۃ
یعنی فزونی بخشش ہے۔

صاحب مصیبت شورش میں آکر ہلاکت وتباہی کو پکارے گال کو طمانچے مارے جیب وگریبان پھاڑے بال بکھیرے یا نوچے اس پر اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے اور مرد ہو یا عورت اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

روایت میں آیا ہے :۔

مصیبت کے وقت ران پر مارنا اجر کو ساقط کر دیتا ہے۔

مروی ہے :۔

جس کسی پر مصیبت پڑی اور اس نے اپنے کپڑے پھاڑے یا گال کو طمانچے مارے یا جیب وگریبان شق کیا یا بال اکھیڑے گویا اس نے نیزہ سنبھال کر جنگ کا ارادہ کیا۔

حکایت :۔ صالح مری کہتے ہیں کہ میں جمعہ کی شب قبرستان میں تھا جب سویا تو دیکھتا ہوں کہ قبریں شق ہوئیں اور ان کے مردے نکلے ان میں ایک جوان کو مختلف نوع کا شدید عذاب ہو رہا تھا میں آگے بڑھا اور کہا اے جوان ان لوگوں کے درمیان تجھے اتنا عذاب کیوں ہو رہا ہے اس نے کہا اے صالح! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جو بات تم کو بتاؤں اسے پہنچا دو اس امانت کو ادا کر دو۔ میری بے کسی پر رحم کرو۔ شاید اللہ تمھارے ذریعہ میرے لئے کوئی سبیل پیدا کر دے۔

جب میرا انتقال ہوا تو میری ماں نے نوحہ کرنے والی عورتوں کو اکٹھا کیا جو

روزانہ میرے اوپر بین کرتی تھیں اسی بنا پر مجھے یہ عذاب ہو رہا ہے یہ آگے اور پیچھے
دائیں اور بائیں جو آگ ہے یہ میری والدہ کی غلط باتوں کی وجہ سے ہے اللہ اسے
میری طرف سے اچھا بدلہ نہ دے پھر وہ رو پڑا جس کی وجہ سے مجھے بھی رونا آگیا پھر
کہا اے صالح تجھے اللہ کی قسم ہے میری ماں کے پاس جاؤ وہ فلاں مکان میں ہے
اس نے اس کا پتہ بتایا اور کہا کہ اس سے کہو کہ کیوں اپنے بیٹے کو عذاب دیتی ہو کتنی
بری بات ہے کہ تم نے میری پرورش کی مجھے ہر مصیبت سے بچایا۔ اے ماں جب
میں مرگیا تو مجھے عذاب میں ڈال دیا۔ اے ماں اگر تم یہ زنجیر اور ہتھکڑیاں میرے
دست و پا میں اور عذاب کے فرشتوں کو مجھے مارتے اور جھڑکتے ہوئے دیکھتیں تو
مجھ پر رحم کھاتیں۔ اگر تم نے یہ نالہ و شیون اور یہ نوحہ و زاری نہ ترک کی تو جس دن
آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور انسان فیصلے کے لئے حشر میں اکٹھا ہو گا میرا
اور تمھارا معاملہ اللہ کے ذمہ ہو گا۔

صالح نے کہا میں بیدار ہوا کافی گھبراہٹ تھی اور فجر تک اس کی کسک باقی
رہی جب صبح ہوئی تو شہر میں داخل ہوا مجھے صرف اس جوان کی ماں کے گھر کی
فکر تھی۔ جب میں وہاں پہونچا تو دیکھا کہ دروازہ سیاہ ہے اور نوحہ کرنے والیوں
کی آواز آرہی ہے میں نے دروازہ کھٹکھٹایا ایک بڑھیا نکلی پوچھا کیا مقصد ہے؟
کہا کہ میں اس جوان کی ماں سے ملنا چاہتا ہوں جس کا انتقال ہو گیا ہے کہا اس سے
کیا کام ہے وہ اپنے غم میں مشغول ہے۔ میں نے کہا اسے بھیج دو میں اس کے لڑکے
کا پیغام لایا ہوں۔ اس کی ماں نکلی کالے کپڑے اور چہرہ طمانچے مارنے اور بیحد رونے
سے کالا ہو گیا ہے اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں صالح مری ہوں۔ رات
قبرستان میں تیرے لڑکے کے ساتھ مجھے ایسا ایسا واقعہ پیش آیا ہے میں نے اسے
عذاب میں گرفتار دیکھا اس نے کہا ہے اے ماں تو نے میری پرورش کی ہر مصیبت سے

بچایا اور جب میں مرگیا تو مجھے عذاب میں پھینک دیا اگر تم نے یہ نوحہ وزاری نہ چھوڑی تو جس دن آسمان ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور انسان خدا کے سامنے فیصلہ کے لئے لایا جائے گا میرا اور تیرا معاملہ اللہ کے ذمہ ہوگا جب اس نے یہ بات سنی تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی جب ہوش میں آئی تو زار زار رونے لگی اور کہا اے میرے بیٹے یہ میرے لئے بہت دشوار ہوگا اگر مجھے تیرا حال معلوم ہوتا تو میں ہرگز ایسا نہ کرتی میں اس فعل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں پھر گھر میں داخل ہوئی نوحہ کرنے والی عورتوں کو واپس کر دیا دوسرے کپڑے پہنے اور ایک تھیلی لے کر آئی جس میں بہت سے درہم تھے اور کہا اے صالح یہ میرے لڑکے کی طرف سے صدقہ کر دیجئے صالح نے کہا میں وہاں سے لوٹا اور درہم اس کی طرف سے خیرات کر دیا جب جمعہ کی دوسری رات آئی اور حسب عادت قبرستان میں آیا اور سو گیا تو دیکھا کہ اہل قبر نکلے وہ لڑکا بہت مسرور ہے جب مجھے دیکھا تو میرے پاس آیا اور کہا اے صالح اللہ تجھے نیک بدلہ دے اللہ نے میرا عذاب دور کر دیا اور یہ میری ماں کے ان کاموں کے چھوڑ دینے سے ہے اور میری طرف سے جو صدقہ کیا وہ مجھے فائدہ ہوا۔

آپ میری ماں کے پاس جائیے اسے میرا سلام کہئے اور کہئے کہ اللہ میری طرف سے اسے نیک بدلہ دے اس نے جو صدقہ کیا وہ مجھے مل گیا اور تو بہت جلد میرے پاس ہوگی لہٰذا تیاری کر لے صالح نے کہا میں بیدار ہوا اور اس جوان کی ماں کے گھر آیا دیکھا کہ ایک لاش دروازے پر رکھی ہوئی ہے میں نے پوچھا یہ کس کی لاش ہے لوگوں نے بتایا اس نوجوان کی ماں ہے پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اسے لڑکے کے بغل میں دفن کیا گیا میں نے ان دونوں کے لئے دعا کی اور واپس آگیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ اسلام پر کرے صالحین کا ساتھ عطا کرے اور جہنم سے بچائے وہ بڑا رؤف ورحیم ہے۔

پچاسواں گناہ کبیرہ

ظلم اور سرکشی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ الشوریٰ ۴۲

البتہ الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں انھیں لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم خاکساری سے رہو تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے [۱]

ایک اثر میں وارد ہے :-

اگر ایک پہاڑ دوسرے پر سرکشی کرے گا تو سرکش پہاڑ کو اللہ تعالیٰ ریزہ ریزہ کر دے گا۔

آپ نے فرمایا :-

ظلم اور قطع تعلق کے علاوہ کوئی گناہ دنیا کی سزا کو فوراً نہیں لاتا پھر آخرت میں جو سزا ہوگی وہ الگ ہے [۲]

---

[۱] ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عیاض بن حمار سے روایت کیا (ترغیب) [۲] ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے بروایت ابوبکرہ (ترغیب)

اللہ تعالیٰ نے قارون کو اپنی قوم پر ظلم کرنے کی بنا پر زمین میں دھنسا دیا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ (الی قولہ)
بے شبہ قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا پھر وہ ان پر ظلم کرنے لگا (آگے فرمایا)
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ (القصص ۷۶) پس ہم نے اس کو اور اس
کے گھر کو زمین کی تہہ میں دھنسا دیا۔

ابن جوزی نے فرمایا قارون کے ظلم کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔

(۱) اس نے ایک بدکار عورت کو اس بات پر مقرر کیا کہ وہ اپنے بارے میں
موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹی تہمت لگائے حضرت موسیٰ نے اس کی اس بات پر قسم
طلب کیا تو اس نے قارون سے اپنے اقرار کا قصہ بیان کیا یہ تھی قارون کی سرکشی
اور ظلم یہ ابن عباس نے بیان کیا ہے۔

(۲) ضحاک نے کہا کہ اس نے اللہ و عزوجل سے کفر کر کے سرکشی اور ظلم کی راہ اپنائی

(۳) قتادہ نے کہا کفر کے ذریعہ سرکشی کی۔

(۴) عطار خراسانی نے کہا کہ اس نے اپنا لباس ایک بالشت لمبا کر رکھا تھا۔

(۵) ماوردی نے کہا وہ فرعون کا خدمت گذار تھا اس نے بنی اسرائیل پر
زیادتی کی تو گویا اس نے ان پر ظلم کیا۔

جب قارون نے بدکار عورت کو حکم دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت لگائے
تو آپ بہت غصہ ہوئے اور قارون کے لئے بددعا کی اللہ نے وحی فرمائی: کہ میں
نے زمین کو حکم دیا ہے کہ تمھاری اطاعت کرے تو اسے حکم کرو۔ موسیٰ نے فرمایا اے
زمین تو قارون کو پکڑ لے زمین نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا یہاں تک کہ اس کا
تخت زمین میں غائب ہو گیا قارون نے جب یہ دیکھا تو حضرت موسیٰ سے رحم کی
درخواست کی حضرت موسیٰ نے فرمایا اے زمین اسے پکڑ لے زمین نے اسکے دو پیر

دفن کر دئے حضرت موسیٰ یوں ہی فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ مکمل زمین میں دھنس گیا۔ اللہ نے وحی کی اے موسیٰ میری عزت و جلال کی قسم اگر یہ مجھ سے فریاد کرتا تو میں اس کی فریاد رسی کرتا حضرت ابن عباس نے فرمایا زمین نے اسے دھنسا کر تحت الثریٰ میں پہونچا دیا۔

حضرت سمرہ بن جندب نے فرمایا: اسے ہر روز ایک قامت کے برابر دھنسایا جاتا ہے۔ مقاتل نے فرمایا۔ جب قارون ہلاک ہو گیا بنی اسرائیل کہنے لگے کہ موسیٰ نے اسے اس لئے ہلاک کیا ہے تاکہ اس کا مال اور گھر لے لو اللہ تعالیٰ نے تین روز کے بعد اس کا گھر اور مال بھی دھنسا دیا۔

فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُوْنَهُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ القصص ۸۱

پھر تو خدا کے سوا کوئی بھی جماعت ایسی نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود بچ سکا۔

اے اللہ! ہمارے گناہوں کی تاریکی اپنی معرفت کے نور سے دور کر دے ہم پر نظر فرما اور دشمنوں سے اعراض کر۔ ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ آمین۔

○

اکیانواں گناہ کبیرہ

بدسلوکی

ضعیف، غلام، لونڈی، بیوی، چوپایوں وغیرہ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ (النساء ۳۶)

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو قرابتداروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے اجنبی ہمسایہ سے پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمھارے قبضے میں ہوں احسان کا معاملہ رکھو یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

واحدی نے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا کے بارے میں فرمایا۔ مجھ کو احمد بن محمد بن ابراہیم نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انھوں نے فرمایا۔

ایک گدھے کی سواری پر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک حصول سعادت کیلئے حاضر خدمت ہوں اے

اللہ کے رسول! فرمایا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ نیز بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شرک نہ کرے۔ اسے عذاب نہ دے [1]

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے فرمایا :-

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا اے اللہ کے رسول مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر خواہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور وقت مقرر پر نماز کو مت ترک کر کیوں کہ یہ اللہ کا عہد ہے شراب مت پی اس لئے کہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے [2]

اور بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا سے مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے مہربانی، نرمی برتاؤ اور خوش کلامی سے۔ انھیں سخت جواب نہ دیا جائے نظر

---

[1] یہ حدیث صحیحین وغیرہ میں متعدد اسناد سے مذکور ہے۔ معلوم نہیں مصنف نے اسے ضعیف اور مجہول لوگوں سے کس طرح روایت کیا۔

[2] منذری نے ترغیب میں اس کے مثل کئی حدیثیں نقل کی ہیں ان میں سب سے قریب تر احمد اور طبرانی کی حدیث معاذ ہے کہا کہ احمد کی سند صحیح ہے اگر عبدالرحمن بن جبیر اور معاذ کے درمیان انقطاع نہ ہو کیونکہ ان کا سماع ثابت نہیں نیز طبرانی اوسط کی حدیث متابعات میں اس کی سند قابل قبول ہے۔ طبرانی کی امیمہ والی روایت اس کی سند میں یزید بن سنان رہاوی ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی میں ابوالدرداء کی حدیث اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے (ترغیب)

تیکھی نہ کی جائے آواز بلند نہ کی جائے بلکہ ان کے سامنے ایسے ہو جیسے کوئی غلام اپنے آقا کے سامنے ہوتا ہے۔ اور قرابت مندوں کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے یتیموں کے ساتھ نرمی برتی جائے ان سے قریب ہو کر ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا جائے۔ مسکینوں کے ساتھ بھلائی کی جائے انھیں کچھ دے کر اور بھلے طریقے سے رخصت کر کے اور قرابت مند پڑوسی کے ساتھ قرابت کا حق ادا کیا جائے اور پڑوس کا نیز اسلام کا بھی اور اجنبی پڑوسی کے ساتھ سلوک کیا جائے جس سے کوئی قرابت مندی نہ ہو جس کے خاندانی دور اور اجنبی ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

> جبریل مجھے برابر پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید اسے وراثت کا حق دار بنایا جائے گا[1]

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

> پڑوسی قیامت میں پڑوسی کا دامن گیر ہوگا کہے گا اے رب تو نے میرے اس بھائی پر کشادگی اتاری یہ میرے قریب تھا میں شام کو بھوکا سوتا تھا اور یہ آسودہ ہو کر۔ اس سے پوچھ لے کہ یہ اپنا دروازہ مجھ سے کیوں بند رکھتا تھا اور اپنی کشادگیوں سے مجھے کیوں محروم رکھتا تھا۔

وَالصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ کے بارے میں حضرت ابن عباس اور مجاہد نے فرمایا کہ رفیق سفر مراد ہے اس کا حق پڑوس اور رفاقت کا ہے اور اِبْنُ السَّبِیْلِ سے مراد کمزور آدمی ہے اس کے ساتھ مہربانی لازم ہے تا آں کہ اپنی منزل مقصود کو

---

[1] ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بروایت عائشہ روایت کیا ہے بخاری مسلم اور ترمذی نے بروایت ابن عمر نقل کیا احمد نے جید سند سے روایت کیا ہے اسکے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں اسکے راوی انصار کے ایک آدمی ہیں (ترغیب)

پہونچ جائے ابن عباس نے فرمایا وہ مسافر ہے اسے ٹھہراؤ کھانا کھلاؤ جب تک کہ وہ تم سے جدا نہ ہو جائے وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مراد غلام ہے اس کے کھانے کا اچھا انتظام رکھو اس کی غلطیوں کو معاف کردو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مُخْتَالاً فَخُوْرًا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مختال سے مراد وہ خود پسند انسان ہے جو اللہ کے حقوق ادا نہ کرے اور فخور وہ ہے جو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں اور عظمتوں سے اس کے بندوں پر فخر کرے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک جوان تم سے پہلے جامۂ فخر میں ناز و نخرے سے چلتا تھا اچانک زمین نے اسے نگل لیا اب وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔

حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:

جو آدمی تکبر سے زمین میں کپڑے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ اسے واحدی نے ذکر کیا ہے [۱]

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں عین سفر آخرت کے وقت نماز اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی آپ نے فرمایا:

اللہ اللہ نماز کی پابندی کرو اور غلام اور لونڈیوں کی خبر گیری کرو [۲]

حدیث میں آیا ہے:۔

اچھی عادت سعادت مندی ہے اور بری عادت بدبختی ہے۔

---

[۱] بخاری، مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

[۲] ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت علی بن ابی طالب۔

آپ نے فرمایا :

بری عادت والا جنت میں داخل نہیں ہوگا [۱]

حضرت ابومسعود فرماتے ہیں۔

میں ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی۔ اے ابومسعود جتنا تو اس غلام پر قادر ہے اللہ تیرے اوپر اس سے زیادہ قادر ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اس کے بعد میں کبھی اپنے کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خوف سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا ایک روایت ہے میں نے کہا یہ خدا کے نام پر آزاد ہے آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو قیامت میں جہنم کی آگ تمہیں جھلسا دیتی۔ مسلم

مسلم نے ابن عمر کی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے اپنے غلام کو بن کئے کی سزا دی یا اسے طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب دے گا جو دنیا میں دوسروں کو عذاب دیتا ہے،

ایک حدیث میں ہے :-

---

[۱] ابوداؤد اور احمد نے بعض بن رافع بن مکیث سے روایت کیا ہے لیکن ان سے سماع ثابت نہیں ابوداؤد نے حارث بن رافع بن مکیث عن النبیؐ کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

جس نے ظلم سے کسی کو کوڑا مارا قیامت میں اس سے پوچھ گچھ ہوگی [۱]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ہم خادم کو کتنا معاف کریں ؟ فرمایا دن بھر میں ستر مرتبہ [۲]

ایک دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں مسواک تھی آپ نے اپنے ایک خادم کو بلایا اس نے آنے میں سستی کی آپ نے فرمایا اگر قصاص کی حد کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس مسواک سے تجھے مارتا [۳]

حضرت ابوہریرہ کے پاس ایک حبشی لونڈی تھی ایک دن اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا :-

اگر حد قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں تجھے اس کے ذریعہ مار کر بے ہوش کر دیتا لیکن اب میں تجھے ایسے کے ہاتھ بیچ دوں گا جو مجھے تیری پوری قیمت ادا کرے جا اللہ کے لئے تو آج سے آزاد ہے ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اس نے کہا میں نے اپنی لونڈی کو " اے زانیہ " کہہ دیا ہے ۔ آپ نے فرمایا :-

کیا تو نے یہ بات اس میں دیکھی ہے ؟ عورت نے کہا نہیں ! فرمایا وہ قیامت میں تجھ سے اس کا بدلہ طلب کرے گی وہ لونڈی کے پاس گئی اسے کوڑا دیا اور کہا مجھے اس سے مار لونڈی نے انکار کیا تو عورت

---

[۱] بزار اور طبرانی نے حسن سند سے روایت کیا ہے ۔

[۲] ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا حسن غریب ہے ۔ ترمذی کے بعض نسخوں میں بروایت عبداللہ بن عمر حسن صحیح ہے (ترغیب)

[۳] احمد نے جید سند سے اور طبرانی نے بروایت ام سلمہ نقل کیا ہے ۔

نے اسے آزاد کر دیا پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کی آزادی کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: اب ممکن ہے [1]
یعنی ممکن ہے کہ آزاد کرنا تیری تہمت کا کفارہ بن جائے۔

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس نے اپنے خادم کو تہمت لگائی اور وہ اس سے بری ہے تو قیامت میں اس کو حد کے کوڑے مارے جائیں گے الایہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اس نے کہا تھا [2]

حدیث میں ہے۔
غلام کو اس کا کھانا کپڑا دو اس پر ایسا بار نہ ڈالو جسے وہ اٹھا نہ سکے [3]

رحلت کے وقت آپ نے وصیت فرمائی۔
اللہ اللہ نماز کی نگہبانی اور لونڈی غلام کے ساتھ رحم کرو انھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انھیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو انھیں کام کا ایسا بوجھ نہ دو جسے وہ برداشت نہ کر سکیں اگر ایسا کام دو تو ان کی مدد کرو۔ اللہ کی مخلوقات کو عذاب نہ دو اسی نے تمھارے تابع کیا ہے اگر چاہے تو تمھیں ان کے تابع کر دے [4]

---

[1] حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے منذری نے تعاقب کیا کہ اسمیں ملک بن ہارون متروک ہے [2] بروایت ابوہریرہ کہا کہ حسن صحیح ہے (ترغیب) [3] مسلم بروایت ابوہریرہ صحیح ابن حبان میں اتنا زیادہ ہے کلفتموھم فاعینوھم ولا تعذبوا عباد اللہ خلقا امثالکم (ترغیب) [4]

[4] طبرانی نے زید بن حارثہ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اس کی سند میں عاصم بن عبید اللہ ہیں جن پر بعضوں نے کلام کیا ہے ترمذی نے صحیح کہا ہے حاکم نے کہا متابعات میں کوئی ضرر نہ دے گا۔ منذری نے ترغیب میں کہا اسکا شاہد بروایت علی ابوداؤد میں ہے اور ابن ماجہ میں بروایت ام سلمہ ضعیف سند سے مروی ہے طبرانی میں کعب بن مالک سے عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید کے طریق سے انھوں نے توثیق کی ہے اور کہا کہ متابعات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جس وقت حضرت سلمان فارسی مدائن کے گورنر تھے کچھ لوگ ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ آٹا گوندھ رہے ہیں لوگوں نے کہا لونڈی کو آپ گوندھنے کے لئے کیوں نہیں دے دیتے فرمایا: ہم نے اسے ایک کام پر لگایا ہے ہمیں یہ پسند نہیں کہ اس پر دوسرا کام بھی لاد دیں۔ بعض سلف کا قول ہے غلام کو ہر خطا پر مت مارو بلکہ اسے یاد رکھو جب اللہ کی نافرمانی کرے تو اسے مار لگاؤ اور اسے سابقہ خطا بھی یاد دلاؤ۔

فصل

غلام یا لونڈی کے ساتھ سب سے بڑی بدسلوکی یہ ہے کہ لڑکے یا بھائی کو آپس میں جدا کر دیا جائے کیوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جس نے ماں اور بیٹے میں جدائی ڈالی اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے اور اس کے دوستوں میں جدائی ڈالے گا ؎۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو سگے بھائی غلام عطا فرمائے جن میں سے ایک کو میں نے بیچ دیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لوٹا لو اسے لوٹا لو۔

نیز غلام یا لونڈی یا مویشی کو بھوکا رکھنا بھی عظیم بدسلوکی میں شامل ہے آپ نے فرمایا ہے۔

آدمی کے گنہ گار ہونے کے لئے کافی ہے کہ اپنے غلام کی روزی بند کر دے ؎۲

؎۱ ترمذی نے بروایت ابوایوب کہا ہے کہ حسن غریب ہے دارقطنی اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

؎۲ مسلم بروایت عبداللہ بن عمرو۔ (ترغیب)

نیز چوپایوں کو شدید مار لگانا یا انھیں باندھ رکھنا اور ان کی نگرانی نہ کرنا یا طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ لادنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں وارد ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۔ الانعام ۳۸

زمین پر چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو یہ سب تمھاری ہی طرح کی مخلوق ہیں۔

کہا گیا ہے کہ قیامت میں لوگوں کے مجمع میں انھیں لایا جائے گا اور ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ دلایا جائے گا اور چیونٹی کو چیونٹی سے بدلے کے لئے لایا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا کہ مٹی ہو جاؤ اسی وقت کافر کہے گا: اے کاش میں پہلے ہی مٹی ہو جاتا۔

یہ حدیث چوپایوں کے درمیان عدل کی دلیل ہے نیز چوپایوں اور انسانوں کے مابین حتیٰ کہ کسی آدمی نے اگر کسی چوپائے کو ناحق مارا ہوگا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا ہوگا یا طاقت سے زیادہ کام لیا ہوگا تو قیامت میں اس انسان سے اپنے ظلم اور بھوک و پیاس کے مطابق بدلہ لے گا۔ اس کی دلیل صحیحین کی وہ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے۔

ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب ہوا جسے اس نے باندھ رکھا تھا بلی بھوک سے مرگئی نہ اسے کھلایا نہ پلایا اسے باندھے رکھا اسے اس لئے کبھی نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے چن لے۔

صحیح میں ہے:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو جہنم میں لٹکے ہوئے دیکھا

اور بلی اس کے چہرے اور سینے پر پنجے مار رہی ہے اسے اسی طرح عذاب
دے رہی ہے جیسے عورت نے بلی کو دنیا میں باندھ کر اور بھوکے رکھ
کر دیا تھا اسی طرح تمام حیوانوں کا معاملہ بھی ہوگا لے
نیز اگر طاقت سے زیادہ بوجھ لادا ہوگا تو اس کا بدلہ بھی وہ چوپایہ لیگا
جیسا کہ صحیحین میں وارد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
ایک آدمی ایک گائے ہانک رہا تھا پھر اس پر سوار ہوا اور اسے مارا
گائے نے کہا ہم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں ہم تو کھیتی کے لئے پیدا
کئے گئے ہیں۔
اس گائے کو اللہ نے قوت گویائی دی اور تکلیف سے بچنے کی خاطر
اس نے کلام کیا کہ اس کام کے لئے استعمال نہ کیا جائے جس کے لئے مجھے پیدا
نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا جو انسان اسے طاقت سے زیادہ تکلیف دے گا
یا بلاوجہ مارے گا تو قیامت میں وہ اپنا بدلہ ضرور لے گا۔
ابو سلیمان درانی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ گدھے پر سوار ہوا اور اسے دو
یا تین مرتبہ مار لگائی اس نے اپنا سر اٹھایا میری طرف دیکھ کر بولا اے ابو سلیمان
قیامت میں یہی میرا قصاص ہے اگر آپ چاہیں تو کم کیجئے یا چاہیں تو زیادہ کیجئے
میں نے کہا اب کبھی نہ ماروں گا۔
حضرت ابن عمرؓ کچھ قریشی بچوں کے پاس گذرے جنھوں نے ایک چڑیا باندھ
رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے جو تیر خطا کر جاتا تھا وہ پرندے کے
مالک کو دے دیتے تھے۔ جب حضرت ابن عمر کو دیکھا تو سب ادھر ادھر بکھر گئے

لے صحیح بخاری بروایت اسماء بنت ابوبکر (ترغیب)

فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ جس نے یہ کیا ہے وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے [1]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو مار ڈالنے کے لئے باندھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ خواہ وہ ایسے جاندار کیوں نہ ہوں جنھیں مارنے کی شرعی اجازت ہے مثلاً سانپ، بچھو، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا، انھیں عذاب دے کر نہیں بلکہ یک وقت مار ڈالا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہے۔

جب تم مارو تو بھلے طریقے سے مارو اور جب ذبح کرو تو بھلے طریقے سے ذبح کرو۔ ذبح سے پہلے چھری تیز کر لی جائے اور ذبیحے کو آرام پہونچایا جائے [2]

اور جانور کو آگ میں نہ جلایا جائے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دو لیکن آگ سے صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے اس لئے جب تم ان دونوں کو پاؤ تو جلانے کے بجائے قتل کر دو [3]

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے۔

---

[1] بخاری مسلم بروایت ابن عمر (ترغیب)

[2] مسلم جامع ترمذی بروایت شداد بن اوس اور ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے اسی طرح اطراف مزی میں مذکور ہے منتقی میں ہے اسے احمد مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔

[3] صحیح بخاری بروایت ابوہریرہ رضؓ

ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے وہاں گوریا جیسی چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے ان بچوں کو ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا آکر شور کرنے لگی اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے۔ آپ نے فرمایا: بچے لے کر اس چڑئے کو کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کو اس کے بچے لوٹا دو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کا مکان دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا آپ نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم لوگوں نے کہا کہ ہم نے! آپ نے فرمایا کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کو آگ سے عذاب دے سوائے آگ پیدا کرنے والے کے [1]

اس میں آگ کے ذریعہ کسی کو تکلیف دینے کی صریح ممانعت ہے خواہ وہ جوں یا پسو جیسی حقیر چیز کیوں نہ ہو۔

فصل

بلا وجہ کسی جاندار کو مار ڈالنا شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جس کسی نے کوئی گوریا ماری ہوگی وہ قیامت میں فریاد کرے گی کہ اے رب اس سے پوچھ، اس نے مجھے بیکار کیوں مارا؟ اس نے مجھے کسی منفعت کے لئے نہیں مارا تھا [2]

---

[1] سنن ابوداؤد بروایت ابن مسعود۔

[2] نسائی ابن حبان بروایت شرید رضی اللہ عنہ۔

بچے نکالنے کے ایام میں چڑیئے کا شکار کرنا مکروہ اور ناجائز ہے۔ جیسا کہ ایک اثر میں آیا ہے نیز ماں کے سامنے کسی جاندار کو ذبح کرنا بھی ناجائز ہے حضرت ابراہیم بن ادہم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک بچھڑا اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تو اللہ نے اس کا ہاتھ سکھا دیا۔

فصل

غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت ہے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کوئی مومن گردن آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی۔ بخاری

حضرت ابوامامہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا وہ جہنم سے اس کی آزادی کا سبب ہوگا اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کی آزادی کا سبب ہوگا اور جو مسلمان دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے گا وہ دونوں اس کی جہنم سے آزادی کا سبب بنیں گی۔ ان دونوں کے ہر دو عضو اس کے عضو کی آزادی کا سبب ہوں گے اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو وہ جہنم سے اس کی آزادی کا سبب ہوگی اس کا ہر عضو جہنم سے اس کی آزادی کا سبب ہوگا۔ ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

اے اللہ ہمیں کامیاب جماعت اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

باونواں گناہ کبیرہ

پڑوسی کو اذیت دینا

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم اللہ کی وہ صاحب ایمان نہیں ہوسکتا قسم اللہ کی وہ صاحب ایمان نہیں ہوسکتا! پوچھا گیا اے اللہ کے رسول کون؟ فرمایا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو[1]

ایک روایت میں ہے وہ شخص جنت میں نہیں جاسکتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو[2]

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپؐ نے تین باتوں کا تذکرہ فرمایا۔

یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے جب کہ وہ تمھارا خالق ہے اور اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کر دے کہ تیرے کھانے میں شریک ہوگا اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے[3]

حدیث میں آیا ہے۔

---

[1] بروایت ابوہریرہ احمد نے زیادہ کیا قالوا یارسول اللہ وما بوائقہ قال "شرہ" (ترغیب)

[2] مسلم بروایت ابوہریرہ

[3] بخاری مسلم ترمذی اور نسائی بروایت ابن مسعود (ترغیب)

جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے[1]

پڑوسی تین طرح کے ہیں (۱) مسلم پڑوسی جو قرابت، اسلام، اور پڑوس تینوں حقوق رکھتا ہو (۲) مسلم پڑوسی جو اسلام اور پڑوس کا حق رکھتا ہو۔ (۳) کافر پڑوسی جو صرف پڑوس کا حق رکھتا ہو۔

حضرت ابن عمر کا ایک یہودی پڑوسی تھا جب بکری وغیرہ ذبح کرتے تو فرماتے۔

اس میں سے کچھ حصہ ہمارے یہودی پڑوسی کو بھی دے آؤ[2] مروی ہے۔

محتاج پڑوسی قیامت میں مالدار پڑوسی سے الجھے گا اور کہے گا اے رب اس سے پوچھ کہ اس نے اپنے صدقات سے مجھے کیوں محروم کیا اور اپنا دروازہ میرے لئے کیوں بند کیا ہے[3]

پڑوسی کو چاہیئے کہ پڑوسی کی تکلیف برداشت کرے یہ بھی اس کے ساتھ احسان کا ایک طریقہ ہے۔

ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھ کو جنت میں پہونچا دے آپ نے فرمایا تم احسان کرنے

---

[1] بخاری مسلم بروایت ابو ہریرہ [2] ابو داؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے آخر میں کہا سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ یورثہ۔ منذری نے کہا یہ مرفوع متن کئی طرق اور متعدد صحابہ سے مروی ہے (ترغیب)

[3] اصبہانی نے ترغیب ترہیب میں ابن عمر سے روایت کیا منذری نے اسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا۔ (ترغیب)

والے بن جاؤ اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں کیسے سمجھوں گا کہ میں محسن ہوں فرمایا اپنے پڑوسیوں سے پوچھو اگر وہ کہہ دیں کہ تو احسان کرنے والا ہے تو تو محسن ہے اور اگر کہیں کہ تو بدخلق ہے تو تو واقعی بدخلق ہے۔ بیہقی بروایت ابوہریرہ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا۔

اپنے مال اور اہل وعیال کے ڈر سے جو آدمی اپنے پڑوسی کے لئے دروازہ بند کرے گا وہ مومن نہیں ہے اور وہ بھی مومن نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو [۱]

روایت کیا گیا ہے۔

دس عورتوں سے زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرنے کی نسبت آسان ہے دس گھروں میں چوری کرنا اپنے پڑوسی کے گھر میں چوری کرنے سے آسان ہے [۲]

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے فرمایا۔

ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جو اپنے پڑوسی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور صبر سے کام لو۔ وہ پھر آپ کے پاس دو یا تین مرتبہ آیا آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنا سامان گھر سے نکال کر راستے میں ڈال دو اس نے ایسا ہی کیا پھر لوگ اسے دیکھتے اور اس کی حالت معلوم کرتے وہ پڑوسی کے ساتھ اپنے معاملے کی خبر دیتا اس طرح

---

[۱] خرائطی نے مکارم الاخلاق میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے۔

[۲] احمد نے روایت کیا اسکے راوی ثقہ ہیں طبرانی نے کبیر و اوسط میں مقداد بن الاسود سے روایت کیا۔ (ترغیب)

لوگ پڑوسی کو لعنت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرے! اسے بددعا دینے لگے آخر پڑوسی آیا اور کہا اے بھائی اپنے گھر لوٹ چلو اب آئندہ تم کوئی ناپسندیدہ بات اپنے حق میں نہیں پاؤ گے

پڑوسی کی تکلیف برداشت کرنی چاہیئے خواہ وہ ذمی کیوں نہ ہو۔ سہل بن عبداللہ تستری سے مروی ہے کہ ان کا ایک ذمی پڑوسی تھا جس کی چھت سے ان کے ایک مکان میں گندگی بہہ کر آتی تھی وہ اس کے نیچے ایک بڑا برتن رکھ دیتے تھے اور رات کو جب کوئی اسے دیکھ نہ سکے پھینک دیتے تھے اسی طرح ایک لمبے وقت تک ہوتا رہا چنانچہ سہل کے انتقال کا وقت جب قریب ہوا تو مجوسی پڑوسی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اس گھر میں جاؤ اس نے جاکر دیکھا کہ گندگی ایک برتن میں گر رہی ہے اس نے کہا یہ دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہے! سہل نے کہا ایک لمبی مدت سے یونہی تمہاری چھت سے میرے گھر میں یہ گندگی گر رہی ہے میں دن میں اسے برتن میں اکٹھا کر کے رات کو ڈال دیتا ہوں۔ اگر میرا وقت قریب نہ ہوتا اور یہ خوف نہ ہوتا کہ مبادا دوسرے کا اخلاق اسے گوارا نہ کرے تو میں تجھے اس کی خبر نہ کرتا۔ لہذا تم جیسا سوچو کرو۔

مجوسی نے کہا اے شیخ آپ ایک لمبے عرصے سے میرے ساتھ یہ معاملہ کر رہے ہیں اور میں کفر پر قائم ہوں؟ اپنا ہاتھ لائیے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔ پھر سہل کا انتقال ہو گیا رحمہ اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اخلاق نیک اعمال حسن گفتار کی توفیق دے ہمارا انجام بخیر کرے وہ بڑا سخی کریم اور مہربان ہے ؛

○

ترپنواں گناہ کبیرہ

مسلمانوں کو تکلیف پہونچانا اور بدکلامی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ الاحزاب ۵۸

جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قابل ملامت کام کے ایذا دیتے ہیں وہ بہت بڑا بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھاتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ الحجرات ۱۱

اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو کوئی قوم کسی قوم کا تمسخر نہ کرے دور نہیں کہ وہی قوم بسبب نیک عملی کے ان سے اچھی ہو اور نہ عورتیں دوسری قوم کی عورتوں سے مسخری کریں عجب نہیں کہ وہی اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دیا کرو اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان داری کے بعد کسی کیلئے برے القاب کا استعمال بہت معیوب ہے جو لوگ توبہ نہ کریں گے وہی ظالم ہوں گے تم ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو اور آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
قیامت میں سب سے برا مقام اس کا ہوگا جسے لوگوں نے اس کی بدکلامی سے بچتے ہوئے چھوڑ دیا ہے [۱]

آپ نے فرمایا :-
اے بندگان خدا اللہ نے تنگی اٹھالی ہے سوائے اس کے جو اپنے بھائی کی عزت سے کھیلے یہی وہ شخص ہے جو تنگی میں پڑتا ہے اور ہلاک ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے۔
ہر مسلمان پر مسلمان کا مال اس کا خون اس کی عزت حرام ہے [۲]

آپ نے فرمایا :-
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اسے ذلیل نہ کرے [۳] اسے بے عزت نہ کرے آدمی کے برا بننے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو رسوا کرے۔ اسی میں ہے مسلمان کو گالی دینا بد دینی اور اس کا قتل کرنا کفر ہے [۴]

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔
کہا گیا اے اللہ کے رسول فلاں عورت تہجد گزار اور روزہ شعار ہے لیکن اس کی زبان پڑوسیوں کو تکلیف پہونچاتی ہے آپ نے فرمایا

---

[۱] متفق علیہ بروایت عائشہ لفظ بخاری (کتاب الادب) کا ہے۔

[۲] مسلم ترمذی بروایت ابوہریرہ

[۳] مسلم وغیرہ بروایت ابوہریرہ

[۴] متفق علیہ بروایت ابن مسعود۔ تخریج الاحیاء

اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ جہنم میں جائے گی۔ حاکم نے صحیح کہا ہے[1]

حدیث میں ہے۔

اپنے گذرے ہوئے لوگوں کی بھلائیاں یاد کرو اور ان کی برائیوں سے رک جاؤ[2]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی کو کفر سے خطاب کیا یا کہا اے اللہ کے دشمن اور وہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو وہ بات اسی پر لوٹ آئے گی[3]

آپ نے فرمایا۔

سیرِ آسمان کی رات میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے ہیں اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچتے ہیں میں نے کہا۔ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے[4]

فصل

مسلمانوں چوپایوں اور دیگر جانداروں میں فساد پیدا کرنا اور لڑانا اسکی

---

[1] ابن حبان احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

[2] حاکم نے صحیح کہا ہے (رسالہ صغریٰ)

[3] بخاری مسلم بروایت ابوذر

[4] ابوداؤد بروایت انس بعض نے مرسلا ذکر کیا (ترغیب) عراقی نے کہا کہ سند زیادہ صحیح ہے۔ تخریج الاحیاء۔

ممانعت صحیح حدیثوں میں وارد ہے آپؐ نے فرمایا :-

شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نمازی اس کی عبادت کریں لیکن انھیں آپس میں لڑانے سے مایوس نہیں ہے

جو شخص دو انسانوں میں جھگڑا ڈلوائے اور اذیت پہونچانے والی باتیں ادھر سے ادھر کرے وہ چغل خور شیطان کا ساتھی اور بدترین لوگوں میں سے ہے

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

سنو! میں تمھیں شریر ترین لوگوں کی خبر دیتا ہوں لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ارشاد - آپ نے فرمایا تم میں مفسد ترین لوگ وہ ہیں جو چغل خوری کرنے والے ، دوستوں میں بگاڑ پیدا کرنے والے ، مشقت یا دوری تلاش کرنے والے [1]

آپ نے فرمایا :

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا [2]

چوپایوں اور جانوروں اور چڑیوں کا آپس میں لڑانا حرام ہے جیسے مرغ ، مینڈھے ، کتے وغیرہ کی لڑائی کرانا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ایسا کرنے والا اللہ و رسول کا نافرمان ہے - نیز شوہر کی طرف سے بیوی اور مالک کی طرف سے غلام کے دل میں بدگمانی اور فساد پیدا کرنا بھی اس میں شامل ہے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

---

[1] احمد بروایت عبدالرحمٰن بن غنم اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے جس کے بارے میں کلام ہے بقیہ رجال اسناد صحیح میں قابل حجت ہیں - ترغیب

[2] متفق علیہ بروایت حذیفہ ، عراقی

وہ شخص ملعون ہے جو عورت کو شوہر کیلئے اور غلام کو آقا کے لئے باعث ناخوشگواری بنادے ؎۱

فصل

لوگوں میں اصلاح کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○ النساء ۱۱۴

لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر بھلائی نہیں ہوتی۔ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کیلئے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لئے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کیلئے ایسا کریگا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔

مجاہد نے فرمایا یہ آیت عام لوگوں کو شامل ہے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی آپس میں سرگوشیاں اور گفتگوئیں بھلی نہیں ہیں سوائے ان کے جن کا تعلق بھلے اعمال سے ہو۔معروف سے مراد حضرت ابن عباس نے فرمایا صلہ رحمی ہے اور اللہ کی اطاعت ہے اور تمام بھلے کاموں کو معروف کہا جاتا ہے کیوں کہ انسانی عقلیں انھیں جانتی ہیں اور "اصلاح بین الناس" وہ فریضہ ہے جس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

؎۱ ابوداؤد بلفظ لیس منا من خبث الخ بروایت ابوہریرہ نسائی اور ابن حبان میں اس کا شاہد احمد اور بزار میں بریدہ کی روایت ہے اور جابر سے مسلم کی روایت ہے۔

نے صحابہ کو کثرت سے ابھارا ہے آپ نے حضرت ابوایوب انصاری سے فرمایا۔

سنو! میں تمھیں ایسا صدقہ بتاتا ہوں جو تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ کہا اے اللہ کے رسول ارشاد! فرمایا جب لوگ آپس میں بگاڑ کرلیں تو ان میں تم اصلاح پیدا کرو اور جب آپس میں دوری ڈالدیں تو ان میں قربت پیدا کرو ؎۱

حضرت ام حبیبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آدمی کی تمام بات چیت کا اثر اسی پر آنے والا ہے نہ کہ اس کے لئے فائدہ مند ہے سوائے اس بات کے جو بھلائیوں کے حکم برائیوں سے ممانعت یا اللہ کی یاد میں کہی گئی ہو ؎۲

مروی ہے کہ ایک آدمی نے سفیان سے کہا: یہ حدیث کس قدر سخت ہے سفیانؒ نے فرمایا کیا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا ہے لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف حدیث بعینہٖ اسی کی توضیح ہے۔

حدیث میں ہے۔

وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے اور اس کے لئے بھلائی کی بات پہنچائے یا بھلی بات کہے۔ بخاری

حضرت ام کلثوم فرماتی ہیں:۔

؎۱ بزار طبرانی بروایت انس منذری نے ترغیب میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ حدیث کو روی کے لفظ سے شروع کیا ہے اور آخر میں سکوت کیا ہے اور یہ چیز انکے یہاں ضعف کی علامت ہے

؎۲ ابن ماجہ ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا غریب ہے جو صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت ہی سے ہے منذری نے کہا اسکے روات ثقہ ہیں محمد بن یزید میں کلام ہے جو قادح نہیں ہے، وہ نیک شخص ہیں۔ ترغیب۔

میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپس میں بات چیت کے سلسلے میں سوائے تین موقعوں کے رخصت دیتے ہوئے نہیں دیکھا (۱) لڑائی میں (۲) آپس میں اصلاح کے لئے (۳) مرد کی بیوی سے بات اور بیوی کی بات مرد سے ؎۱

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں :-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بنی عمرو بن عوف میں آپس میں کچھ بگاڑ ہے آپ ان میں صلح کے لئے نکلے آپ کے ساتھ کچھ صحابہ بھی تھے ۔ بخاری

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں :-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کام نماز کی طرف چلنے یا لوگوں کے درمیان صلح کے لئے جانے یا مسلمانوں میں جائز معاہدے سے بہتر نہیں ہے ؎۲

آپ نے فرمایا :

جو آدمی دو آدمیوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ اس کے معاملے کو درست فرما دے گا اور اس کی ہر بات کے بدلے جو اس نے کہی ہو گی ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا اور اس شان سے لوٹے گا کہ اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے گئے ہوں گے ؎۳

اے اللہ تو ہمارے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ فرما تو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے ۔

؎۱ مسلم ۔ تخریج الاحیاء ؎۲ اصبہانی ۔ منذری نے ضعف کی طرف اشارہ کیا ۔

؎۳ اصبہانی بروایت انس جو بہت غریب ہے منذری

چورنواں گناہ کبیرہ

بندگانِ خدا کو اذیت دینا اور ان پر دست درازی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۞ الاحزاب ۵۸

جو لوگ مسلمان مردوں عورتوں کو بغیر کسی قابل ملامت کام کے ایذا دیتے ہیں وہ بہت بڑا بہتان اور صریح گناہ کا بار اپنی گردن پر اٹھاتے ہیں ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

نیز فرمایا:

وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ الشعراء ۲۱۵

اور جو ایمان والے تیرے تابع ہیں اپنا پہلو نرم رکھ۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے مجھ سے جنگ کی ٹھانی۔ یعنی میں نے اسے بتا دیا کہ میں اس سے جنگ کرنے والا ہوں [۱]

حدیث میں ہے:

ایک مجلس میں ابوسفیان رضؓ حضرت سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس

---

[۱] بخاری نے روایت کیا اس کی سند میں خالد بن مخلد قطوانی ہیں۔

آئے انھوں نے کہا . . . . . . اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن پر استعمال نہیں ہوئیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ بات شیخ قریش سے کہتے ہو؟ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس گفتگو کی خبر دی تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر شاید تم نے انھیں ناراض کر دیا ہوگا۔ حضرت ابوبکر ان کے پاس آئے اور فرمایا اے میرے بھائیوں میں نے تمھیں ناراض کر دیا! انھوں نے کہا نہیں! اللہ تمھاری مغفرت کرے اے ہمارے بھائی۔

فصل

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

الکہف ۲۸

اور جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں صرف اسی کی رضاجوئی کے لئے تو ان کے ساتھ دل بستگی رکھا کر۔

یہ آیت فقراء صحابہ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے غریب صحابہ ایمان لائے نیز ہر نبی کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ رسول اکرم اپنے غریب صحابہ مثلاً سلمان، صہیب، بلال، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم وغیرہ کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ مشرکین نے حیلے سے ان صحابہ کو وہاں سے علیحدہ کرنا چاہا اور کچھ مشرک رؤسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ کیا تم رئیسوں اور شریفوں کو اپنا ہم نشین نہیں بناؤ گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

جب مشرکین ان کی علیحدگی کے بارے میں مایوس ہو گئے تو کہا اے محمد اگر تم

انھیں علیحدہ نہیں کرتے ہو تو ایک دان انھیں موقع دو اور ایک دن ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (الیٰ) وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور صرف اسی کی رضا جوئی چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ دل بستگی دکھا کر۔ اور ان کو چھوڑ کر دنیا کی زینت کا ارادہ کرتا ہوا دوسری طرف التفات نہ کر (آگے فرمایا) تو کہہ دے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آپہونچی ہے پس جو چاہے ایمان لاوے اور جو چاہے کافر بنے۔

یعنی ان دنیا داروں کی صحبت کے لئے غریب صحابہ سے اپنی توجہ مت ہٹاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقراء کی تعظیم اور عزت فرماتے تھے۔

پچپنواں گناہ کبیرہ

تہ بند کا گھسیٹنا

پاجامہ۔ کپڑا۔ جبہ۔ قبا۔ شلوار وغیرہ خود پسندی ناز غرور اور فخر سے زمین پر گھسیٹ کر چلنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔ لقمان ۱۸

اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چلا کر اللہ تکبر اور فخر کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جہنم میں ہوگا [1]

آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو تہ بند گھسیٹ کر چلے [2]

---

[1] بخاری بروایت ابوہریرہ۔ ترغیب۔

[2] مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے بلفظ لا ینظر اللہ یوم القیامہ الی من جر ثوبہ خیلاء روایت کیا ہے اس کا شاہد ابوسعید کی حدیث ہے جو مالک نسائی ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان نے روایت کی ہے اور ابوہریرہ کی حدیث ہے مالک بخاری مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ (ترغیب)

آپ کا ارشاد ہے :

تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت میں کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور انھیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا تہ بند گھسیٹنے والا احسان جتانے والا جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔ ؎۱

حدیث میں ہے :-

ایک آدمی جامۂ فخر زیب تن کئے چل رہا تھا سر میں کنگھا کئے ہوئے چال میں غرور کہ اچانک اسے زمین نے دھنسا لیا وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔

آپ نے فرمایا :-

جس نے غرور سے اپنا جامہ گھسیٹا قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

ارشاد ہے :-

تہ بند اور عمامہ لٹکا کر اسے فخر سے گھسیٹ کر چلنے والے کی طرف قیامت میں اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا ؎۲

آپ نے فرمایا :

مومن کے لئے تہ بند باندھنے کا طریقہ آدھی پنڈلی تک ہے اور ٹخنوں

؎۱ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابوذر غفاری سے روایت کیا ہے۔

؎۲ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ بروایت ابن عمر اس کی سند میں عبدالعزیز بن ابوروادہے جمہور جس کی توثیق کرتے ہیں (ترغیب)

اور نصف پنڈلی کے درمیان کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا ؎[1]

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے فرمایا۔
ایک آدمی تہبند نیچے لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ وضو کرو وہ وضو کر کے آیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو ایک آدمی نے آپ سے کہا اے اللہ کے رسول کس سبب سے آپ نے اسے وضو کا حکم دیا آپ نے فرمایا وہ تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا ؎[2]

اور جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فخر سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول! میرا تہبند سرک جاتا ہے لیکن میں اسے دھیان میں رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو یہ حرکت غرور کے سبب کرتے ہیں ؎[3]

اے اللہ! اپنی مہربانی اور رحمت سے ہمارے ساتھ اچھا معاملہ فرما۔

؎[1] نسائی بروایت ابوہریرہ اس کا شاہد انس کی حدیث ہے جو احمد نے روایت کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں (منذری ترغیب)

؎[2] ابوداؤد نے روایت کیا ہے اس کی سند میں ابوجعفر مدنی ہیں منذری نے کہا اگر یہ محمد بن حسن ہیں تو ابوہریرہ سے ان کی روایت مرسل ہے اور اگر کوئی اور ہے تو اسے میں نہیں جانتا (ترغیب)

؎[3] بخاری مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے (منذری)

چھپنواں گناہ کبیرہ

مردوں کا ریشم پہننا اور سونا استعمال کرنا

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا [1]

یہ حکم فوجی ہوں یا ان کے علاوہ سب کے لئے عام ہے کیوں کہ آپؐ کا فرمان ہے۔

ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے [2]

حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے فرمایا :

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور ریشم اور دیباج کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے روکا ہے۔ بخاری۔

اس لئے جو مرد اس کا پہننا حلال سمجھے وہ کافر ہے ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استعمال خارش والے آدمی یا دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت قتال کرنے والوں کے لئے جائز بتایا ہے۔ زینت کیلئے ریشم کا استعمال تمام مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے خواہ قبا ہو یا کتان۔ نیز اگر اکثریت ریشم کی ہو تو ایسا

---

[1] ترمذی نسائی بروایت عمر بن خطاب (ترغیب)

[2] ابوداؤد، نسائی بروایت علی۔

کپڑا بھی حرام ہوگا۔ اسی طرح سونا کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے خواہ انگوٹھی ہو یا تلوار کا دستہ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے نکال دیا اور کہا جو کوئی جہنم کے شرارے کا ارادہ رکھے وہ اسے ہاتھ میں پہنے [۱]

ایسے ہی مردوں کے لئے زرتار کپڑا بھی حرام ہے۔ علمار نے بچوں کو ریشم پہنانے اور سونا استعمال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اجازت دی ہے اور دوسرے حضرات نے منع کیا ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بالکل عام ہے۔

یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

لہٰذا اس حکم میں بچہ بھی شامل ہے یہ مسلک امام احمدؒ وغیرہ کا ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے اعمال کی توفیق عطا فرمائے وہ بڑا سخی اور کریم ہے ؛
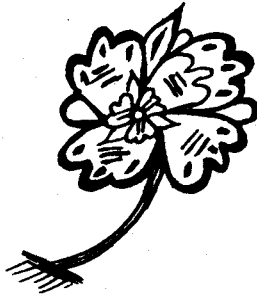
[۱] مسلم بروایت ابن عباس

ستانواں گناہ کبیرہ

غلام کا بھاگنا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

غلام جب مالک کے ہاں سے بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی [۱]

آپ نے فرمایا:

جو غلام بھاگ جائے تو اس سے ذمہ اٹھ گیا [۲]

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رض سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین طرح کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے بھاگا ہوا غلام تا آن کہ مالک کے پاس لوٹ آئے وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے نشے میں رہنے والا یہاں تک کہ ہوش میں آجائے [۳]

حضرت فضالہ بن عبید سے مرفوعاً روایت ہے۔

---

[۱] بروایت جریر (ترغیب) [۲] مسلم بروایت جریر

[۳] اس کی سند میں زہیر بن محمد ہیں جس میں کچھ کلام ہے اسے طبرانی نے اوسط میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے (منذری)

تین طرح کے لوگوں سے سوال وجواب نہ ہوگا۔ جماعت سے الگ ہونے والا اور امام کا نافرمان بھاگا ہوا غلام اور نافرمانی پر مرجانے والا وہ عورت جس کا شوہر لاپتہ ہو اور اس کے پاس بقدر کفایت روزی ہے پھر بھی وہ پردے کی حد توڑ دے[1]

یعنی اس عورت نے اپنی خوبصورتی کا اظہار کیا جس طرح اہل جاہلیت جو حضرت عیسیٰ اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان گذرے ہیں کرتے تھے جیسا کہ امام واحدی رح نے ذکر فرمایا ہے۔

اٹھاونواں گناہ کبیرہ

غیر اللہ کیلئے جانور ذبح کرنا

مثلاً کوئی کہے بسم الشیطان شیطان کے نام سے ذبح کرتا ہوں یا بسم الصنم بت کے نام سے ذبح کرتا ہوں یا بسم الشیخ فلاں یا فلاں پیر کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ — اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا

---

[1] ابن حبان نے صحیح میں بلفظ فخانتہ لعبدہ بجائے تبرجت کے روایت کیا ہے اسی طرح طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے حاکم کے لفظ میں خلفت کی جگہ برجت ہے اسی طرح مؤنتہ او آو منہ یسد [illegible]
(ترغیب)

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔ الانعام ۱۲۱ گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ۔

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۔ مائدہ ۳ اور وہ جو کسی استھان پر ذبح کیا گیا ہو۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ۔ "جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو"، اس سے مراد مردہ یا گلا گھٹا ہوا ہے کلبی نے کہا اس سے مراد وہ جانور ہیں جو غیر اللہ کیلئے ذبح کیے جاتے ہیں ۔ عطار نے کہا ان جانوروں کے گوشت استعمال کرنے سے منع کیا گیا جنہیں قریش اور عرب کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے ۔

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۔ الانعام ۱۲۱

ایسا کرنا فسق ہے شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک اعتراضات القاء کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے انکی اطاعت قبول کرلی تو یقیناً تم مشرک ہو ۔

یعنی وہ تمام جانور جو مردے ہوں جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ فسق اور دین وحق سے باہر ہیں ۔ شیطان انسانوں میں سے اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شبہے ڈالتا ہے اور باطل کی طرف سے جھگڑا کرنے پر آمادہ کرتا ہے جس طرح مشرکین مومنوں سے مردے کے بارے میں جھگڑتے تھے ابن عباس نے فرمایا : شیطان نے اپنے انسانی ساتھیوں کے پاس خبر بھیجی کہ تم کیا بتوں کے پجاری ہو جب کہ ان کا مارا ہوا نہیں کھاتے اور اپنا مارا ہوا کھاتے ہو ؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر مردوں کے حلال کرنے میں تم نے مشرکوں کی اطاعت کی تو مشرکوں میں سے ہو جاؤ گے ۔

زجاج نے فرمایا : اس آیت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام کرے گا ۔ اور حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرے گا ۔ وہ مشرک ہے ۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپ لوگوں نے اس مسلمان کا ذبیحہ کیسے حلال ٹھہرا دیا جس نے بسم اللہ نہ کہا ہو جب کہ یہ آیت حرمت کے بارے میں واضح دلیل ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مفسرین نے تمام لم یذکر اسم اللہ علیہ کی تفسیر مردے سے کی ہے اور اسے مسلمان کے بغیر بسم اللہ کے ذبیحے پر محمول نہیں کیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ مردے کو حرام بتانے کے ساتھ فرمایا کہ یہ فسق ہے جب کہ مسلمان کے بغیر بسم اللہ کے ذبیحے کو کھانے والا فاسق نہ ٹھہرایا جائے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ مشرکین کا جھگڑا مومنین سے اجماع مفسرین کے مطابق مردے کے بارے میں تھا نہ بغیر بسم اللہ کے ذبیحے کے سلسلے میں چوتھی بات یہ کہ شرک مردے کو حلال کرنے پر ہے نہ کہ بغیر بسم اللہ کے ذبح کرنے پر۔

ابو منصور نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا۔

اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جو مسلمان ہے اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے آپ نے فرمایا اللہ کا نام ہر مسلمان کی زبان پر ہے[1]

ابو منصور نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کا نام کافی ہے اگر ذبح کے وقت بھول گیا تو کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے اس کا نام لے پھر کھائے[2]

---

[1] طبرانی کی اوسط میں مروی ہے اس میں مروان بن سالم غفاری متروک ہے۔ مجمع الزوائد۔

[2] دارقطنی نے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی یعنی محمد بن سنان صدوق ہیں لیکن ضعیف الحفظ ہیں عبدالرزاق نے صحیح سند سے ابن عباس سے موقوفا روایت کیا ہے (بلوغ المرام سبل السلام)

عمرو بن ابو عمرو نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا:
کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارے پاس کچھ لوگ گوشت لے کر
آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں ؟
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لو اور اسے کھاؤ[1]
آپ نے فرمایا:
غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے کو اللہ نے لعنت کی ہے۔

انسٹھواں گناہ کبیرہ

باپ کے بجائے دوسرے کی طرف نسبت کرنا

حضرت سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف اپنی نسبت کی اور اس
کو اس بات کا علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے اس پر جنت حرام ہے
بخاری

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جو شخص اپنے باپ سے اعراض کریگا وہ کافر ہے (بخاری)

---

[1] مالک اور بخاری نے روایت کیا ہے (بلوغ المرام سبیل السلام للصنعانی)

اسی میں ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے سے نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

زیدؔ[۱] بن شریک فرماتے ہیں کہ:

میں نے حضرت علی کو منبر پر خطبہ دیتے ہوتے دیکھا آپ فرما رہے تھے واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی دوسری کتاب نہیں جسے ہم پڑھیں اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے اسے کھولا تو اس میں اونٹ کی عمر سے متعلق بیان اور کچھ زخموں کا تذکرہ تھا اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عیر سے ثور تک حرام ہے جو کوئی اس میں بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر قیامت تک اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا اور جو شخص اپنے مالکوں کے سوا دوسرے کو اپنا والی بنائے اس کے لئے بھی اسی کے مثل ہے اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے (بخاری)

حضرت ابوذر سے مروی ہے انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

غیر باپ کی طرف نسبت کرنے والا جب کہ وہ جانتا ہے کہ یہ کفر ہے ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے ایسے شخص کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیئے جس نے کسی شخص کو کلمۂ کفر سے پکارا یا کہا اے دشمنِ خدا اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہ بات اس پر لوٹ جائے گی:

اللہ ہمیں عافیت اور پناہ میں رکھے اور اپنی رضا کے اعمال کی توفیق دے۔

---

[۱] صحیح یزید ہے یعنی ابراہیم تیمی کے والد۔

ساٹھواں گناہ کبیرہ

جدال اظہار برتری اور جھگڑا کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

البقرہ ۲۰۴

انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمھیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے مگر وہ حقیقت میں بد ترین دشمن حق ہوتا ہے جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین پر اسکی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : المراء کے معنی ہیں کسی کے کلام کی تنقیص کرنا اس کی تحقیر کے لئے یا اپنی خوبی جتانے کے لئے ۔ الجدال سے مراد مسلک کو ثابت اور غالب کرنے کے لئے جھگڑا کرنا ۔ الخصومۃ سے مراد کسی بات میں جھگڑنا تاکہ اس سے مال وغیرہ حاصل کیا جائے یہ کبھی شروع کلام میں ہوتا ہے اور کبھی بطور اعتراض ہوتا ہے امام نووی نے فرمایا ۔ جدال کبھی حق کے لئے ہوتا ہے اور کبھی باطل کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ العنکبوت ۴۶

اور تم اہل کتاب سے مباحثہ نہایت شائستہ طریقہ سے کیا کرو ۔

نیز فرمایا :-

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔ — مباحثہ کی نوبت آئے تو نہایت عمدہ طریقے سے ان سے مباحثہ کیا کر۔

النحل ۱۲۵

مزید ارشاد ہے :-

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ۔ غافر ۴ — اللہ کی آیات کے بارے میں مباحثہ صرف کافر لوگ ہی کرتے ہیں :

نووی نے فرمایا کہ جدال اگر مبنی بر حق تو محمود اور پسندیدہ ہے اور اگر باطل کی طرف سے ہو اور بے علم کا جھگڑا ہو تو مذموم ہے اسی کے مطابق قرآن و احادیث کے نصوص وارد ہیں۔ بعض نے کہا کہ ہم نے خصومت سے بڑھ کر دین کو برباد کرنے والی مروت اور انسانیت کو ذلیل کرنے والی اور دل کو رنجیدہ کرنے والی بات کوئی نہ دیکھی۔

اگر کوئی کہے کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے خصومت ضروری ہے تو اس کا جواب امام غزالی رح کے الفاظ میں یہ ہے کہ وہ خصومت جس کی مذمت کی گئی ہے باطل اور بے علمی کی خصومت ہوتی ہے جیسے قاضی کا وکیل حق کو پہچانے بغیر اس کی پیروی اور وکالت کرنے لگتا ہے۔ اس مذمت میں وہ حق کا طلب کرنے والا بھی داخل ہے جو ساتھ میں جھگڑا جھوٹ تکلیف دہی اور مقابل پر حصول غلبہ کی کوشش کرتا ہے نیز وہ بھی جو مقابل کو زیر کرنے کے لئے محض عناد کی خاطر خصومت پیدا کرتا ہے۔

ایسا مظلوم شخص جو اپنی دلیل بطریق شرع پیش کرتا ہے نہ جھگڑتا ہے نہ حد سے تجاوز کرتا ہے نہ عناد اور تکلیف دہی کی غرض سے جھگڑے کو ضرورت سے زیادہ طول دیتا ہے ایسا فعل حرام نہیں ہے۔ لیکن پہلے کا ترک کرنا واجب ہے

کیونکہ خصومت میں زبان کو حد اعتدال میں رکھنا لازم ہے ورنہ یہ غصے کو فروغ دیتی ہے اور پھر آپس میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔ نتیجتہً انسان دوسرے کی برائی سے خوش ہوتا ہے اور اس کی مسرت سے رنجیدہ ہوتا ہے اس کی آبرو ریزی کے لئے زبان درازی کرتا ہے جو شخص اس طرح کی خصومت کرتا ہے وہ ان آفات کا شکار ہوتا ہے ایسا آدمی نماز میں بھی انھیں باتوں میں الجھا رہتا ہے اور اس میں استقامت پیدا نہیں ہو پاتی۔

ترمذی میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جھگڑتے رہنا تیری گنہ گاری کے لئے کافی ہے ؎۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

جھگڑے میں بہت سی بربادیاں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بغیر جانے بوجھے کسی معاملے میں جھگڑے گا تو وہ برابر اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگا یہاں تک کہ اس سے نکل جائے ؎۲

حضرت ابو امامہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

کوئی قوم ہدایت یاب ہونے کے بعد گمراہ نہیں ہوتی مگر جھگڑے لڑائی میں

؎۱ کہا ہے کہ غریب حدیث ہے۔ ترغیب

؎۲ ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے ترغیب ترہیب میں روایت کیا ہے اس میں رجاء ابو یحییٰ ہے جس کو جمہور نے ضعیف ٹھہرایا ہے۔ (تخریج العراقی)

مبتلا ہوئے بے جد۔ پھر تلاوت فرمایا مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا

[illegible] ؎۱

آپ نے فرمایا:
تمہارے بارے میں سب سے زیادہ میں جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ عالم کی لغزش اور قرآن میں منافق کا جھگڑا ہے اور ایسی دنیا جو تمہاری گردنیں کاٹ دے گی۔ ؎۲

آپ کا ارشاد ہے:۔
قرآن میں جھگڑا پیدا کرنا کفر ہے ؎۳

فصل

مقفیٰ مسجع کلام کر کے سیدھی سیدھی باتوں میں تبدیلی کرنا جیسا بہ تکلف فصاحت اختیار کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے ایک ناپسند اور مذموم حرکت ہے بلکہ گفتگو میں مخاطب کو ایسے الفاظ سے خطاب کرنا چاہیئے جن کا سمجھنا آسان ہو ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

؎۱ یزید بن الترمذی نے روایت کیا ہے جس کے راوی امامہ ہیں اور صحیح کہا ہے ترغیب میں اسے ابوہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے اور ترمذی سے ابن ابی الدنیا کی طرف منسوب کیا ہے۔

؎۲ اسے یزید بن ابی زیاد عن مجاہد عن ابن عمر روایت کیا ہے مصنف نے صغریٰ میں یروی کے لفظ سے معلق روایت کی ہے اس کا شاہد بروایت طبرانی کی تینوں کتابوں میں معاذ کی حدیث ہے اس میں عبدالحکیم بن منصور متروک ہے اس کے دوسرے طرق اوسط میں ہیں لیکن انمیں انقطاع ہے مجمع الزوائد

؎۳ ابوداؤد صحیح ابن حبان بروایت ابوہریرہ طبرانی وغیرہ نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے (ترغیب)

اللہ تعالیٰ ایسے زبان آور آدمی سے غضب ناک ہوتا ہے جو اپنی زبان کے ذریعہ اس طرح خلال کرتا ہے جیسے گائے جگالی لیتی ہے ۔ ترمذی ۔

نیز ترمذی میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا :-

میرے نزدیک تم میں سب سے محبوب اور قیامت میں مجلس کا قریبی وہ ہوگا جو اخلاق کا اچھا ہے اور تم میں سب سے زیادہ ناپسند قیامت میں مجلس کے اعتبار سے دور ۔ زیادہ کلام کرنے والے ، فحش گو اور تکبر کرنے والے ہوں گے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ! ہم نے گلا پھاڑنے والوں اور فحش گویوں کو تو جان لیا لیکن یہ متفیہقون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا تکبر کرنے والے ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے ۔

وعظ اور خطبوں میں الفاظ کو مزین کرنا مذموم نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ حد سے تجاوز یا غرابت نہ پیدا کی جائے اس سے غرض صرف یہ ہے کہ دلوں کو اللہ کی اطاعت کی طرف مائل کیا جائے اور حسنِ الفاظ اس کے لئے بہت مؤثر ہے

واللہ اعلم

اکسٹھواں گناہ کبیرہ

زائد پانی کو روکنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ ۔ تم بتاؤ کہ اگر تمہارا پانی زمین میں خشک ہو جائے

غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ؕ (الملک) تو کون ہے جو تمھیں جاری پانی کے چشمے لا دے گا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چارے کو روکنے کے لئے زائد پانی کو نہ روکو۔ ۱؎

آپؐ نے فرمایا:

جو شخص اپنے زائد پانی یا زائد چارے سے روکے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے اپنے فضل سے روک دے گا۔ ۲؎

آپؐ کا ارشاد ہے:

تین طرح کے لوگ ہیں جنھیں قیامت میں اللہ تعالیٰ نہ دیکھے گا نہ ان سے کلام کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور انھیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ایک وہ جو جنگل میں مسافر کو زائد پانی سے روکے دوسرا وہ آدمی جو کسی امام سے بیعت کرے اور اس کی غرض صرف دنیا ہو، اگر اسے دے تو وفاداری کرے اور اگر نہ دے تو بے وفائی کرے تیسرے وہ آدمی جس نے کسی سے کوئی سامان عصر کے بعد بیچا اور قسم کھائی کہ میں نے اتنے اتنے میں لیا ہے جسے خریدنے والے نے سچ سمجھا حالانکہ وہ سچ نہ تھا۔ اس حدیث کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے بخاری نے زیادہ کیا کہ: ایک وہ آدمی جس نے اپنا زائد پانی روکا اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنے فضل سے تجھے محروم کروں گا جس طرح تو نے

۱؎ متفق علیہ بروایت ابوہریرہ (منتقی الاخبار)

۲؎ احمد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (منتقی)

ایسی زائد چیز سے روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

باسٹھواں گناہ کبیرہ

ناپ تول میں کمی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۔ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۔ المطففين

ان کم دینے والوں کے لئے افسوس ہے جو لوگوں سے لیتے وقت پورا پورا لیتے ہیں اور جب ناپ یا وزن سے دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

زجاج نے کہا یعنی جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔ سدیؒ نے فرمایا جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے وہاں ابو جہینہ نامی ایک آدمی تھا جس کے پاس دو پیمانے تھے ایک سے لیتا تھا دوسرے سے دیتا تھا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ باتیں پانچ چیزوں کا سبب ہیں لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں فرمایا جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ اس پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے حکم کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں تو ان میں محتاجی

عام ہو جاتی ہے اور جن لوگوں میں فحش کاری پھیل جاتی ہے اللہ تعالیٰ
ان میں طاعون اور کثرت موت کو بھیج دیتا ہے اور جو لوگ ناپ تول
میں کمی کرتے ہیں تو ان کی فصلیں روک کر قحط میں مبتلا کر دیا جاتا ہے
اور جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ان پر بارش نہیں برسائی جاتی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اَلَا یَظُنُّ اُولٰئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ ۙ لِیَوْمٍ
عَظِیْمٍ ۙ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ المطففین
کیا یہ لوگ جانتے نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے
جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے [۱]

زجاج نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر انھیں دوبارہ اٹھائے جانے
... کا گمان ہوتا تو ناپ تول میں کمی نہ کرتے مالک بن دینارؒ سے روایت ہے کہ
میرے ایک پڑوسی پر موت کا وقت آیا وہ کہہ رہا تھا ۔ جبلین من نار ۔
جبلین من نار (آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ) میں نے کہا کیا کہہ رہے
ہو؟ اس نے کہا اے ابو یحییٰ میرے پاس لینے دینے کے دو پیمانے تھے مالک
بن دینار اٹھے اور ایک کو دوسرے پر مارنے لگے اس نے کہا اے ابو یحییٰ آپ
جب پیمانوں کو مارتے ہیں تو میرا معاملہ اور زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے اسی
تکلیف میں وہ انتقال کر گیا ۔

مطفف کم ناپ تول کرنے والے کو کہتے ہیں اسے مطفف اس لئے کہا
گیا کہ وہ تھوڑی چیز ہی چراتا ہے یہ چوری، خیانت اور اکل حرام کی ایک قسم ہے

---

[۱] طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند حسن کے قریب ہے اس کے کئی شواہد ہیں ابن عمر
سے مروی شواہد بزار کے ہیں اور بریدہ سے مروی حاکم نسائی بیہقی وغیرہ میں ہیں۔

ایسا کرنے والے کو اللہ نے ویل کی وعید سنائی ہے جس کے معنی شدید عذاب کے ہیں نیز وہ جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جس میں دنیا کے سارے پہاڑ جھونک دئے جائیں تو اس کی شدت تپش سے پگھل جائیں بعض سلف نے کہا: کہ ہر ناپ تول کرنے والا جہنم پر پیش کیا جائے گا کیونکہ کوئی بے داغ نہیں رہ سکتا الا یہ کہ اللہ خود کسی کو بچالے۔

ایک بزرگ نے بیان کیا کہ میں مرض الموت میں گرفتار ایک آدمی کے پاس گیا اور اسے کلمۂ اخلاص کی تلقین کرنے لگا لیکن اس کی زبان نہیں چل رہی ہے۔ جب اسے کچھ افاقہ ہوا تو میں نے اس سے سوال کیا کہ بھائی کیا بات ہے کہ میں تجھے کلمۂ شہادت کی تلقین کر رہا تھا اور تمھاری زبان نہیں چل رہی تھی؟ اس نے کہا اے بھائی ترازو کی زبان میری زبان کو بولنے سے روکتی ہے میں نے کہا سچ بتاؤ کیا تم کم تولتے تھے؟ اس نے کہا واللہ نہیں بلکہ میں بہت دنوں تک ترازو کے صحیح ہونے کی جانچ نہیں کرتا تھا۔ جب ترازو کی صحت جانچنے میں ادنیٰ تساہل سے یہ معاملہ ہے تو کم وزن کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔

نافع فرماتے ہیں:

حضرت ابن عمر جب کسی بیچنے والے کے پاس سے گذرتے تو فرماتے اللہ سے ڈرا ور ناپ تول پوری کر ناپ تول کم کرنے والے قیامت میں کھڑے کئے جائیں گے جنھیں ان کا پسینہ کانوں تک غرق کر دے گا۔ ایسے ہی تاجر جب بیچتے وقت ناپنے میں اپنا ہاتھ سکوڑ دے اور خریدتے وقت پھیلا دے۔

بعض سلف کہا کرتے تھے کہ اس شخص کے لئے خرابی ہے جو ایک دانہ خراب بیچ کر زمین و آسمان سے وسیع جنت کو بیچ دیتا ہے نیز اس کیلئے

خرابی ہے جو ایک دانہ زائد لے کر خرابی کو خرید لیتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بلا اور رذلت سے محفوظ رکھے وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

ترسٹھواں گناہ کبیرہ

اللہ کی تدبیر سے بےخوف رہنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حَتّٰٓی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً (الانعام ۴۴) — یہاں تک کہ جب وہ ان بخششوں میں جو انھیں عطا کی گئی تھیں خوب مگن ہو گئے تو اچانک ہم نے انھیں پکڑ لیا۔

حسنؒ نے کہا اللہ نے جس آدمی پر کشادگی کی اور اس نے یہ نہ سوچا کہ اللہ ہمارے ساتھ تدبیر کر رہا ہے تو وہ بے بصیرت ہے اور جس پر تنگی کی اور اس نے یہ نہ سمجھا کہ اللہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے تو وہ بھی بے بصیرت ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گناہ پر جمے رہنے کے باوجود اس کے حسب خواہش دئے جاتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ پھر تلاوت فرمایا فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ

كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ● پس جب وہ بھول گئے جو کچھ انھیں یاد دلایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے پھر جب وہ دی گئی نعمتوں پر اترانے لگے تو اچانک ہم نے انھیں پکڑ لیا وہ بالکل مایوس ہو گئے [1]

الابلاس کے معنی ہلاکت نازل ہونے پر نجات سے مایوس ہونا۔ ابن عباس نے فرمایا وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو گئے زجاج نے کہا۔ المبلس وہ ہے جو شدید حسرت کا مارا ہوا ناامید اور رنجیدہ ہو۔

ایک اثر میں آیا ہے۔

جب ابلیس جو ملائکہ میں سے تھا کی گرفت کی گئی تو جبریل اور میکائیل رونے لگے اللہ عزوجل نے فرمایا تم دونوں کس سبب سے رو رہے ہو کہا اے رب تیری گرفت سے ہم بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے ہی رہو تم میری گرفت سے بے خوف نہ ہو

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے۔

اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر ثابت رکھ۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول کیا آپ ہمارے بارے میں خوف محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جنھیں وہ جیسے چاہے الٹ پلٹ کرتا ہے [2]

---

[1] طبرانی نے اوسط میں بروایت ولید بن عباس مصری نقل کیا ہے جو ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد۔

[2] جامع ترمذی بروایت انس بن مالک انھوں نے کہا کہ حسن صحیح ہے اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ عائشہ اور ابوذر سے احادیث مروی ہیں۔

صحیح حدیث میں ہے[1] :

ایک آدمی جنتیوں کا سا کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز سے زیادہ فاصلہ نہیں رہ جاتا لیکن نوشتہ تقدیر کے بموجب دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور پھر دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا :

ایک آدمی دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے یقیناً اعمال کا دارومدار خاتمے کی حالت پر ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عزیز بن بلعام کا قصہ ذکر فرمایا : کہ وہ علم و معرفت کے بعد ایمان سے محروم کر دیا گیا۔ نیز صحیح عابد کا انتقال کفر پر ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مصر کا آدمی تھا۔ مسجد میں اذان نماز وغیرہ سے اسے بہت شغف تھا عبادت و اطاعت کی روشنی ان کے چہرے پر عیاں تھی ایک دن حسب عادت اذان دینے کے لئے منارے پر چڑھا منارے کے نیچے ایک ذمی نصرانی کا گھر تھا اس نے اس گھر میں جھانکا وہاں مالک مکان کی ایک خوبصورت لڑکی تھی وہ اس فتنے میں پڑ گیا اور اذان چھوڑ دی۔ لڑکی کے پاس آیا لڑکی نے کہا آپ کیسے آئے کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا تمھارے ارادے سے آیا ہوں لڑکی نے کہا میں برے کام پر تمھارا ساتھ نہیں دے سکتی۔ اس نے

---

[1] یعنی بخاری بروایت ابوہریرہ اور شاید مسلم میں بھی ہے۔

کہا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں لڑکی نے کہا تم مسلمان ہو میرے باپ تم سے میری شادی نہیں کریں گے اس نے کہا میں نصرانی ہو جاتا ہوں لڑکی نے کہا اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو میں شادی کروں گی۔

شادی کرنے کے لئے وہ نصرانی ہو گیا۔ گھر میں ان کے ساتھ ٹھہرا اسی دن گھر کی چھت پر چڑھا اور گر کر مر گیا دین میں خسارہ ہوا اور لذت دنیا سے بھی محروم ہوا۔ اللہ ہمیں برے انجام برے خاتمے اور ناپسندیدہ اعمال سے محفوظ رکھے۔

حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے فرمایا۔

قسم کھاتے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ الفاظ استعمال فرماتے

"نہیں! قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے خدا کی۔ بخاری

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہواؤں کی رفتار سے زیادہ تیزی سے الٹ پلٹ کرتا ہے۔ قبول کرنے رد کرنے ارادہ کرنے ناپسند کرنے وغیرہ جیسے اوصاف میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ (الانفال ۲۴)

جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ انسان کے دل پر پردہ ہو جاتا ہے۔

مجاہد نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ انسان اور اس کی عقل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی نہیں جانتا کہ اس کی انگلیاں کیا کر رہی ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ۔ (قٓ)

بے شبہ اس میں نصیحت ہے اہلِ دل کے لئے۔

طبری کے نزدیک اللہ کی جانب سے یہ خبر ہے کہ وہ بندوں کا مالک ہے جب وہ چاہے ان کے اور ان کے دلوں کے بیچ میں حائل ہو جائے یہاں تک کہ بغیر اس کی مشیت کے انسان کچھ حاصل نہ کر سکے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے
اے دلوں کے الٹ پھیر کرنے والے میرا دل اپنی طاعت پر ثابت رکھ۔ میں
نے کہا اے اللہ کے رسول آپ اکثر یہی دعا فرمایا کرتے ہیں کیا آپ کو
اس بات کا خوف لگتا ہے ؟ فرمایا اے عائشہ ! مجھے کون سی چیز
بے خوف بنا سکتی ہے جب کہ بندوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے
درمیان ہیں جنھیں وہ جیسے چاہے الٹ پلٹ کرتا ہے۔ جب وہ
کسی بندے کا دل پلٹنا چاہتا ہے تو اسے پلٹ دیتا ہے۔

جب ہدایت معروف چیز ہے اور استقامت اللہ کی مشیت پر ہے اور
انجام نامعلوم ہے اور ارادہ غلبہ پانے والا نہیں تو ایمان، عمل، نماز، روزہ
اور تمام اچھے اعمال پر فخر کرنا کیسا ؟ اگرچہ تم نے یہ سب کمایا ہے لیکن سب کچھ
تمھارے رب کے فضل اور بخشش سے ہے تم جو کچھ فخر ان چیزوں پر کرو تمھارا فخر
غیر کے مال و متاع پر ہے جسے اگر وہ چھین لے تو تمھارا دل گدھے کے پیٹ سے
بھی زیادہ بھلائیوں سے خالی ہو جائے۔

کتنے چمن زاروں کے پھول دامن شب میں خوشبو بکھیرتے ہیں لیکن صبح کو
خشک ہو کر مرجھا جاتے ہیں یہ آندھی اسے اجاڑ دیتی ہے ایسے ہی ایک بندہ
شام کرتا ہے اس کا دل اللہ کی اطاعت سے منور ہوتا ہے لیکن اس کی صبح
اس حال میں ہوتی ہے کہ خدائی معصیت سے اس کا دل سیاہ اور بیمار ہو چکا
ہوتا ہے۔ ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۔ یہ غالب جاننے والے کا اٹل
فیصلہ ہے۔

اے بنی آدم تیرے نام پر قلم چل رہے ہیں اور تو غفلت میں پڑا ہے۔ یہ
غنا و طرب اور منزل و دیار کی محبت چھوڑ دے اس دنیا میں نعلی کی بات ترک

کر دے تاکہ تو جان سکے کہ تقدیر تیرے معاملے میں کیا کر رہی ہے۔

قیامت[1] میں عرش سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا : فلاں کہاں ہے فلاں کہاں ہے ؟ جو بھی اس آواز کو سنے گا اس کا دل کانپ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایک شخص سے کہے گا تو ہی مطلوب تھا تمام خلق خدا عرش کی طرف اپنی نظر جما دے گی۔ یہ آدمی اللہ کے سامنے کھڑا ہو گا اللہ اس پر نور ڈال کر مخلوقات سے چھپا لے گا پھر فرمائے گا : اے بندے کیا تو یہ نہ جانتا تھا کہ میں دنیا میں تیرے عمل کا مشاہدہ کر رہا ہوں وہ کہے گا ہاں اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو یہ نہ جانتا تھا کہ اطاعت کرنے والے کو جزا اور ثواب دوں گا ؟ کہے گا ہاں اے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے بندے تو نے میری نافرمانی کی ؟ وہ کہے گا اے اللہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اللہ فرمائے گا آج میرے بارے میں تیرا کیا گمان ہے ؟ وہ کہے گا۔ اے اللہ یہ ہے کہ تو معاف کرے گا۔ اللہ بندے سے کہے گا تجھے یقین ہے کہ میں معاف کر دوں گا ؟ وہ کہے گا ہاں اے اللہ کیوں کہ دنیا میں تو نے میری معصیت کو دیکھا اور اسے پوشیدہ رکھا۔ اللہ فرمائے گا میں نے تجھے معاف کر دیا تیری بخشش کر دی یہ لو نامۂ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں اس میں جو نیکیاں ہیں انھیں قبول کیا اور جو برائیاں ہیں انھیں معاف کیا۔

اے ہمارے معبود اگر تیری محبت نہ ہو تو نافرمان کی مغفرت نہ ہو۔ تیری معافی اور تیری بخشش نہ ہو تو جنت نصیب نہ ہو۔ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ ! ہم پر نظر رحمت فرما باصفا لوگوں کے ساتھ رکھ

---

[1] اس مقام کا تقریباً ایک صفحہ اصل سے ساقط ہے اسی صفحے میں چوسٹھویں کبیرہ گناہ کی ابتدائی باتیں مذکور ہیں۔

باجفا لوگوں سے بچا لے! اللہ ہماری آرزوئیں پوری فرما، ہمارے اعمال درست فرما، اپنی رضا کا راستہ آسان کر دے۔ ہماری پیشانیاں اپنی رضا پر جھکا دے ہمیں دنیا میں بھلائی دے آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچا لے

پینسٹھواں گناہ کبیرہ

جماعت چھوڑ کر بلا عذر تنہا نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں کے بارے میں فرمایا:

میں نے ارادہ کیا کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر جو لوگ جماعت سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں کو جلا کر آگ لگا دوں۔ مسلم ۱؎

آپ نے فرمایا:

اگر لوگ جماعتیں چھوڑنے سے باز نہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غفلت برتنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ مسلم

۱؎ بروایت ابوہریرہ و ابن عمر ابن ماجہ نے بھی انھیں سے روایت کیا (ترغیب ترہیب)

آپ نے فرمایا :
سستی برتتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دینے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے ۔ ابوداؤد ۔ نسائی

آپ کا ارشاد ہے :
بلا عذر اور بغیر کسی تکلیف کے جو شخص جمعہ چھوڑ دے گا اسے ایسے دفتر میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ مٹایا جا سکتا ہے اور نہ بدلا جا سکتا ہے ۔ ۱؎

حضرت حفصہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے ۲؎

۱؎ ترمذی نے حسن کہا ہے ۔ ابن ماجہ ابن حبان ابن خزیمہ اور حاکم نے کہا شرط مسلم پر ہے ۔ سب نے ابوالجعد ضمری سے بیان کیا جنھیں صحبت حاصل تھی اس کا شاھد احمد کے یہاں ابوقتادہ کی حدیث ہے اور طبرانی کے یہاں ابواسامہ اور کعب بن مالک کی حدیث شاہد ہے ابن ماجہ کے یہاں ابوہریرہ کی ابویعلی کے یہاں جابر کی احمد کے یہاں حارثہ بن نعمان کی حدیث شاہد ہے (ترغیب ترہیب) ۔ ابویعلی نے اسے ابن عباس کا قول بتایا ہے ۔

۲؎ حدیث حفصہ کو نسائی نے روایت کیا ہے ۔ (صغریٰ)

چھیاسٹھواں گناہ کبیرہ

بلا عذر جماعت کی نماز مسلسل چھوڑ دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝

القلم ۴۲

جس روز پنڈلی کھولی جائے گی اور انکو سجدہ کرنے کو بلایا جائے گا تو نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں خوف زدہ ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلت برستی ہو گی اور جب یہ لوگ صحیح سالم تھے اس حالت میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے تو سجدہ نہ کرتے تھے۔

کعب احبار نے فرمایا: یہ آیت بالیقین جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ سعید بن مسیب امام التابعین نے فرمایا حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے تھے مگر صحیح سالم ہونے کے باوجود اسے مانتے نہ تھے۔

صحیحین[۱] میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں جس کیلئے اذان دی

---

[۱] بروایت ابوہریرہ۔

جائے پھر ایک آدمی کو لوگوں کی امامت کا حکم دوں پھر ایسے لوگوں کے پاس چل کر جو جماعت کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

مسلم کی روایت میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔

میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ میرے پاس ایندھن کا ڈھیر اکٹھا کریں پھر ان لوگوں کے پاس آکر جو بلا عذر اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں ان کے گھروں کو جلا دوں۔

ابو داؤد نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اذان سنی اور اسے کوئی عذر نہیں ہے پوچھا گیا عذر کیا ہے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا خوف یا بیماری تو اس کی وہ نماز جو اپنے گھر میں پڑھی ہے مقبول نہیں ہوگی۔

ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے:

ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دن کو روزہ رکھتا رات کو قیام کرتا لیکن نہ جماعت سے نماز پڑھتا اور نہ جمعہ میں حاضر ہوتا تھا فرمایا اگر ایسے مر جائے تو جہنم میں جائے گا۔

مسلم نے روایت کیا ہے:

ایک نابینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ کہا اے اللہ کے رسول میرا کوئی رہنما نہیں ہے جو مجھے مسجد تک پہونچا دے تو کیا مجھے اجازت ہے کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لوں آپ نے رخصت دے دی پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی

آواز سنتے ہو؟ کہا ہاں! فرمایا تو اس کا جواب دو یعنی حاضر جماعت ہو

ابوداؤد کی روایت میں ہے:

ابن ام مکتوم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول مدینہ میں زہریلے اور موذی جانوروں کی کثرت ہے اور میں نابینا ہوں کیا مجھے گھر میں نماز پڑھ لینے کی رخصت ہے

آپ نے فرمایا کیا تم حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو کہا ہاں! آپ نے فرمایا تو اس کی نگہداشت کرو اور مسجد کو آؤ

ایک روایت میں ہے انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نابینا ہوں اور میرا معاون میری دستگیری نہیں کرتا تو کیا مجھے رخصت ہے

حاکم نے مستدرک میں شرط صحیحین پر حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اذان سنی اور اس کی اتباع میں اسے کوئی عذر مانع نہیں ہے تو ایسے شخص کی نماز نہ ہوگی جو گھر پر پڑھی جائے گی لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا بیماری

آپ نے فرمایا:

تین طرح کے لوگوں کو اللہ نے لعنت فرمائی جو کسی قوم کا پیشوا بنے اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں عورت جو اس حال میں رات گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو وہ آدمی جو حی علی الصلوٰۃ حی الفلاح سنے اور پھر تعمیل نہ کرے [1]

---

[1] حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ نے فرمایا :

انسان کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ پلا دینا اس سے بہتر ہے۔ کہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سنے پھر اسکی تعمیل نہ کرے

علی بن ابو طالب نے فرمایا :

مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں درست ہے سوال کیا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے ؟ فرمایا جو اذان سنتا ہو۔ نیز فرمایا جس نے اذان سنی اور نہیں آیا تو اس کی نماز اس کے سر سے آگے نہ بڑھ سکے گی ہاں اگر کوئی عذر ہو تو الگ بات ہے [1]

حضرت ابن مسعود نے فرمایا :

جو شخص اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملاقات کرنے کی آرزو رکھتا ہو تو اسے ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرنی چاہیئے جن کے لئے ندا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے اور یہ نماز میں ہدایت کے طریقے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جس طرح یہ پیچھے رہ جانے والا پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت ترک کر دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت ترک کر دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور اس نماز جماعت سے پیچھے یا تو وہ منافق رہتا ہے جس کا نفاق مشہور رہے یا مریض۔ ایک مرد تھا جسے لایا جاتا تھا وہ دو آدمیوں کے سہارے سے آتا تھا اسے صف میں کھڑا کیا جاتا تھا یعنی کمزوری کے سبب ان دونوں پر وہ ٹیک لگاتا تھا تاکہ نماز جماعت

---

[1] مسلم ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا (ترغیب)

کی فضیلت کو حاصل کرے اور اس کے ترک کے گناہ سے بچ جائے۔
جماعت کی نماز کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں آیا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ الانبیاء ۱۰۵

اور زبور میں ہم نے نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے پرہیزگار بندے ہوں گے۔

یعنی وہ پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے والے ہیں:

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ یٰس ۱۲

اور ان لوگوں کے پیش کردہ اعمال اور آثار ہم لکھتے رہتے ہیں اور ہم نے تو سب کچھ روشن کتاب میں گھیر رکھا ہے

صحیح میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر اللہ کے کسی گھر کی طرف چلا تاکہ اللہ کا کوئی ایک فریضہ ادا کرے تو دونوں میں سے ایک قدم اس کے گناہوں کو مٹاتا اور دوسرا قدم اس کے درجے کو بلند کرتا ہے پھر جب اس نے نماز ادا کی تو فرشتے اس پر اس وقت تک درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز میں ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم فرما [1]

آپ نے فرمایا:
کیا میں تمھیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جن سے اللہ تمھاری خطاؤں کو معاف اور تمھارے درجات بلند کردے صحابہ نے کہا ضرور بتائیے اے اللہ

---

[1] بخاری مسلم ابوداؤد اور ترمذی نے بروایت ابوہریرہ نقل کیا ہے۔

کے رسول ۔ فرمایا دشواری کے باوجود کامل وضو کرنا مسجد کی طرف زیادہ چلنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ۔ مسلم ؎۱

سڑسٹھواں گناہ کبیرہ

وصیت کر کے تکلیف پہونچانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ

النساء ۱۲

جبکہ وصیت جو کی گئی ہو پوری کردی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ دانا وبینا اور نرم خو ہے ؛

یعنی وارثوں کو نقصان میں مبتلا نہ کرے مثلاً کسی قرض کی وصیت کرے جو اس پر نہ ہو ۔ مقصد اس کا صرف وارثین کو ضرر پہونچانا ہو اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے ۔ ابن عباس نے فرمایا ۔ وصیۃ من اللہ سے مراد جو کچھ اللہ نے وراثت کے فرائض سے حلال کیا ہے ۔

؎۱ مالک، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ سب نے بروایت ابوہریرہ نقل کیا اس کا شاہد ابن ماجہ و ابن حبان میں ابوسعید خدری کی حدیث ہے ۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ النساء ۱۳

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

مجاہد نے فرمایا: اس سے مراد میراث کے مفروضہ حصے میں اطاعت کرنا ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝ النساء ۱۴

اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کریگا اسے اللہ آگ میں ڈالدیگا جسمیں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا کہ اس سے مراد وہ ہے جو اللہ کی تقسیم وراثت پر راضی نہ ہو اور اس کی خلاف ورزی کرے کلبی نے کہا یعنی اللہ کی تقسیم کا انکار کرے اور اس کے حدود کو حلال کر کے تجاوز کر جائے۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مرد یا عورت اللہ کی اطاعت میں ساٹھ سال گذار دیتے ہیں پھر ان پر موت کا وقت آتا ہے تو وصیت کرنے میں تکلیف پہونچا دیتے ہیں جس کے سبب جہنم واجب ہو جاتی ہے پھر حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ جبکہ وصیت جو کی گئی ہو پوری کردی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہے ادا کر دیا جائے بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔

(ابوداؤد ۱؎)

۱؎ ترمذی نے کہا حسن غریب ہے ابن ماجہ کا لفظ ہے ان الرجل لیعمل بعمل اہل الخیر سبعین سنۃ فاذا اوصی جاف فی وصیتہ فیختم لہ بشر عملہ فیدخل النار وان الرجل لیعمل بعمل اہل الشر سبعین سنۃ فیعدل فی وصیتہ فیختم لہ بخیر عملہ فیدخل الجنۃ۔ ترغیب ترہیب۔

آپ سے مروی ہے:

جو شخص کسی وارث کی وراثت نہ دے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی وراثت جنت سے کاٹ لے گا ؎۱

آپ کا ارشاد ہے:

بے شبہ اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔ ترمذی نے صحیح کہا ہے ؎۲

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ۔ فاطر ۴۳ — تو بری چال کا نقصان اس کے کرنے والے کو ہوتا ہے۔

؎۱ ابن ماجہ بروایت انس منذری نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے مصنف نے صغریٰ میں کہا اس کی سند میں کلام ہے۔

؎۲ بروایت عمرو بن خدجہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہیں۔ غیر شامیوں سے اس کی روایت میں ضعف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مکروفریب جہنم میں ہے [1]

آپ نے فرمایا:

جنت میں فریبی بخیل اور احسان جتانے والا داخل نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وہ اللہ کو دھوکہ دینے کی سعی کرتے ہیں حالانکہ اللہ انھیں دھوکہ دینے والا ہے۔ (النساء ۱۴۲)

واحدی نے کہا یعنی ان کے فریب کے بدلے میں ایسا کیا جائے گا۔ کہ مومنوں کی طرح انھیں بھی نور عطا کیا جائے گا اور جب پل صراط پر گذرینگے تو ان کا نور بجھا دیا جائے گا اور اس طرح وہ ہوں گے اور تاریکی ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جہنمی پانچ طرح کے لوگ ہیں ان میں سے ایک اس آدمی کا ذکر فرمایا جو صبح و شام تجھے تیرے اہل اور مال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہے [2]

---

[1] بزار بروایت ابوہریرہ اس میں عبد اللہ بن ابو حمید کے ضعف پر اجماع ہے۔ مجمع الزوائد۔

[2] مسلم بروایت عیاض بن حمار مجاشعی

انہترواں گناہ کبیرہ

مسلمانوں میں جاسوسی کرکے

دوسروں کو ان کا راز بتانا

حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث میں ہے کہ :

حضرت عمرؓ نے انھیں راز افشا کرنے کے پاداش میں قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدری صحابی ہونے کی بنا پر انھیں قتل سے روک دیا۔

جب مسلسل جاسوسی کرے وہ اور اس کے اہل خانہ اسلام میں سستی برتیں تو قتل کیا جانے گا یا قید کیا جائے گا یا لوٹ لیا جائیگا وجہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنھیں مِمَّنْ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَأَهْلَكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ (ان لوگوں میں سے جو زمین میں فساد مچائے کھیتوں اور جانوں کو ہلاک کرلے) کہا گیا ہے۔ لہذا اس کا قتل ثابت اور عذاب واضح ہے۔

اللہ تعالیٰ عافیت میں رکھے ہر جاسوس یہ بات اچھی طرح جان سکتا ہے کہ جب چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے تو **جاسوس کی چغلی اس سے بھی بڑھ کر ہو گی۔**

ہم اللہ سے اس کیلئے پناہ چاہتے ہیں اس سے عفو و عافیت مانگتے ہیں وہ بڑا مہربان اور سخی و کریم ہے ۞

سترواں گناہ کبیرہ

کسی صحابیؓ رسولؐ کو گالی دینا

صحیحین میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی اس کے خلاف جنگ کا میں نے حکم دے دیا ۔[1]

آپؐ نے فرمایا :

میرے صحابہ کو گالی مت دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے پھر بھی ان میں سے کسی کے مد بلکہ آدھے کو بھی نہیں پہونچ سکتا ۔
(بخاری ۔ مسلم)

آپؐ نے فرمایا :

---

[1] صغریٰ میں اس کی نسبت صرف بخاری کی طرف کی ہے ۔ میزان میں خالد بن مخلد قطوانی کی سوانح میں ہے اسے بخاری کے سوا لوگوں نے روایت کیا ہے ۔ اور میرے خیال میں مسند میں نہیں ہے ۔ حافظ عسقلانی نے فتح الباری میں اس کی تثبیت کی ہے اور اس کے شواہد یا اس کی تخریج کرنے والوں کو شمار کیا ہے جن میں مسلم نہیں ہے لہٰذا یہ سبقت قلم ہے یا کاتب کی تحریف اور یہ حدیث مسند ابوہریرہ کی ہے ۔

اللہ اللہ! میرے صحابہ! انھیں میرے بعد نشانہ مت بنانا جس شخص نے
ان سے محبت کی وہ محبت مجھ سے ہے اور جس شخص نے ان سے بغض
کیا وہ بغض مجھ سے ہے جس نے انھیں تکلیف دی اس نے مجھے
تکلیف دی جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی
اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو اس کی پکڑ قریب تر ہے ۱ھ

اس حدیث میں آپ نے اللہ اللہ کا جو جملہ استعمال فرمایا وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے آگ آگ یعنی آگ سے بچو! مطلب یہ ہے کہ میرے صحابہ کو لعن طعن سب وشتم اور تکفیر نہ کرو ایسی بات سے اللہ سے ڈرو۔ صحابہ سے محبت اس بنا پر ہے کہ انھوں نے نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے آپ کی مدد کی ہے آپ پر ایمان لائے ہیں آپ کو تقویت پہنچائی ہے۔ جان و مال سے آپ پر قربان ہوئے ہیں یہ صحابہ کے فضائل و مناقب کی دلیل ہے کہ جو صحابہ سے محبت کرے گا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے گا اور صحابہ سے بغض رکھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔

انصار مدینہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا
نفاق ہے۔

اور یہ اللہ کے دشمنوں سے مجاہدے اور مسابقت کی وجہ سے ہے جو انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں انجام دیا نیز یہ بھی وارد ہے۔

۱ھ بروایت عبداللہ بن مغفل کہا کہ غریب ہے۔ مشکوٰۃ

علی رضا سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

صحابہ کے فضائل ان کے حالات سیرت و آثار آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد کے ادوار میں ایمان میں سبقت اور کافروں سے جنگ دین کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ فرائض وسنن کی تعلیم وغیرہ کی جستجو سے معلوم ہوتے ہیں اگر صحابہ نہ ہوتے تو دین کی کوئی اصل یا فرع ہم کو نہ ملتی ہم کو معلوم نہ ہوتا کہ فرض اور سنت کسے کہتے ہیں اور حدیث اور اخبار کیا چیز ہیں۔ لہذا انھیں سب وشتم کرنے والا دین سے خارج ہے اور ملت اسلامیہ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں اس لئے کہ طعن تشنیع ان سے کینہ رکھنے کی دلیل ہے اور اللہ نے قرآن پاک میں ان کی جو تعریف بیان فرمائی ہے اس سے انھیں انکار ہے اور نبی اکرم ؐ نے ان کی فضیلت منقبت اور ان کی محبت کا جو ذکر فرمایا ہے اسے بھی وہ نہیں مانتے صحابہ شریعت مطہرہ اور سنت نبویہ کی تمام منقولات اور روایات کا وسیلہ ہیں اور وسائل میں طعن وتشنیع کرنا روایات اور اصل میں طعن تشنیع کرنے کے مرادف ہے۔ بیان کرنے والے کو عیب دار ثابت کرنا بیان کی گئی روایت میں عیب ثابت کرنا ہے اس شخص کے لئے جو نفاق فسق اور الحاد سے دور ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسا کرنا شریعت محمدیہ کے ساتھ کتنی بڑی جرأت کرنا ہے آپ کے لئے وہ احادیث و آثار کافی اور وافی ہیں جو نبی اکرم نے ارشاد فرمائے ہیں۔

آپ ؐ نے فرمایا:

اللہ تعالٰے نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کو منتخب فرمایا جن میں سے کچھ کو میرے لئے وزیر انصار اور قرابت مند بنایا لہٰذا جو

شخص انھیں گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل بھی قبول نہ فرمائے گا۔[1]

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں:

بعض اصحاب رسول نے کہا کہ ہمیں گالیاں دی جارہی ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کو منتخب فرمایا جنھیں میرا بھائی اور قرابت مند بنایا ان کے بعد کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان میں نقص وعیب ٹھہرائیں گے تو ان کے ساتھ کھانا پینا مت کرنا ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔[2]

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو سکوت اختیار کرو جب ستاروں کا ذکر ہو تو سکوت اختیار کرو جب تقدیر کا بیان ہو تو سکوت اختیار کرو۔[3]

---

[1] ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ طبرانی نے عویم بن ساعدہ سے روایت کیا ہے اسمیں ایک شخص ہے جسے میں نہیں جانتا منتخب کنز العمال میں مستدرک حاکم کی طرف نسبت کی زیادتی ہے۔

[2] عقیلی نے ضعفاء میں منتخب کنز العمال کے اندر انس سے روایت کیا ہے۔

[3] طبرانی نے روایت کیا ہے اسمیں مسہر بن عبد الملک ہیں ابن حبان نے توثیق کی ہے لیکن اختلاف ہے بقیہ رجال صحیح ہیں اسکا شاہد ایک ضعیف روایت بروایت ثوبان طبرانی میں ہے عراقی نے کہا طبرانی نے حسن سند سے نقل کیا ہے

مطلب یہ ہے کہ جو شخص میرے صحابہ کی مذمت کرے ان کی لغزشوں کے درپے ہو ان کی طرف کسی عیب کی نسبت کرے وہ منافق ہے۔ نیز کوئی ستاروں کی ذاتی تاثیر کا قائل ہو جس میں اللہ کے ارادے کا کوئی دخل نہ ہو وہ مشرک ہے نیز کوئی تقدیر کا راز ٹٹولے ان سب مواقع پر ایمان کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی اطاعت کرے اور رسول کی محبت اپنے دل میں رکھے شریعت اور اس کا حکم دینے والے سنت پر عمل پیرا ہونے والے اور آپ کے آل و اصحاب ازواج و اولاد غلام اور خادم اور آپ سے محبت کرنے والے لوگوں سے محبت کرے اور جو ان تمام سے بغض رکھے ان سے بغض رکھے کیوں کہ ایمان کی سب سے بڑی کسوٹی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ اللہ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔

حضرت ابوایوب سختیانی نے فرمایا:

> جس نے ابوبکر رض سے محبت کی اس نے دین کا منارہ کھڑا کیا جس نے عمر رض سے محبت کی اس نے راستہ صاف کر دیا جس نے عثمان رض سے محبت کی اس نے اللہ کے نور سے کسب نور کیا جس نے علی رض سے محبت کی اس نے مضبوط سہارا پکڑا اور جس نے اصحاب رسول کے بارے میں ذکر خیر کیا تو وہ نفاق سے بری ہو گیا۔

فصل

صحابہ کے مناقب و فضائل شمار سے باہر ہیں۔ علماء سنت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ میں افضل عشرہ مبشرہ ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رض خلیفۂ اول ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان بن عفان پھر حضرت

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم اور اس میں شک صرف منافق بدعتی اور بد طینت انسان ہی کو ہو سکتا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث میں حضور نے ارشاد فرمایا:

تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یاب خلفار راشدین کے اسوہ کو لازم پکڑ لو اسے خوب مضبوطی سے تھام لو اور نئی نئی بدعات سے بچو [1]

اور خلفار راشدین حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ حضرت ابو بکر کی فضیلت میں اللہ پاک نے قرآن میں متعدد آیتیں نازل فرمائی ہیں ارشاد فرمایا:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ ۔ النور ۲۲	اور تم میں بزرگ منش اور فراخی والے قسم نہ کھالیں کہ قرابت والوں مسکینوں کو نہ دیں گے۔

اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کے ذریعہ ان کی منقبت فرمائی۔

دوسرے مقام پر ہے۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ التوبہ ۴۰	جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ یہ حضرت ابو بکر کی شان میں نازل ہوئی ہے رب تعالیٰ نے ان کی پیغمبر اعظم کے ساتھ غار کی معیت کی شہادت دی۔ انھیں

---

[1] ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

سکون و اطمینان کی بشارت دی اور غار کے دوسرے ساتھی کی حیثیت سے آپ کو ملقب فرمایا جس طرح حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا:

ان دو میں دوسرے سے افضل کون ہو سکتا ہے جن کا تیسرا بس اللہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ۝ (الزمر ۳۳)

اور جو خدا کی طرف سے سچی تعلیم لایا ہے اور سچ کی تصدیق کرتا ہے ایسے ہی لوگ متقی ہیں۔

جعفر صادق رح نے فرمایا:

اس امر میں اختلاف نہیں کہ جو صدق لے کر آیا وہ رسول اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس نے اس کی تصدیق کی ۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اس سے بڑھ کر منقبت صحابہ کرام کی اور کیا ہو سکتی ہے ؟

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۝

ABU ABDULLAH MOHAMMAD
BIN AHMAD AL-DAHABI
(673 - 748 A.H.)

Kitab Al-Kabair

Translated by
ABDUL WAHHAB HIJAZI

With an Introduction & Rivision
by
DR. MUQTADA HASAN AZHARI

Publisher
IDARATUL-BUHOOSIL ISLAMIA
JAMIA SALAFIA, VARANASI
INDIA